

اے خداوند تُو بے حد رحیم خدا ہے۔ اور بھائی گلین کے لئے بھی ہم تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں، اور اُن تمام لوگوں کے لئے بھی تیرے مشکور ہیں جو تیرا کلام سننے کو موجود ہیں۔ ہم تیری منت کرتے ہیں کہ تُو اپنے حیرت انگیز کلام سے ہمارے دلوں اور ذہنوں کو معمور کر دے۔ رفاقت سے پہلے اس خوبصورت وقت کی دستیابی کے لئے ہم تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور تیرے تمام برکتوں کے لئے شکر گزار ہیں۔ یسوع مسیح کے نام میں۔ آمین!

بھائی گلین میں ابھی مشین کا بٹن دبانے کو ہوں، اور آپ کی باری ہے کہ آپ خدا کا زندہ کلام سنانا شروع کریں۔ میں ڈی ڈی ڈی کا کنٹرول سنبھالنے کو ہوں۔

ہم اعمال کی کتاب کے پانچویں باب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہم نے پچھلے سبق کا اختتام خنیاہ اور سفیرہ کی کہانی سے کیا تھا۔ پہلے باب میں یہوداہ کے جگہ بارہویں شاگرد کا چناؤ ہے۔ اور پہلے سے ہی ہم پاک رُوح کی معموری اور نزول نعمتوں کے حصول کا وعدہ بھی دیکھتے ہیں جس کی تکمیل دوسرے باب کی پہلی آیت سے ہی دکھائی دیتی ہے۔ دوسرے باب میں ابتدائی کلیسیا کا سب سے پہلا خطبہ بھی سُنائی دیتا ہے۔ جس کا مقصد بنی اسرائیل کو خدا کی عطا کردہ نعمتوں کو حاصل کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

پاک رُوح کے نزول کے ساتھ ہی خدا کی بادشاہت کے نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ اور سب شاگرد پاک رُوح سے معمور ہوتے اور خدا کے جلال اور ارشادِ اعظم کی تکمیل کے لئے کام کرتے ہیں۔

اور خدا اپنے لوگوں کو پاک رُوح کی دلیری عطا کرنے کے باعث آگے بڑھنے اور اُس کی مرضی پوری کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کرتا اور اُنہیں دلیری دیتا ہے۔ اور ہمیں بہت سے وجوہات دکھائی دیتی ہیں جن کے باعث خدا اپنے لوگوں یعنی شاگردوں اور رسولوں کی مدد اور حفاظت کرتا ہے۔ خدا نے رسولوں کی مدد کے جو وعدے کئے وہ اُس نے پورے کئے۔ اور جب پہلے خطبہ پیش کیا اور حیرت انگیز واقعہ رُونما ہوا اور لوگوں کی زندگیوں میں حیران کن تبدیلی واقعہ ہوئی اور عجیب نشانات دکھائی دئے۔

کلیسیا کے لئے لوگوں کے لئے نہایت خوشی کا سماں تھا اور کلیسیا روز بروز ترقی کر رہی تھی۔ خدا نے سب چیزوں کو پھر سے نیا بنا دیا تھا۔ کیونکہ یسوع مسیح جو مصلوب ہوا تھا اور مُردوں میں جی اُٹھا تھا وہ کئی روز تک اپنے شاگردوں کو دکھائی دیتا رہا اور اُنہیں خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔ کیونکہ عیدِ پنتکست کا تہوار عیدِ فسح کے پچاسویں روز تھا۔

اب عیدِ پنتکست کے روز بنی اسرائیل لوگوں کے لئے ایک حیرت انگیز رُوحانی تبدیلی کا سماں تھا۔ اس کے بعد رسولوں اور ابتدائی کلیسیا کو ایذا رسانی کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ اور ایک جنم کے لنگڑے کو شفا دینے کے بعد پطرس اور یوحنا کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ یہ شخص جنم کا لنگڑا تھا۔

اور پانچویں باب کے آغاز ہی میں ایک کلیسیا کا بڑا مسئلہ دکھائی دیتا ہے جس کے نتیجے میں خنیا اور سفیرہ ہلاک ہوتے ہیں۔ سب کچھ خدا کی نظر کرنے کی بنیاد برنباس نے ڈالی تھی کیونکہ ایسا کرنے کے باعث خدا کا یہ منصوبہ تھا کہ کلیسیا میں شامل ہونے والے بہت سے نئے ایمانداروں کی مدد کی جائے۔ تاکہ کلیسیا ترقی

کرے۔ لیکن خنیاہ اور سفیرہ کا حال باقی سب نے بھی دیکھا اور اس کا مشاہدہ کیا۔ اور سب دیکھنے والوں پر بڑا خوف چھا گیا تھا۔ خدا نے اُن کی عدالت کی یہ جزوی عدالت ہے جس کے باعث خدا نے اُنہیں سزا دی اور اس عدالت کے نشان کے باعث خدا نے بہت سی باتیں ابتدائی کلیسیا کے لوگوں کو سکھائیں۔ یہ در حقیقت خدا کی قدرت کا اظہار ہے۔

خنیاہ اور سفیرہ کا واقعہ ابتدائی کلیسیا کے لئے بڑا خوفناک تھا۔ پرانے عہد نامہ میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ بہت سے چیزوں کو ہم اپنی ذات سے کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ہم شاید ہر چیز کو اپنے ماتحت سمجھتے ہیں لیکن خدا کی معاملات میں دخل اندازی انسان کے بس کی بات نہیں اور نہ ہی ایسا کرنا انسان کے لئے خوشی کا باعث ہو سکتا ہے۔ یاد رکھیں عدالت لفظ ہی ایسا ہے جو سُننے والوں کے لئے بڑا حیرت انگیز ہے اور پریشان کن ہے۔ کیونکہ عدالت کا تعلق سزا سے ہے۔

ہم نے خنیاہ کو سفیرہ کی کہانی کا مطالعہ تقریباً ختم کر لیا تھا۔ اور کہانی نقطہ عروج تک پہنچ چکی تھی۔ سب لوگ اُس وقت یروشلیم میں موجود تھے اور سب دیکھنے والوں پر اس ماجرہ کے باعث خوف چھا گیا تھا۔

رسولوں کے وسیلہ رُونما ہونے والے معجزات کے باعث لوگ خوش تھے اور نئے نئے حیرت انگیز اور عجیب کام کلیسیا میں رُونما ہو رہے تھے۔ رسولوں کے کردار کے باعث محبت، خوشی اور اطمینان کلیسیا میں قائم ہو رہا تھا۔ اور وہ سب جمع ہوتے اور روٹی توڑتے اور سادہ دلی سے کھایا کرتے تھے۔

خدا نے نئے عہد کو قائم کیا اور اس نئے عہد کے وسیلہ سے غیر اقوام میں سے بہتیرے لوگوں کو کلیسیا میں شامل کر لیا۔ یہ نیا عہد لوگوں کو توبہ کے لئے قائل کرنے اور انہیں خداوند خدا کے حضور واپس لانے کا عہد ہے۔ تاکہ ہر قوم اور قبیلہ میں سے خدا کی امت کے لوگوں کو جمع کیا جائے۔ چنانچہ اس نئی تحریک کے باعث نئی قوت کا اظہار بڑا خوشنما تھا۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ یروشلیم میں اچھی چیزوں کا آغاز ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حننیاہ اور سفیرہ کے باعث خدا نے انہیں نصیحت بھی کی ہے۔

اور ساری کلیسیا بلکہ ان باتوں کے سب سُننے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔ اور رسولوں کے ہاتھوں سے بہت سے نشان اور عجیب کام لوگوں میں ظاہر ہوتے تھے۔۔۔۔۔ (اعمال 5:11-12)

ابتدائی کلیسیا کے سب لوگ وہاں جمع تھے اور سب دیکھنے والوں کے لئے یہ بات حیرت انگیز تھی۔ سب لوگوں پر خدا کا خوف طاری ہو گیا تھا اور یہاں پر ایک بات غور طلب ہے کہ رسولوں کے ہاتھوں سے عجیب کام اور نشان وقوع پذیر ہو رہے تھے نہ صرف بطرس اور یوحنا کا ذکر آیا ہے خدا رسولوں کو اپنی خدمت کے لئے کثرت سے استعمال کر رہا تھا۔

پس خدا اپنے حیرت انگیز کام کے لئے انہیں استعمال کر رہا تھا اور اس کا ثبوت عبرانیوں کے نام لکھا گیا خط ہے۔

-- اور وہ سب ایک دل ہو کر سلیمان کے برآمدہ میں جمع ہوا کرتے تھے۔ لیکن اوروں میں سے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ اُن میں جا ملے، مگر لوگ اُن کی بڑائی کرتے تھے۔ (5:12-13)

یہ سب یہودی مسیحی تھی اور سلیمان کے برآمدہ میں جمع ہوا کرتے تھے۔ یسوع مسیح کے نام پر ایمان لانے کی نسبت سے رسول مسیحی کہلاتے تھے۔ جب رسول جمع ہوتے تھے تو سب لوگوں کو اس بات کا علم تھا یہ واقعات اور نشانات یہودی لوگوں کے رُو برو ہو رہے تھے اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہ تھی۔ دوسرے یہودی جو اُن کے اتفاق نہ کرتے تھے اور وہ رسولوں کو ایذا دینے میں بھی شریک تھے اُن میں سے کسی کو جرات نہ ہوتی تھی کہ اُن میں جا ملیں۔ تاہم بہت سے یہودی ان کے عجیب کاموں کے باعث اُن کی بڑائی کرتے تھے۔

خنیہ اور سفیرہ کے واقع کے باعث لوگ بہت زیادہ خوفزدہ ہوئے تو بھی جو لوگ متاثر ہوتے اور پاک رُو کا اثر کو قبول کرتے وہ رسولوں کے ساتھ اُن کے کام میں شامل ہو جاتے تھے۔ اگرچہ رسول ان کاموں کو ہیپکل میں جا کر نہیں کرتے تھے بلکہ زیادہ تر وہ سلیمان کے برآمدہ میں جمع ہوتے اور یروشلیم کے علاقہ میں جا بجا خداوند کی خدمت کر رہے تھے تاہم لوگ اُن کے کاموں کے باعث اُن کی بڑی قدر کرتے تھے۔ لیکن بہت سے دوسرے لوگ رسولوں کے ساتھ فوراً شامل ہونے سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ یہودی سرداروں کی ایذا سے گھبراتے تھے۔

اور رسولوں کی تمام قوت خداوند خدا کی طرف سے کنٹرول کی جارہی تھی وہی انہیں ان کاموں کو کرنے کی قدرت دے رہا تھا۔ اور خنیاہ اور سفیرہ کی فوراً عدالت اسی کا نتیجہ تھی۔

اور ایمان لانے والے مرد و عورت خداوند کی کلیسیا میں اور بھی کثرت سے آئے۔ (اعمال 14:5)

یہاں تعداد کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا صرف اتنا ہے کہ لوگ کثرت سے یسوع مسیح پر ایمان لائے اور وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ پس وہ اپنے کام میں کامیاب دکھائی دے رہے تھے کیونکہ انجیل کی منادی اور خدا کی بادشاہی کا اشتہار دینے کو خدا نے ان کو مقرر کیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے یسوع مسیح کو قبول کیا۔ اور رسالت کے کام میں شریک ہوئے۔ یہ ایمانداروں کا اجتماع تھا۔ یہودیوں اور غیر اقوام میں لوگ کثرت سے کلیسیا میں شامل ہوئے اور یوں ایمانداروں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ یہ اس بات کا اظہار تھا کہ خدا اپنے عہد میں لوگوں کو اپنے پاس بلا رہا ہے اور اپنے عہد میں شامل کر رہا ہے۔

شاگردوں کا مقصد خدا باپ کے اُس مقصد کو پورا کرنا تھا جس کے لئے انہیں چنا گیا تھا۔ اور جو کوئی شاگردوں کی سنتا تھا درحقیقت وہ خدا کی سنتا تھا۔ یہ سب کچھ یسوع مسیح کے وسیلہ اور اُس کے نام کی قدرت کے وسیلہ سے ہو رہا تھا کیونکہ پرانے عہد نامہ میں یہ پیشین گوئی کی گئی تھی کہ ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔ پس یسوع مسیح کے وسیلے خدا کا بیٹا بنی نوع انسان کے لئے بخشا گیا۔

اب لوگ یسوع مسیح پر ایمان لا رہے تھے اور خداوند اپنے وعدہ کے مطابق رسولوں کے ساتھ تھا اور وہ خدا کے عرفان میں ترقی کرتے جا رہے تھے اور جو ایمان لاتے تھے خداوند اُن سبھوں کو رسولوں کے ساتھ شامل کر دیتا تھا۔

یہ پرانے عہد نامہ کی ہی تکمیل تھی اور خداوند اُس پرانے عہد کے ساتھ ساتھ نئے طور پر عہد باندھتا ہے اور اقوامِ عالم کو اس نئے عہد میں شامل کرتا ہے۔ تاکہ وہ بھی نجات حاصل کریں۔ یہ اس بات کی نشاندہی تھی کہ خدا اپنے نئے عہد میں تمام اقوام کے لوگوں کو شامل کر رہا ہے تاکہ سب لوگ اُس کے ساتھ رفاقت رکھیں۔ کیونکہ وہ تمام بنی نوع انسان سے پیار کرتا ہے اور اُن سے رفاقت رکھنا چاہتا ہے۔

اور جیسا کہ خداوند یسوع مسیح کو بنی نوع انسان کو بطور تحفہ عطا کیا گیا تھا اور یہ خدا کا فضل تھا کہ لوگ دلیری سے خداوند خدا کے حضور جا سکتے ہیں۔ اور یہ سب پرانے عہد نامہ کی پیشین گوئیوں کے عین مطابق تھا۔ اور وہ سب لوگ پرانے عہد سے واقف تھے اب وہ خدا کے ساتھ نئے عہد میں شریک ہوئے اور نئے عہد میں خدا کے ساتھ اُن کی رفاقت بحال ہوئی۔ اور اب سب لوگ یسوع مسیح کے نام میں کلیسیا میں شامل ہو کر مسیح کے بدن کا حصہ بنتے جا رہے تھے۔

یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو لا لا کر چارپائیوں اور کھٹولوں پر لٹا دیتے تھے تاکہ جب پطرس آئے تو اُس کا سایہ ہی اُن میں سے کسی پر پڑ جائے۔ (اعمال 5:15)

یہ نئے عہد کی برکت تھی یعنی شفا اور ہر طرح کی برکات کو حاصل کرنا۔ اور لوگوں کے لئے یہ حیرت انگیز معجزے تھے کہ بیمار شفا پاتے تھے۔ لوگ اپنی تکالیف سے نجات حاصل کرتے تھے۔ لوگوں کی شفا پانے کی توقعات پوری ہوتی تھیں۔ اور یسوع مسیح کی عطا کردہ برکات اب رسولوں کے وسیلہ سے لوگوں کو مل رہی تھیں۔ رسول اب یسوع مسیح کے قائم مقام کی حیثیت سے خدمت گزاری کا کام کر رہے تھے۔ اور اس کی بنیاد انہوں نے ایمان پر قائم کی۔ کیونکہ انہیں یسوع مسیح پر بھروسہ تھا، وہ اُس پر ایمان رکھتے تھے۔ اور وہ انجیل کے پیغام پر بھی ایمان رکھتے تھے اور اسی کی گواہی دے رہے تھے۔ اور اپنی دوسری ضروریاتِ زندگی کے لئے بھی خدا پر بھروسہ رکھتے تھے۔ کیونکہ رسولوں کی رسالت اور معجزات کے ذریعہ سے خدا اپنے حیرت انگیز کام کو انجام دے رہا تھا اور مسیح کا بدن ترقی کر رہا تھا۔

جو لوگ ایمان رکھتے تھے وہ اپنے بیماروں کو لاتے تھے کہ وہ شفا یاب ہو جائیں۔ یہ خدا کا نجات بخش کام تھا جس سے وہ لوگ فائدہ اٹھا رہے اور نجات پا رہے تھے جو ایمان لاتے تھے جبکہ اس برعکس بعض ایسے لوگ تھے جو خداوند یسوع مسیح کو رد کرتے تھے اور اُسے قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔ اور خداوند یہاں اپنے شاگردوں اور رسولوں کے ذریعہ سے حیرت انگیز طور پر کام کر رہا ہے۔ تاکہ سب لوگ نجات پائیں اور خداوند کی پہچان حاصل کریں۔

خداوند ہمارے رویہ کی بجائے ہمارے دل کے خیالات کو ترجیح دیتا ہے جن کے باعث ہم پورے دل سے خدا کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ اور جو لوگ یہ ایمان رکھتے تھے کہ پطرس میں خدا کی قدرت کام کرتی ہے وہ اپنے بیماروں کو اُس کے سایہ تلے لٹا دیتے تھے کہ اُن پر سایہ ہی پڑ جائے تو وہ اچھے ہو جائیں گے۔

یہ خدا کی مافوق الفطرت قوت تھی جس کے باعث خداوند خدا اپنا جلال ظاہر کر رہا تھا۔ ورنہ سائے کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے کہ اُس کے باعث بیمار اچھے ہو جائیں؟ یہ فقط خداوند خدا کا عطا کردہ اختیار ہے اور وہ نعمت جو رُوح القدس کی موجودگی کے باعث اُن میں کام کر رہی تھی۔

یہودی ریٹوں میں بھی یہ روایت پائی جاتی تھی کہ اگر کسی مقدس شخص کے سائے سے بھی چھو جائیں تو پاک صاف ہو جائیں گے۔

یسوع مسیح کی خدمت میں ایک خاتون کا بھی یہی ایمان تھا کہ اگر وہ اُس کا چوہہ ہی چھولے گی تو شفا یاب ہو جائے گی۔ اور یسوع مسیح نے محسوس کیا کہ اُس میں سے قوت نکلی اور جب اُس نے اُس عورت کی طرف نگاہ کی تو اُس کے ایمان کی تعریف کی کیونکہ اُس عورت نے اپنے ایمان کے باعث شفا پائی۔

لیکن کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ خدا ہمارے جذبات اور کردار اور ایمان کے اظہار کی بھی توقع ہم سے کرتا ہے۔ وہ ایک بچے کی طرح ہمارے دلوں کی پاکیزگی اور معصومیت بھی ہم سے چاہتا ہے۔ وہ ہمارے دلوں پر نگاہ کرتا ہے۔ وہ ہمیں اپنے ہاں سے ترک نہیں کرنا چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ ہم برکت پائیں۔ وہ ہمارے دلوں پر نگاہ کرتا ہے وہ ہمیں پرکھتا ہے اور جاننا چاہتا ہے کہ ہمارے دل کس قدر اُس کے پرستش اور ستائش کے لئے تیار ہیں۔ یا ہمارے دلوں میں کس قدر ایمان کی قوت موجود ہے۔

جہاں تک سائے میں قدرت کے موجود ہونے کی بات ہے تو کنواری مریم کے پاس بھی فرشتہ آیا اور اُس نے کہا تھا کہ خداوند تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی۔ اور وہ مولود مقدس خدا تعالیٰ کا بیٹا کھلائے گا۔

پرانے عہد نامہ میں سایہ تلے رہنے سے مراد خدا کے بازوؤں اور پروں تلے پناہ لینا ہے۔ جس سے دشمن سے حفاظت اور خدا کی پناہ میں رہنا مراد ہے۔ اور زبور نویس نے کئی جگہوں پر خدا کی موجودگی اور پناہ کا اظہار کیا ہے ، پس خدا ہمیں سنبھالتا ہے۔

اعمال کی کتاب میں خدا کی سائے کی قدرت کی رسولوں کے ذریعہ سے کام کر رہی ہے۔ یسوع مسیح کی خدمت کے دوران چونے کو چھونا اور یا اعمال کی کتاب میں پطرس کے سایہ میں بیماروں کو لٹا دینا، دراصل خدا کی قدرت کا اظہار ہے جس کے وسیلہ سے معجزات اور حیرت انگیز کام وقوع پذیر ہوئے۔

اب رسول بڑی قدرت سے کام کر رہے تھے اور لوگوں کو شفا ملنے کے باعث یسوع مسیح کی خدمت ہو رہی تھی اور اُس کا نام عزت اور جلال پا رہا تھا۔ اور یوں پورے یروشلیم سے لوگوں کو یہ علم تھا کہ کچھ ہو رہا ہے۔

اور یروشلیم کے چاروں طرف کے شہروں سے بھی لوگ بیماروں اور ناپاک رُوحوں کے ستائے ہوؤں کو لا کر کثرت سے جمع ہوتے تھے اور وہ سب اچھے کر دئے جاتے تھے۔ (اعمال 5:16)

لوقا چونکہ بنیادی طور پر طبیب تھا وہ بیماریوں کے باعث دُکھ اٹھانے اور ناپاک رُوحوں کے باعث ستائے جانے میں فرق بیان کرتا ہے۔ انجیلی بیانات میں کئی جگہ پر اسے اکٹھا بیان کیا گیا ہے اور کئی جگہوں پر علیحدہ علیحدہ بیان ملتا ہے۔

یہاں اعمال کی کتاب میں کلیسیا کا آغاز ہو رہا ہے ، یہاں پر انجیلی بیانات کی طرح بد رُوح گرفتہ لوگوں کی رہائی اور بیماروں کی شفا کا ذکر زیادہ پایا جاتا ہے ، خطوں میں اس قسم کے معجزات کا بیان نہیں ملتا ہے۔ یروشلیم

کے لوگ چونکہ بنیادی طور پر یہودی پس منظر سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ بات ان کے لئے نہایت حیران کن تھی۔ اور بہت سے لوگ خاص طور پر اعلیٰ حکام یا سردار کاہن تو حسد کرتے تھے۔

لیکن ان معجزات میں بے شک رُوح القدس کی قدرت کار فرما تھی۔ اور ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ رسولوں کے اعمال در حقیقت پاک رُوح کے اعمال ہیں، رسول محض آکہ کار کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔

بائبل مقدس میں معجزات کا دور زیادہ تر تین وقتوں میں رہا ہے۔ سب سے پہلے موسیٰ کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل کا خروج ہوا تھا اور معجزات اور عجیب کام ظہور میں آئے اور خداوند لشکروں کا خدا بڑی قدرت کے ساتھ بنی اسرائیل کو رہا کر کے لے آیا۔ پھر اس کے بعد ایلیاہ اور انبیا کے زمانہ میں معجزات ظہور میں آئے تاکہ اسرائیل کی شمالی سلطنت بُت پرستی سے باز آئے اور خداوند خدا کی طرف رجوع کرے۔ اور دوسرا دور یسوع مسیح کا ہے جب اُس نے عجیب کام اور معجزات دکھائے۔ اور تیسرا دور رسولوں کا ہے جب لوگ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ پطرس کے سائے تلے ہی اپنے بیماروں کو لٹا دیں گے تو وہ اچھے ہو جائیں گے۔

اور یوحنا جو پرانے عہد نامہ کا آخری نبی تھا وہ یسوع مسیح کے پیشرو تھا لیکن اُس نے کوئی ایسا معجزہ نہیں دکھایا جس میں کسی بیمار یا بد رُوح گرفتہ کو آزاد کرنا شامل ہو۔

اب یہ یسوع مسیح کی قدرت کا زمانہ تھا جس میں بد رُوحیں چلاتے ہوئے بھاگ جاتی تھی اور رسولوں کے سبب سے بڑے بڑے اور عجیب معجزات رونما ہو رہے تھے۔

لوگ گردونواح کے دوسرے شہروں سے یسوع مسیح کا حیرت انگیز پیغام سننے کے لئے یروشلم میں آرہے تھے۔ اور وہ معجزات اور عجیب نشانات کی توقع رکھتے تھے۔ اور رسول زیادہ تر سلیمان کے برآمدہ میں جمع ہوتے اور خدا کے کلام کی منادی اور یسوع مسیح کی گواہی پیش کرتے تھے۔

پھر سردار کاہن اور اُس کے سب ساتھی جو صدوقیوں کے فرقہ کے تھے حسد کے مارے اُٹھے۔ اور رسولوں کو پکڑ کر عام حوالات میں رکھ دیا۔ (اعمال 5:17-18)

سردار کاہن رسولوں سے حسد کرنے لگے۔ سردار کاہن رسولوں سے حسد کرتے تھے کیونکہ وہ اپنی حاکمیت کو قائم رکھنا چاہتے تھے اور اسی فکر میں رہتے تھے کہ اُن کی حاکمیت قائم رہے اسی لئے وہ کسی دوسرے کی شہرت کو تسلیم نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ وہ رسولوں کے سخت خلاف تھے۔ وہ اُن کی شہرت سے حسد کرتے تھے لیکن دراصل اُن کا حسد اور رسولوں کے خلاف کاروائی خدا کے کام کی مخالفت تھی۔ پس اُنہوں نے رسولوں کو گرفتار کیا اور اُنہیں جیل میں ڈال دیا۔

یہاں رسولوں کو جیل میں ڈالا گیا ہے، جیل سے مراد کسی قسم کی جسمانی سزا نہیں بلکہ صرف کسی جرم کی صورت میں صرف قید میں ڈالنا ہے۔ یعنی رسولوں کو کسی قسم کی کوئی جسمانی سزا نہیں دی گئی بلکہ صرف اُنہیں عام حوالات میں قید کیا گیا ہے۔ اور انہیں اسیر بنایا گیا ہے تاکہ انہیں مخالفت کا سامنا کرنا پڑے اور یوں ڈرانے دھمکانے کے باعث رسولوں کو اُن کے موقف سے ہٹایا جائے۔ تاکہ وہ یسوع مسیح کے نام سے معجزات اور عجیب کام اور نشانات نہ دکھائیں۔

سردار کاہنوں نے رسولوں کے خلاف کوئی سخت کاروائی نہ کی بلکہ صرف انہیں حوالات کے اندر قید کر دیا۔ لیکن رسول اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ جس نام کی منادی کر رہے ہیں اور جس خدا کے نام کو جلال دے رہے ہیں وہ انہیں جیل سے رہا کر سکتا ہے۔

یہاں ایک بات اور غور طلب ہے کہ یہاں رومی سپاہیوں کی مدد سے رسولوں کو گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ یہ سردار کاہنوں کی اپنی تیار کردہ جیل تھی جسے عام حوالات کہا گیا ہے۔ کیونکہ یہاں مخالفت کرنے والے صرف سردار کاہن ہیں اور ان رسولوں کے کئے جانے والے کاموں کی مخالفت رومی حکومت کے طرف سے نہیں بلکہ صرف سردار کاہنوں کی طرف سے ہے اور ان کے حسد کی بنا پر یہ مخالفت کی جا رہی ہے۔ پس یہ حوالات یہودی سردار کاہنوں کی طرف سے تیار کی گئی قید تھی جو مذہبی امور میں انتشار کے نتیجہ میں استعمال کی جاتی تھی اور جس کسی کو مذہبی امور میں بگاڑ کی صورت میں گرفتار کیا جاتا اُسے عام حوالات میں قید کیا جاتا ہے اور وہ شخص سردار کاہنوں کی تحویل میں رہتا تھا۔

مگر خداوند کے ایک فرشتہ نے رات کو قید خانہ کے دروازے کھولے اور انہیں باہر لا کر کہا جاؤ۔

(اعمال 5:19-20)

یہاں لفظ خداوند کا ایک فرشتہ مذکور ہے۔ اعمال کی کتاب میں اور جگہوں پر بھی خداوند کے فرشتہ کا ذکر ملتا ہے۔ اس آیت میں یہ مذکور نہیں کہ کتنے رسول قید میں ڈالے گئے اور نہ ہی معلوم ہے کہ کون کون تھے۔

لیکن صرف اتنا ہے کہ قید خانہ کے دروازے کھولے اور انہیں باہر لا کر کہا کہ جاؤ۔

پس خداوند خدا کے فرشتہ آیا اور انہیں آزاد کر دیا۔ رسول حوالات میں قید تھے اور فرشتہ نے انہیں رہا کروایا۔ دروازہ کھولا اور باہر نکل جانے کو کہا۔

جاؤ ہیکل میں کھڑے ہو کر اس زندگی کی سب باتیں لوگوں کو سناؤ۔ (اعمال 5:20)

چنانچہ فرشتہ نے انہیں رہا کروایا اور باہر نکل جانے کو کہا۔ یہاں حوالات کے پہرے داروں کا بیان نہیں کیا گیا ہمیں نہیں معلوم کہ وہ سورہے تھے یا موجود ہی نہیں تھے۔ تاہم یہ بات قابل قبول ہے کہ خدا کے فرشتہ نے حوالات کے دروازہ کو ان کے لئے کھولا۔ پس خدا اپنے لوگوں کے لئے جاگتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے اور مصیبت میں ان کے لئے مستعد مددگار ہوتا ہے۔ پس جب فرشتہ آیا تو اس نے انہیں باہر نکل جانے کو کہا۔

خدا کی ہیکل لوگوں کے اطمینان کی جگہ ہے اور توریت خداوند کی شریعت کی کتاب ہے۔ ہیکل وہ جگہ ہے جو پرانے عہد نامہ میں خدا سے رفاقت رکھنے کی جگہ ہے اور جہاں سے خدا خود اپنے لوگوں کے پاس آتا اور ان کے ساتھ عہد باندھتا تھا۔

پرانے عہد نامہ میں زبوروں میں داؤد نے اپنے زبوروں میں خدا کی ہیکل کو بڑی تعریف کی ہے اور اس کو ترجیح دی ہے۔ اور ہیکل میں قربانگاہ پر بنی اسرائیل لوگ جانوروں کی قربانیاں گزراتے اور خدا کی تجمید کرتے تھے۔

ہیکل کے سردار کاہنوں نے رسولوں کو قید میں بند کر دیا لیکن فرشتہ نے اُن کو نئی زندگی کی نوید دی اور اُس نے اُس نے حوالات سے نکل جانے کو کہا اور یہ بھی کہ اس نئی زندگی کی بشارات دیں۔

نئی زندگی کا تعلق ابدی زندگی اور نجات سے ہے۔ اور اس کی نسبت یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے میں ہے۔ پس فرشتہ اُنہیں خدا کی نجات اور فضل کی بشارت دوسروں کو سُنانے کو کہتا ہے اور یہ حکم جاری کرتا ہے کہ وہ نجات کی بشارت جاری رکھیں۔

پس رسولوں نے بھی اس بات کی پیروی کی اور وہ بھی روانہ ہوئے۔ رسول بھی خدا کے اِس معجزے اور حیران کن مدد کا تجربہ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ انجیل کی منادی کی وجہ سے حوالات گئے تھے اور اب پھر وہ آزاد کروائے گئے، یہ رسولوں کی مدد تھی۔ اور یہ معجزانہ قدرت کا اظہار رسولوں کی حفاظت کے لئے کیا گیا تھا۔

وہ یہ سُن کر صبح ہوتے ہی ہیکل میں گئے اور تعلیم دینے لگے مگر سردار کاہن اور اُس کے ساتھیوں نے آکر صدرِ عدالت والوں اور بنی اسرائیل کے سب بزرگوں کو جمع کیا اور قید خانہ میں کھلا بھیجا کہ اُنہیں لائیں۔
(اعمال 21:5)

سردار کاہنوں کی عدالت ایک جزوی عدالت تھی اور سردار کاہنوں کے مذہبی امور سے متعلق معاملات صدرِ عدالت کے ماتحت ہوتے تھے۔ اور رسولوں کے قید کے سب بنی اسرائیل کے بزرگ گواہ تھے کیونکہ اگلی صبح اُنہیں قید خانہ سے بلانے کے لئے سب بزرگ جمع ہوئے۔

سردار کاہن ہر طرح کے اختیار اور ہیگل کے امور کے مالک تھے۔ لیکن رسول جنہیں قید کیا تھا۔ سردار کاہنوں کی نگاہ میں اب تک وہ قید میں تھے۔ صدوقی جو قیامت اور فرشتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ انہیں یہ قطعی معلوم نہ تھا کہ فرشتوں کی مدد بھی آسکتی ہے۔

لیکن پیادوں نے پہنچ کر انہیں قید خانہ میں نہ پایا اور لوٹ کر خبر دی۔ کہ ہم نے قید خانہ کو تو بڑی حفاظت سے بند کیا ہوا اور پہرے والوں کو دروازوں پر کھڑے پایا مگر جب کھولا تو اندر کوئی نہ ملا۔ (اعمال 23-22:5)

فرشتے کے ذریعہ سے معجزانہ طور پر رسولوں کو رہا کر دیا گیا۔ اگلی صبح جب پیادوں کو بھیجا گیا کہ وہ قید میں سے رسولوں کے نکال کر لائیں اور جب وہ وہاں پہنچے تو بہت پریشان ہوئے اور فوراً لوٹ کر خبر دی کہ وہ وہاں نہیں ہیں۔

اس معاملہ کی ساری تحقیقات گملی ایل تک پہنچی اور پولس رسول جو اُس وقت نوجوان تھا اور بڑا بہادر انسان تھا۔ وہ مسیحیوں کا سخت مخالف تھا۔ پس رسولوں کی مخالفت کی بنیاد پڑی اور اس وقت تک پولس ابھی ساؤل ہی تھا اور وہ سردار کاہنوں کے کہنے پر مسیحیوں کی مخالفت کرنے اور اُن کو مارنے کوٹنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ پس پولس اس کام کو بڑے انہماک کے ساتھ کرتا تھا اگرچہ بعد ازاں وہ اپنی اس غلطی کا اعتراف بھی کرتا ہے جب اُس نے خداوند کو قبول کیا۔ اور خداوند کے کلام کی منادی غیر اقوام میں کی۔

لیکن پیادے بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وہاں گئے تو دروازہ بند تھا اور وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اور سب سُننے والے بھی اس بات سے حیران تھے کہ یہ کیسے ممکن ہوا؟ کیونکہ کسی کو بھی اس ماجرہ کے بارے میں نہ بتایا گیا اور خصوصاً سردار کاہن اس بات سے بڑی حیران ہوئے تاہم وہ اپنی مخالفت پر اڑے رہے۔

جب ہیکل کے سردار اور سردار کاہنوں نے یہ باتیں سُنیں تو اُن کے بارے میں حیران ہوئے کہ اس کا کیا انجام ہو گا۔ (اعمال 5:24)

وہ اس بات کو سنتے ہوئے حیران ہوئے۔ لیکن مزید مشورت کرنے لگے کہ آگے کو وہ کیا کریں گے؟ وہ اس کے نتیجے کے بارے میں سوچنے لگے اور شاید یہ کہ اب اُنہیں اور کیا کرنا ہے۔ کیونکہ سب لوگ اُس وقت سو رہے تھے جب رسول فرشتہ کی مدد سے وہاں سے رہا ہوئے۔ سردار کاہنوں نے اس بات میں خدا کی مرضی کو جاننے کی کوشش نہ کی بلکہ اُنہوں نے اس بات کو رسولوں کی بغاوت سمجھا۔ اور وہ رسولوں کے خلاف اور بھی سخت گیر ہوتے گئے۔

لیکن اس کے علاوہ ان سردار کاہنوں سے پہلے بعض سرداروں نے بڑی غور کی اور اس حقیقت کو سمجھا مثلاً نیکدیمس رات کے وقت یسوع مسیح کے پاس آیا اور اُس سے تحقیق کی اور یوسف ارمیتاہ کا رہنے والا بھی ہیکل کے اہم امور سے تعلق رکھتا تھا وہ بھی یسوع مسیح پیروکار تھے۔ اور اُس نے بڑی جرات سے یسوع مسیح کی لاش مانگی اور اُسے کفنایا اور دفنایا۔ لیکن رسولوں کی رہائی کی خبر سنتے ہی سردار کاہن اس بات سے بڑے پریشان ہوئے۔

لیکن رسولوں کو خداوند اپنے جلال کے لئے استعمال کر رہا تھا اور غور طلب بات یہ ہے کہ رسولوں کے وسیلہ سے مسیحی تحریک کا آغاز ہو چکا تھا۔

اتنے میں کسی نے آکر انہیں خبر دی کہ دیکھو۔ وہ آدمی جنہیں تم نے قید کیا تھا ہیٹھل میں کھڑے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ (اعمال 5:25)

وہ لوگ جنہیں قید میں بند کیا گیا تھا اور بڑی حفاظت سے دروازے بند کئے گئے تھے، اب اچانک سرداروں کو اس بات کی خبر ملتی ہیں کہ جنہیں قید کیا تھا وہ تو ہیٹھل میں لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں کیونکہ رسولوں کو قید کرنے کا معاملہ سب کے سامنے پیش آیا تھا۔ اس بات کو سُنتے ہی سب بڑے حیران ہوئے۔ مذکورہ بالا آیت بتاتی ہے کہ وہ سوچنے لگے کہ اب اس کا کیا انجام ہو گا؟

عین ممکن ہے کہ اس بات کی خبر دینے والے وہ لوگ تھے جو سردار کاہنوں کے پیرو تھے اور وہ رسولوں کے ایک روز پہلے قید کئے جانے والے تمام واقعہ سے پوری طرح واقف تھے اور جب انہیں ہیٹھل سے اس بات کی خبر کی یہ وہی لوگ ہیں جنہیں قید کیا تھا تو انہوں نے اگر رسولوں کو خبر دی۔ سب سردار کاہن ایک جماعت کی صورت میں اکٹھے موجود تھے کیونکہ وہ رسولوں کو کچھ نصیحتیں کرنے کی توقع رکھتے تھے۔

تب سردار پیادوں کے ساتھ جا کر انہیں لے آیا لیکن زبردستی نہیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے کہ ہم کو سنگسار نہ کریں۔ (اعمال 5:26)

لوگوں کا رویہ رسولوں کے کام کے متعلق مثبت تھا لیکن سردار کاہن چونکہ بنیادی طور پر اس کام کے مخالف تھے اسلئے وہ رسولوں کو اُن کے کام سے روکنے کی ہر ممکن کوشش میں تھے۔ سردار کاہن رسولوں کے خلاف اس قسم کا مظاہرہ اس لئے کر رہے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ رسولوں کے اس کردار اور عمل کے باعث ہیكل ماحول خراب ہوتا ہے۔

لیکن رسول اس بات سے ذرا بھی خوف زدہ نہ ہوئے بلکہ انہوں نے اپنی منادی کے کام کو جاری رکھا۔ پھر انہیں لا کر عدالت میں کھڑا کر دیا اور سردار کاہن نے اُن سے یہ کہا کہ ہم نے تو تمہیں سخت تاکید کی تھی کہ یہ نام لے کر تعلیم نہ دینا۔۔۔۔۔ (اعمال 5:27-28)

اب عدالت میں سردار کاہن اپنے پورے اختیار کا استعمال کرتا ہے اور رسولوں کو عدالت میں کھڑا کر کے اُن سے سخت لہجہ میں بات کر رہا ہے۔ سردار کاہن کا نفا جو سردار کاہن تھا، اُس بڑے اختیار اور غصہ سے رسولوں کو تاکید کی ہم نے تمہیں یہ نام لے کر تعلیم دینے سے منع کیا تھا۔

سردار کاہن اس نام سے بخوبی واقف تھا اور وہ یسوع مسیح کی کام کے بابت بھی سب کچھ جانتا تھا۔ دراصل اُس کے مخالفت یوحنا اور پطرس کے ساتھ نہ تھی بلکہ یسوع نام سے اُسے مخالفت تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یسوع مسیح کا کام ہی رسولوں کے کام کی بنیاد ہے۔ اور وہ اُس کے کام کو روکنے کی دُھن میں رہتا تھا۔ کیونکہ اسی نقطہ نظر سے انہوں نے یسوع مسیح کو مصلوب بھی کروایا تھا۔

پس سردار کاہن نے بالخصوص اس نام کی منادی کرنے سے منع کیا کہ آگے کو اس نام سے تعلیم نہ دینا۔

۔۔۔ مگر دیکھو تم نے تمام یروشلیم میں اپنی تعلیم پھیلا دی اور اُس شخص کا خون ہماری گردن پر رکھنا چاہتے ہو۔ (اعمال 5:28)

سردار کاہن کے یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ رسول اپنی خدمت گزاری کے کام میں کامیاب ہو رہے تھے کیونکہ وہ تعلیم جس کا حکم یسوع مسیح نے اُن کو دیا تھا وہ تمام یروشلیم میں پھیلا رہے تھے اور تمام یروشلیم اُس تعلیم سے واقف ہو رہا تھا۔ سردار کاہن نے یہ نہیں کہا کہ یسوع مسیح کی تعلیم بلکہ الفاظ استعمال کئے کہ اپنی تعلیم۔

دراصل اُن کا کہنا یہ تھا کہ تم اپنے مالک اور اُستاد یسوع مسیح کی تعلیم پھیلا رہے ہو۔ اور چونکہ وہ اس بات سے آگاہ تھے کہ یہ یسوع مسیح کی بابت بیان کر رہے ہیں اسلئے انہوں نے رسولوں کو اپنی تعلیم کے الفاظ کہہ کر مخاطب کیا۔ سردار کاہن سمیت سنہیڈرن کے تمام ارکان رسولوں کے اس کام اور تعلیم کے مدِ مقابل تھے۔ اور یہاں اس آیت مذکورہ میں مزید الفاظ استعمال کئے اُس شخص کا خون ہماری گردن پر رکھنا چاہتے ہو۔

آپ کو یاد ہو گا کہ جب پیلاطس یسوع مسیح کو آزاد کرنا چاہتا تھا۔ اور اُس نے سب کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا کہ میں اس بے گناہ کے خون سے بری ہوں۔ اور اگر تم اس کے قتل کا ارادہ رکھتے ہو تو اس کا خون تم پر۔ کیونکہ پیلاطس ایک خطرہ سے آگاہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ شخص کوئی نبی ہو اور وہ کسی ایسی سزا میں پھنس جائے جس سے اُس کا چھٹکارا نہ ہو۔ اور وہاں یہودی ربی اور سردار کاہن اور سنہیڈرن کے تمام ارکان موجود تھے۔ اور پیلاطس کو مجبور کر رہے تھے کہ وہ یسوع مسیح کو مصلوب کرے۔ تب سردار

کاہنوں نے اُن سے کہا کہ اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردنوں پر۔ اسے مصلوب کر۔ اسے مصلوب کر۔ یوں سردار کاہن پہلے ہی یسوع مسیح کے خون کی ذمہ داری قبول کر چکے تھے۔ اور انہوں نے اس بات کی ذرا پرواہ نہ کی کہ آیا کہیں وہ غلط تو نہیں کر رہے ہیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ سردار کاہن یہ نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کتنی بڑی ذمہ داری اپنے اوپر لے رہیں لیکن دراصل اُس وقت اُن کا موقف محض یسوع مسیح کی مصلوبیت تھا۔

اور رسولوں کے زمانہ میں اُن کی مخالفت کی وجہ یہ تھی کہ رسول یسوع مسیح کی موت قیامت کی منادی کر رہے تھے اور یقیناً اس سارے واقعہ کا تعلق رسولوں کے ساتھ تھا۔ اور وہ یسوع مسیح کے مُردوں میں جی اُٹھنے کی منادی کر رہے تھے۔

یسوع مسیح کی مصلوبیت رسولوں کے پیغام کا مرکز تھی۔ اور اسی پیغام کے نفس مضمون یسوع مسیح کی مصلوبیت کا تمام واقعات اور یہودی سردار کاہنوں کی شمولیت تھی۔ اسی لئے سردار کاہن رسولوں کے برخلاف تلملاتے تھے۔

لیکن رسولوں کے لئے اس ذمہ داری اور ارشادِ اعظم کو بجا لانا ضروری تھا کیونکہ یسوع مسیح اُن کا چرواہا اور خداوند ہے۔ اسلئے وہ یسوع مسیح کے نام سے نجات کے پیغام کی پیش کش سب کے لئے کر رہے تھے۔ پس وہ ابھی تک صلیب کے پیغام کو پیش کر رہے تھے۔

یسوع مسیح کی قیامت کو تسلیم کرنا دراصل نئے عہد میں رُوح القدس کی نعمتوں کو حاصل کرنا کا ذریعہ ہے۔

پطرس اور رسولوں نے جواب میں کہا کہ ہمیں آدمیوں کے حکم کی نسبت خدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے۔
(اعمال 5:29-30)

یہاں رسول خدا کے حکم کو ترجیح دیتے ہیں کہ آدمیوں کی نسبت خدا کا حکم ماننا زیادہ عزیز ہے۔ سردار کاہن دراصل خدا کی جنگ نہیں لڑ رہے تھے بلکہ وہ اپنی جنگ لڑ رہے تھے۔ جبکہ رسول یسوع مسیح کی تحریک کا واضح طور پر بیان کر رہے تھے اور اسی کا پرچار کر رہے تھے۔ اور وہ یسوع مسیح کی تعلیمات کا بیان صاحب اختیار کے طور پر کر رہے تھے۔ اسی لئے انہوں نے بغیر کسی خوف کے یہ کہہ دیا کہ ہمیں آدمیوں کے نسبت خدا کا ماننا زیادہ فرض ہے۔

خدا کی مرضی کو پورا کرنے اور خدا کا خوف ماننے کی ایک مثال بنی اسرائیل قوم میں اُن دایوں کی ہے جنہیں فرعون کی طرف سے یہ حکم تھا کہ بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کریں لیکن انہیں خدا نے حکمت دی اور انہوں نے خدا کا خوف مانا اور ایسا نہ کیا۔ اور اگر آپ اُس کہانی سے واقف ہوں تو آپ جانیں گے کہ انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ خدا کے حکم کی تابعداری کی۔ اور خدا کی حکم کی بجائے خدا کے حکم کو پورا کیا۔

اور یہاں اعمال کی کتاب میں بھی تمام مخالفین کے سامنے رسولوں نے خدا کی تابعداری کی اور اُس حکم کو پورا کیا جو انہیں دیا گیا جو بنی نوع انسان کی نجات کے لئے ضروری تھا۔

ہمارے باپ دادا کے خدا نے یسوع کو جلایا جسے تم نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا تھا۔ (اعمال 5:30)

رسول بالخصوص اور براہ راست اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کو مصلوب کیا گیا کیونکہ وہ صلیب کے پیغام کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ پطرس کہتا ہے کہ تم نے اُسے لکڑی پر لٹکایا۔ پطرس یہاں اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ تم نے تو یسوع کے ساتھ ایسا سلوک کیا گویا کہ وہ لعنتی موت مرا۔ اور اُس پر خدا کی طرف سے لعنت ہوئی۔ پطرس یہ واضح الفاظ ایک زبردست بیان ہے جس میں وہ سردار کاہنوں کا ذرا بھی خوف نہیں رکھتا بلکہ حقیقت کو واضح الفاظ میں بیان کر رہا ہے۔

چنانچہ پطرس یہاں یسوع مسیح کی موت میں سردار کاہنوں کے نقطہ نظر اور خدا کی مصلحت کو بیان کرتا ہے کہ تم نے تو اُسے مار کر اُسے ختم کر دینا چاہا لیکن خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلا یا۔ یہ واضح اور سخت ترین بیان ہے جو پطرس بے خوف کہہ رہا ہے۔ پس پطرس یہاں انسانوں کی عدالت اور خدا کے انصاف میں فرق بیان کرتا ہے۔

ایک اور بات پطرس یہاں بیان کرتا ہے کہ یسوع مسیح واقعی بابرکت شخصیت ہے جسے خدا نے مُردوں میں سے زندہ کیا اور یوں خدا کے نام کو عزت اور جلال ملا، خدا نے اُسے اپنی قدرت سے زندہ کیا۔

اُسی کو خدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سر بلند کیا۔۔۔۔۔ (اعمال 5:31)

پس پطرس اس بات کو یسوع مسیح کی بابت خدا کی عدالت نہیں سمجھتا بلکہ یہ خدا کی مصلحت ہے کہ سردار کاہنوں نے اُسے مصلوب کیا اور مار ڈالا لیکن خدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا اور دہنے ہاتھ سے سر بلند کیا۔

اور یوں یسوع مسیح کو مُردوں میں سے جِلانے کی صورت میں اُسے دہنے ہاتھ سے سر بلند کیا۔ یہ دراصل یسوع مسیح کی الہی حیثیت کیا پہچان اور شناخت ہے۔ اور اُس کے الہی مرتبے کا بیان ہے۔ پرانے عہد نامہ میں خدا کے دہنے ہاتھ کو خدا کی قدرت کے طور بیان کیا گیا ہے۔ یسوع مسیح کو خدا نے مُردوں میں سے جِلا یا اور اُسے وہ الہی مقام بخشا جو وہ بنائے عالم کے پیشتر سے رکھتا تھا۔ یہ رُتبہ خدا باپ کے ساتھ یسوع مسیح کی رفاقت اور گہرا تعلق کا بیان ہے۔

لیکن سردار کاہنوں کی تفہیم یسوع مسیح کی بابت مکمل غلط تھی اور وہ پرانے عہد نامہ کی تمام پیشن گوئیوں کو نظر انداز کر رہے تھے اور یسوع مسیح کی حقیقت کو نہیں پہچان رہے تھے۔ اور یسوع مسیح کے متعلق اُن کے تمام تصورات مکمل طور پر غلط تھے۔

-- تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے۔ (اعمال 5:31)

اس آیت میں رسول دراصل یسوع مسیح کے مُردوں میں زندہ کئے جانے کے مقصد کو بیان کر رہے ہیں۔ اسرائیل کو دو چیزیں بخشی گئیں پہلی توبہ کی توفیق اور دوسری گناہوں کی معافی۔

توبہ کی توفیق پرانے عہد نامہ اور بعض جگہوں پر نئے عہد نامہ میں خدا کے تحفہ کے طور پر بیان ہوئی ہے۔ اور پرانے عہد نامہ میں گناہوں کے کفارہ اور گناہوں کی معافی کے حصول کے لئے گزرانی جانے والی قربانیوں کی صورت میں لوگ توبہ کی دستیابی کے لئے خدا کے حضور جاتے تھے۔

بالخصوص جب بنی اسرائیل لوگ بُت پرستی کا شکار ہوتے اور خدا سے دُور ہوتے اور تو خدا انہیں انبیا کے ذریعہ سے توبہ کے لئے قائل کرتا اور انہیں بحال کرتا تھا۔ تاکہ وہ زندہ خدا کی عبادت کریں۔ کیونکہ توبہ کی صورت میں خدا کے برکتوں کو دروازہ کھل جاتے اور ہمارے گناہوں کے باعث خدا کی تمام ناراضگی ختم ہو جاتی ہے اور وہ رحم کرتا ہے۔ توبہ سے مُراد اپنے گناہوں پر پشیمان ہونا اور خدا سے رحم طلب کرنا ہے۔ توبہ کے عمل سے زندگی کے ردِ عمل میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

پس توبہ کے نتیجہ اگر کوئی خدا کے رُوح کی موجودگی کو تسلیم کرتا اور قبول کرتا ہے اور وہ خدا کے پاک رُوح کی نعمتوں کو تجربہ کرتا ہے تو اُس کی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوتی ہے اور وہ خدا کے ساتھ رفاقت رکھتا اور اُس کے نام کو جلال دینے کو تیار رہتا ہے۔

خدا کے خوف تلے زندگی گزارنا دراصل گناہ سے آزادی ہے۔ اور جب ہم آزاد ہوتے ہیں تو خدا کے حضور دلیری سے جا سکتے ہیں اور بہت سی چیزوں کو واضح طور پر دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ تب ہم اپنی زندگی میں خدا کے مقصد کو بھی پہچان سکتے ہیں۔ اور خدا کی مرضی کو جان کر اُسے پورا بھی کر سکتے ہیں۔

لیکن یہ ہمارے اپنے اختیار میں ہے کہ ہم خدا کو تسلیم کرتے ہیں اُسے قبول کرتے ہیں یا نہیں۔ یا اُسے نظر انداز کرتے ہیں اور توبہ نہیں کرتے اور نہ ہی رجوع لاتے ہیں۔

یوں ہم اپنی زندگی کی رُوحانی اور جسمانی برکات کے لئے بہت سی باتیں دیکھتے ہیں اور خدا کی برکات کو حاصل کرتے ہیں، اور ہمارے پاس انتخاب کرنے کا بھی اختیار کرتے ہیں تاکہ ہم اپنے لئے اچھی یا بُری چیزوں کا

انتخاب کر سکیں لیکن یاد رکھیں خدا کبھی ہمیں بُری چیزیں دینا نہیں چاہتا۔ ہمارے آسمانی باپ ہمیں اچھی اچھی دینا چاہتا ہے اور ہمیں برکتوں سے نوازتا ہے بشرطیکہ ہم اُس کی مرضی بجالائیں۔

پس ہمیں توبہ کی توفیق کو دوسری تمام باتوں کی نسبت اولیت دینی چاہئے تاکہ خدا کے ساتھ ہمارا تعلق وابستہ رہے اور ہماری اُس کے ساتھ رفاقت رہے تب ہی ہم ہر طرح کی برکات حاصل کر سکیں گے۔ لہذا توبہ کی توفیق مفت تحفہ ہے۔ خدا باپ نے اپنے بیٹے کو اسی لئے مُردوں میں سے جلایا کہ وہ بنی اسرائیل کو یہ تحفہ مفت عطا کرے۔

توبہ کا مطلب یسوع مسیح کے متعلق انسانی اور فرسودہ تصورات کا تبدیل ہو جانا ہے اور یسوع مسیح کے وسیلہ خدا باپ کے ساتھ تعلق کی بحالی ہے۔ اس قسم کی برکات کا بیان پہلے ہی اعمال کی کتاب میں کیا جا چکا ہے جب ایک جنم کے لنگڑے کو اچھا کیا اُسے شفا بخشی گئی۔ اور یسوع مسیح کے ناصری کے نام سے اُس نے برکت پائی۔ یوں خدا ہر ایک شخص کی جسمانی اور رُوحانی کمزوریوں کو دُور کرنا چاہتا ہے۔

آج بھی ہر کوئی اپنے نظریات حیات کو تبدیل کر سکتا ہے تاکہ توبہ کرے اور یسوع مسیح کو اولیت دے۔ اُس کے وسیلہ سے توبہ کرے اور خدا کے ساتھ حقیقی زندگی کی وابستگی اختیار کرے۔ خدا باپ پر بھروسہ رکھے اور انجیل کی خوشخبری کو قبول کرے اور خداوند پر توکل رکھے۔

یہاں پطرس سب سننے والوں کو دعوت بھی دے رہا ہے کہ انہیں اپنے نظریہ حیات کو تبدیل کرنا چاہئے اور اُن سب خیالات کو بھی تبدیل کرنا چاہئے جو وہ یسوع مسیح کے بابت غلط تصورات میں پھنسے ہوئے ہیں۔

اور ہم ان باتوں کے گواہ ہیں اور رُوح القدس بھی جسے خدا نے اُنہیں بخشا ہے جو اُس کا حکم مانتے ہیں۔
(اعمال 5:32)

پطرس اور دوسرے رسول یسوع مسیح کی مصلوبیت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے گواہ ہیں۔ پہلے باب میں بارہوہ شاگرد چُھنے سے پہلے جب ابھی یسوع مسیح اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا تھا اُس وقت بھی یسوع نے ثبوتوں کے ساتھ اپنے آپ کو اُن پر زندہ ظاہر کیا۔ اور اس بات کا حکم دیا کہ وہ یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے گواہ ٹھہریں۔

یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنا اُن کے ایمان کا حصہ ہے۔ اور رسولوں کی منادی کا مرکزی مضمون بھی یہی ہے۔ اور اسی بات کی گواہی دینا اُن کی ذمہ داری تھی۔ چنانچہ انہوں نے یسوع مسیح کی بابت ان سچائیوں کی گواہی دی۔ اور رسولوں کے ساتھ ساتھ پاک رُوح بھی جو رسولوں کے اندر کام کر رہا تھا اور اُن کی مدد کر رہا تھا وہ بھی یسوع مسیح کے قیامت کا گواہ تھا۔

کیونکہ یسوع مسیح کے معجزات اور خدمت کے باعث پہلے ہی رسولوں کی زندگی اور کردار میں کافی تبدیلی واقع ہوئی تھی۔ اور اب پاک رُوح اس کام کے لئے اُن کی مدد کر رہا تھا۔

یسوع مسیح کے وسیلہ بھائی چارہ کی محبت کا فروغ ہو رہا تھا اور ہر شخص جو یسوع مسیح پر ایمان لاتے اس جماعت کا حصہ بن جاتا یوں یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث اور یسوع مسیح کی قیامت کو قبول کرنے کے باعث وہ یسوع مسیح کی قیامت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا گواہ بھی ٹھہرتا تھا۔

اور یہ پیغام یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اٹھنے کی خوشخبری کا بیان ہے۔ اور ہر وہ شخص جو یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اٹھنے کو قبول کرتا اور پاک رُوح کی نعمتوں کو حاصل کرتا ہے۔ اور اُس کا گواہ ٹھہرتا ہے۔

پس یہ نئی زندگی خدا تک رسائی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اور خدا کی برکات کو حاصل کرنے کا وسیلہ بھی۔ جس سے شفا، تبدیلی، قوت اور حفاظت میسر آتی ہے۔

وہ یہ سُن کر جل گئے اور اُنہیں قتل کرنا چاہا۔ مگر گملی ایل نام ایک فریسی نے جو شروع کا معلم تھا اور سب لوگوں میں عزت دار تھا اور عدالت میں کھڑے ہو کر حکم دیا کہ ان آدمیوں کو تھوڑی دیر کے لئے باہر کر دو۔ (اعمال 5:33-34)

رسولوں کی خدمت کے باعث خدا کا نام عزت اور جلال پارہا تھا کیونکہ وہ اپنی خدمت کو پورا کر رہے تھے۔ اگرچہ لوگوں کی نظر میں یہ نئی تعلیم تھے اور نئے عقائد کا پرچار تھا۔ لیکن درحقیقت یہ وہ کام تھا جو یسوع نے اپنے شاگردوں کے سپرد کیا تھا اور جو لوگوں کی نجات کے لئے ضروری تھا۔

کیونکہ اس نئے عہد کا مقصد توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی تھا۔ یہ بنیادی طور پر یسوع مسیح کی بادشاہی کی برکات تھیں۔ اور یہ حقیقی خوشی کا حصول تھا جو یسوع مسیح کی گواہی کے باعث اُنہیں میسر تھا۔

لوگ ان سے خوفزدہ تھے اور لوگ حسد سے بھر گئے تھے اور لوگوں نے رسولوں کے قتل کر دینا چاہا۔ شاید وہ ایک لمحہ بھی اُنہیں برداشت کرنے کو تیار نہ تھے۔

لیکن ایک فریسی اور شرع کے معلم گملی ایل نے انہیں ایسا نہ کرنے دیا وہ سب لوگوں میں عزت دار تھا۔ وہ ربی تھا۔ اور شریعت کا علم رکھتا تھا۔ یہودی تاریخ میں گملی ایل نہایت قابلِ عزت معلم کی حیثیت رکھتا تھا۔

یسوع مسیح کے زمانہ میں دو مکتبِ فکر پائے جاتے تھے ایک کو ہلہل کہتے اور دوسرے کو شیماع۔

ہلہل دراصل گملی ایل کا پوتا تھا۔ اور اس مکتبہ فکر کا لوگ انتہا پسند نہ تھے۔ اور گملی ایل نہایت سنجیدہ اور سمجھدار شخصیت کا حامل تھا وہ بولتے وقت فوراً آگ بھگولا نہیں ہوتا اور بولنے میں دھیما تھا۔

گملی ایل ایک خاص خدمت کا حامل تھا کہ وہ خواتین جن کو طلاق دینا مقصود ہوتا تھا وہ ان کی طلاق کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتا اور دونوں فریقین کے مابین صلح کے معاہدے کو قائم کرنے کی کوشش کرتا۔

شیماع مکتبہ فکر کے لوگ انتہا پسند تھے وہ سخت قسم کے روایات کے قائل اور پیروکار تھے اور ان کے عقائد میں کسی قسم کی کوئی لچک نہ تھی۔

گملی ایل کلیسیائی تاریخ میں بڑا اہم کردار کا حامل تھا۔ اور اُسے تمام مکتبہ فکر کے لوگوں میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ یہودی تاریخ میں ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُسے اچھائی کے اُستاد کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ یہی گملی ایل پولس رسول کا بھی اُستاد تھا۔ گملی ایل اپنی سخاوت اور تعلیمی نقطہ نظر میں بھی وسیع النظر تھا۔

گملی ایل اپنے خیالات کی وسعت کے باعث قابلِ قدر شخصیت ہے کیونکہ وہ فوراً انتشار پیدا ہونے نہیں دیتا تھا اور معاملہ کو نہایت خوش اسلوبی سے نمٹانے کی کوشش کرتا تھا۔

پھر اُن سے کہا کہ اے اسرائیلیو! ان آدمیوں کے ساتھ جو کچھ کہا چاہتے ہو ہوشیاری سے کرنا۔ کیونکہ ان دنوں سے پہلے تھیوداس نے اُٹھ کر دعویٰ کیا تھا کہ میں بھی کچھ ہوں اور تمہیں چار سو آدمی اُس کے ساتھ ہو گئے تھے مگر وہ مارا گیا اور جتنے اُس کے ماننے والے تھے سب پر اگندہ ہوئے اور مٹ گئے۔ (اعمال -36)

(35:5)

یہاں تھیوداس کا تاریخی واقعہ کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔ یہاں حوالہ میں اس کی کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی کہ اس کہانی کا مطلب تھا تھیوداس کے متعلق ہمیں کوئی خاص علم نہیں کہ اُس کا حسب و نسب کیا تھا۔ جہاں تک ہمیں تھیوداس کے متعلق علم ہے وہ ایک باغی شخص تھا اور اُس نے بغاوت کی اس تحریک میں اپنے ساتھ چار سو آدمیوں کو ملا لیا تھا۔ ان کی بغاوت بنیادی طور پر رومی حکومت کے خلاف تھی لیکن تھیوداس اور اُس کے ساتھی سبھی ہلاک ہوئے۔

گملی ایل اس تحریک کے متعلق بھی کچھ ایسا ہی خیال کر رہا تھا کہ جیسا کہ خود بخود وجود میں آئے ہو۔ شاگردوں کی تحریک مسیحائی تحریک تھی اور اس کا تعلق یسوع مسیح کی تعلیم اور زمانہ سے تھا۔ تاہم گملی ایل قابلِ عزت شخصیت تھی۔ اور تمام مکتبہ فکر میں معتبر شخصیت تھی۔

اس کے علاوہ بھی تاریخ میں ایسی شخصیات ہوئی ہوں گی جس طرح تھیوداس کا واقعہ تاریخ میں ہوا اور جیسا کے گملی ایل اس تحریک کو بھی خود سر تحریک خیال کر رہا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ مسیحی تحریک بھی ان ہی کے جیسی ایک تحریک ہے۔ اور اگرچہ یہ پھیل رہی ہے لیکن جلد ختم ہو جائے گی۔

اس شخص کے بعد یہوداہ گلیلی اسم نویسی کے دنوں میں اٹھا اور اُس نے کچھ لوگ اپنی طرف کر لئے۔
(اعمال 5:37)

یہوداہ گلیلی کا تعلق ۶ ورے قبل مسیحی سے ہے۔ اُس نے رومی حکومت کے خلاف بغاوت کی۔ اور وہ رومی حکومت کی مداخلت یا بنی اسرائیل پر اُن کے تسلط کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ جب اس کی بغاوت کا آغاز ہوا اُس وقت قیصر اوگوستس حکمران تھا اور اسی کے دور میں اسم نویسی ہوئی جب یوسف اور مریم اپنے آبائی گھرانے کے ایما پر اپنا نام لکھوانے کو گئے۔

گلیلی اس قسم کے انقلاب کے لئے سر فہرست رہا ہے۔ کیونکہ بہت سے معاشرتی اقدامات اور تحریک کا تعلق گلیلی سے ہی رہا ہے۔ اور یروشلیم بھی یہودیوں کے لئے اسرائیل کے مرکز کی حیثیت رکھتا تھا اور اُن کے لئے نہایت اہمیت کا حامل تھا۔

۔۔۔ وہ بھی ہلاک ہوا اور جتنے اُس کے ماننے والے تھے سب پر اگندہ ہو گئے۔ (اعمال 5:37)

تھیوداس اور یہوداہ دونوں میں ایک بات مختلف ہے۔ تھیوداس کی نسبت یہوداہ ایک نوجوان شخص زیادہ گرم مزاج اور رومی حکومت سے حاسد تھا۔ یہ یہوداہ زیلو تیس بھی کہلاتا تھا۔ یسوع مسیح کے شاگردوں میں سے بھی ایک شاگرد زیلو تیس کہلاتا تھا۔

یہوداہ گلیلی بھی ایک مقام پر اپنی طاقت اور اختیار کا برقرار نہ رکھ سکا اور اُس کے سب ساتھی پر اگندہ ہو گئے۔ سردار کاہنوں کو زیلو تیس بڑی جنونی لوگ دکھائی دیتے تھے اور اب شاید شاگردوں کے بارے میں بھی اُن کا نقطہ نظر یہی تھا۔

یہوداہ بنیادی طور پر ایک سیاسی جماعت تھی، اگرچہ رومیوں خلاف اُنہوں نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی لیکن اپنی طاقت کے بل پر وہ رومیوں کو تسخیر نہ کر سکے۔ سردار کاہن رسولوں کے بارے میں بھی کچھ ایسا ہی خیال کر رہے تھے۔

پس اب میں تم سے کہتا ہوں کہ ان آدمیوں سے کنارہ کرو اور ان سے کچھ کام نہ رکھو۔۔۔ (اعمال 5:38)

یہاں بالواسطہ طور پر گملی ایل یہ خطاب کر رہا ہے کہ ماضی میں بھی جن لوگوں نے لیڈر شپ کا دعویٰ کیا اور وہ سب ہلاک ہوئے۔ اگرچہ یہودی رسولوں سے خوش نہ تھے تو بھی گملی ایل نے سردار کاہنوں کو نصیحت کی کہ وہ ان سے کنارہ کریں۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ دو گروپ پہلے ہی اُٹھے اور خود بخود ختم ہو گئے تھے۔

۔۔۔ کیونکہ یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہے تو آپ برباد ہو جائیگا۔ (اعمال 5:38)

یونانی متن میں یہاں شرطیہ اندازِ بیان استعمال کیا گیا ہے یعنی اگر کا لفظ استعمال ہوا۔ کہ اگر یہ کام انسانی تحریک یا سوچ کی بنیاد پر ہے تو خود بخود ختم ہو جائیگا۔ یونانی زبان میں چار طرح سے شرطیہ فقرہ بولا یا لکھا جاتا ہے یہاں اُن چار میں سے ایک اندازِ بیان تحریر کیا گیا ہے۔ یعنی فقرہ کے پہلے حصہ میں اگر اور دوسرے میں تو لفظ استعمال کیا گیا۔

اس فقرہ کا اندازِ بیان ظاہر کرتا ہے کہ ہو سکتا ہے یہ کام خدا کی طرف سے ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کام خدا کی طرف سے نہ ہو۔

لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے۔ (اعمال 5:39)

یہاں شرطیہ اندازِ بیان کی ایک اور صورت استعمال کی گئی ہے۔ یعنی لفظ، لیکن، اور، تو استعمال کئے گئے ہیں۔ اگر یہ تحریک سچی اور خدا کی طرف سے ہے تو تم ان آدمیوں کو روک نہیں سکو گے۔

لیکن ایک بات غور طلب ہے کہ اس معجزانہ کام میں گملی ایل خدا کی شمولیت کو محسوس کر رہا تھا۔ ان سرگرمیوں میں وہ خدا کی مداخلت کو محسوس کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ اس آیت مذکورہ میں واضح طور پر کہتا کہ اگر یہ کام خدا کی طرف سے ہوا تو تم اُن کو مغلوب نہ کر سکو گے۔

سنہیڈرن بھی ایک بااثر جماعت تھی اور تمام مذہبی امور انہی کے ذریعہ سے پایہ تکمیل کو پہنچتے تھے۔ شاید گملی ایل نے شخصی طور پر اس تحریک میں خدا کی مداخلت کو محسوس کیا ہو گا۔ اور اُس نے اظہار کیا کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہوا تو تم ان کو مغلوب نہ کر سکو گے۔

--- کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو۔۔۔ (اعمال 38:5)

آیت کے اس حصہ میں ایک خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر یہ تحریک خدا کی طرف سے ہوئی تو تم خدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو گے۔ اور چونکہ وہ بھی خدا کی قدرت کو جانتے اور اُس سے واقف ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ ہم انسان کا مقابلہ تو کر سکتے ہیں لیکن خدا کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔

گملی ایل نے ایک بات اور اُن کو باور کرائی کہ کوئی شخص بھی خدا کے خلاف لڑ نہیں سکتا۔

انہوں نے اُس کی بات مانی اور رسولوں کو پاس بلا کر اُن کو پٹوایا اور یہ حکم دے کر چھوڑ دیا کہ یسوع کا نام لے کر بات نہ کرنا۔ (اعمال 40:5)

جب یسوع مسیح منادی کرتا اور معجزات کرتا تھا اُس وقت بھی اُسے یہودی سرداروں کی مزاحمت کا سامنا تھا۔ جب اُسے گرفتار کیا گیا اُسے کوڑے لگائے گئے۔ اور اُسے کوڑوں سے زخمی کر دیا گیا۔ یسوع کو لگائے گئے کوڑوں میں سے دو تہائی کوڑے اُس کی پشت پر لگائے گئے۔

پرانے عہد نامہ میں یہ تصور پایا جاتا تھا کہ جس کسی کو سزا دی جاتی، لوگوں کے سامنے یہ بات ثابت کی جاتی تھی کہ ملزم نے یقیناً خطا کی ہے۔ یہاں بھی رسولوں کو لوگوں کی نظر میں قصور وار ثابت کرنے کے لئے اُنہیں پٹا گیا۔

رائج الوقت قانون کے مطابق چالیس کوڑے کسی سوشل نافرمانی کے نتیجہ میں بالکل واجب سزا سمجھی جاتی تھی۔ پولس رسول کے تعلق سے بھی کوڑوں کی مار کھانے کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن کوڑوں کے باعث بھی رسولوں کی خوشی میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہ ہوتی تھی۔

پس وہ عدالت سے اس بات پر خوش ہو کر چلے گئے کہ ہم اُس نام کی خاطر بے عزت ہونے کے لائق تو ٹھہرے۔ (اعمال 5:41)

انسانی اخلاقیات میں بے عزتی کوئی معمولی بات نہیں کوئی شخص بھی اپنی بے عزتی کروانا نہیں چاہتا۔ لیکن سزادینے والے اور صاحب اختیار ہر طرح سے مضبوط اور قابلِ قدر سمجھے جاتے تھے۔ پس انہوں نے رسولوں کو اپنے نقطہ نظر سے غلط پایا۔ اور انہوں نے اس سے زیادہ کچھ نہ کیا کہ انہوں سوشل ایکٹ کے تحت سزادی جائے۔

لیکن یہ لوگ بنیادی طور پر یسوع مسیح پر ایمان رکھتے تھے اور انہوں نے مسیح کی محبت میں دکھ برداشت کیا کہ ہم اس نام کی خاطر بے عزت ہونے کے لائق تو ٹھہرے۔ رسولوں نے اس بات کو اپنے لئے فخر سمجھا۔

اور یہ بات یسوع مسیح کی پیشین گوئی کے مطابق تھی کیونکہ پہاڑی وعظ میں یسوع نے فرمایا کہ لوگ تم کو لعن طعن کریں اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں لیکن تم مبارک ہو گے۔ کیونکہ اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے اسی طرح ستایا تھا۔

پس رسولوں نے پہچانا کہ یہ وہی بات ہے جو یسوع مسیح نے اس وقت کے بارے میں ارشاد فرمائی ہو گی۔ اور انہوں نے اپنے حق میں اس بات کو عزت افزائی کی بات سمجھا کہ یسوع نام کی خاطر بے عزت ہونے کے لائق تو ٹھہرے۔ یسوع مسیح کے نام سے منادی کرنا اور اُس کی قیامت اور نجات کی گواہی دینا تو شاگردوں کی خدمت کا لازمی جُز تھا پس وہ کیسے اس نام کو چھوڑ سکتے تھے۔

وہ روح القدس کی مدد سے یسوع مسیح کے معجزات اور اُس کی قدرت کے گواہ تھے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یسوع مسیح کے ارشاد اور تعلیم اُن کی خدمت کا مرکزی حصہ تھی۔

رسول اگرچہ ایک بار یسوع مسیح کے نام کی خاطر دکھ اٹھا چکے تھے تاہم اُن کے کردار یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے موقف اور خدمت گزاری کے کام کو پورا کریں گے۔ اور یسوع مسیح کے الفاظ سے بھی مراد تھا کہ وہ نبیوں کی طرح انہیں نہ صرف ایک ہی بار بلکہ بارہا دفعہ اس قسم کے حالات کا سامنا کرنا ہو گا۔ اور رسول بھی اس بات کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

عدالت کی طرف سے جو کچھ اُن کے ساتھ کیا گیا وہ اس بات سے ذرا بھی خوفزدہ نہ تھے۔ تاہم وہ عدالت اور صدر عدالت والوں سے بالکل بھی خوفزدہ نہ تھے اور وہ یسوع نام کی خاطر سب کچھ کرنے کو بالکل تیار تھے اور بالخصوص خدمت کے اُس حصہ کو جو اُن کے سپرد کیا گیا تھا۔

کیونکہ یسوع نام کی منادی کرنے کا یہ کام اُن کی خدمت کا حصہ تھی۔ کیونکہ اُن کا عزم تھا کہ آدمیوں کی نسبت خدا کا حکم ماننا اُن کے لئے زیادہ ضروری تھا۔

اور وہ ہیکل میں اور گھروں میں ہر روز تعلیم دینے اور اس بات کی خوشخبری سنانے سے کہ یسوع ہی مسیح ہے باز نہ آئے۔ (اعمال 5:42)

گرفتار ہونے کے بعد بھی انہوں نے خوشخبری سنانا جاری رکھا۔ کیونکہ جب وہ قید میں تھے تو فرشتہ نے ان سے کہا کہ جاؤ اور اس زندگی کی سب باتیں لوگوں کو سناؤ۔

اب وہ نہ صرف ہیکل میں بلکہ بلکہ گھروں میں بھی جا کر خدا کی خوشخبری سنانے لگے۔ اور انہوں نے خوشخبری کا کام دور و نزدیک کے علاقوں میں بھی کیا۔ خدا کے بیٹے یسوع مسیح کو بھی اسی لئے بھیجا اور مخصوص کہا گیا تھا کہ لوگوں کو خوشخبری دے اور ان کی نجات کا کام کرے۔ یہ خدا باپ کی طرف سے عطا کئی ایک ذمہ داری تھی جو یسوع مسیح کے سوچی گئی تھی۔

اب رسول بھی یسوع مسیح کے پیروکار ہونے کے ناطے اس کام کے ذمہ دار تھے کہ خوشخبری کا کام کریں۔

پطرس نے اس خطبہ میں بھی جو اُس نے سردار کاہنوں کے سامنا دیا یہی اقرار کیا کہ یسوع مسیح مالک اور منجی ہے۔ اور وہی زندگی کا مبداء ہے جسے تم نے قتل کر دیا۔ کیونکہ اس بات سے یہودی بہت تلمائے تھے کہ تم اُس کا خون ہماری گردنوں پر رکھنا چاہتے ہو۔

پس رسولوں اُس کے بادشاہ ، نجات دہندہ اور صاحب اختیار ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خدا کی خلقت کا مبداء تسلیم کرتے ہیں۔

اعمال کی کتاب میں اب تک دو دفعہ اس بات کا اظہار کیا گیا کہ یسوع مسیح مالک اور منجی ہے اور یسعیاہ ۶۰ ویں باب میں بھی اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یسوع مسیح خداوند اور منجی ہے اور پیشین گوئیوں اور خدا کے علم سابق کے عین مطابق ہے کہ وہ نجات دہندہ کے طور پر اس جہان میں کام کرے۔

اس کے علاوہ یسعیاہ ۶۲ اور ۶۶ میں اس بات کا ذکر ہے کہ خداوند کی نجات تم تک پہنچی ہے۔ اور یوں بنی اسرائیل اور اقوام عالم کے لئے نجات کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

یسعیاہ کے علاوہ زکریا کی کتاب میں بھی پیشین گوئی کی گئی تھی کہ دیکھ تیرا بادشاہ آتا ہے اور بنی اسرائیل کی نجات آتی ہے۔ وہ گدھے پر سوار ہے بلکہ لادو کے بچے پر۔

پس پیشین گوئیوں سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ بادشاہ، صاحب اختیار اور حاکم اعلیٰ ہے۔ پس یہ اس بات ہے کہ اظہار ہے کہ کوئی ایسی ہستی ہے جو انہیں ان کے گناہوں سے نجات دے سکتی ہے، انہیں بچا سکتی ہے اور ابدی زندگی عطا کر سکتی ہے۔

اور بالآخر غیر اقوام کے لئے بھی وہ نجات کا بانی ثابت ہوا۔ اس لئے وہ یسوع کی خوشخبری دینے سے باز نہ آئے کہ یسوع ہی مسیح ہے اور اس کے لئے انہوں نے دورو نزدیک کے علاقوں میں اس بات کی منادی کی۔ اور نہ صرف ہیکل میں بلکہ گھروں میں بھی اس بات خوشخبری کا پرچار کیا۔

ان دنوں میں جب شاگرد بہت ہوتے جاتے تھے تو یونانی مائل یہودی عبرانیوں کی شکایت کرنے لگے۔۔۔

(اعمال 1:6)

بعض ایسے یونانی مائل یہودی تھے ان میں بعض کہانت کے عہدہ پر بھی فائز رہ چکے تھے۔ جس طرح زکریاہ جو کہ یوحنا پتسمہ دینے والے کا باپ تھا۔ اور زکریاہ خدا کے گھر میں اپنی باری پر کہانت کا کام انجام دیتا تھا۔

اس کے علاوہ سردار کاہن بھی ہوتے تھے لیکن ہیپکل کی بڑی اور اہم ذمہ داریاں سنبھالنا اُن کا کام تھا۔ اور اہم تہواروں پر یہودیوں کی نگہبانی کرنا اُن کی ذمہ داری تھی۔

چھٹے باب میں کلیسیا میں ایک اور مسئلہ پیدا ہوا اور یہ مسئلہ معاشرتی مسئلہ تھا۔ کیونکہ کلیسیا میں کلام کی منادی اور خدمت کے ساتھ ساتھ بعض معاشرتی خدمات بھی انجام دی جاتی تھی جس کے مطابق معاشرتی قدروں کو مد نظر رکھتے ہوئے ضرورت مندوں کی داد رسی بھی کی جاتی تھی۔

یہاں یونانی مائل یہودیوں سے مراد وہ لوگ ہیں، وہ ایسے یہودی تھے جو پیدائشی طور پر یہودی تھے لیکن مسیحیت قبول کر چکے تھے اور یونانی بولتے تھے اور عام روزمرہ بول چال میں بھی یونانی زبان ہی اختیار کر چکے تھے۔

بعد ازاں جب پولس رسول نے منادی کا کام شروع کیا تو اُس نے بھی یونانی زبان کا اختیار کی اور یونانی میں ہی خطوط تحریر کئے۔ وہ صاحب علم تھا اور فریسیوں کا فریسی۔

--- اسلئے کہ روزانہ خبر گیری میں اُن کی بیواؤں کے بارے میں غفلت ہوتی تھی۔ (اعمال 1:6)

یہاں دو گروپوں کا ذکر ملتا ہے ، ایک وہ تھے جو یونانی بولنے والے مسیحی تھے اور دوسرا گروپ وہ تھا جو عبرانی یا ارامی زبان بولتے تھے۔

آیت مذکورہ میں کلیسیا میں پیدا ہونے والے مسئلے کی شکایت یونانی مائل یہودیوں نے کی۔ یہ کلیسیا میں تعداد میں کم تھے۔ لیکن انہوں نے اس بات کلیسیا کو زیادہ سوشل سرگرمیوں میں اُلجھنے کی بجائے یہ نصیحت کی کہ وہ عیدِ پنتکست کے واقعہ کو یاد رکھیں اور اُس اہم کام کو نہ بھولیں جو اُنکے سپرد کیا گیا ہے۔

یہ فلسطین کی سر زمین تھی اور کلیسیا میں ضرورت مندوں کے لئے روزانہ خوراک تقسیم کی جاتی تھی۔ یہ وہ امداد تھی جو بالخصوص بیواؤں کو تقسیم کیا جاتا تھا۔ اس قسم کی امداد دو طرح سے پیش کی جاتی تھی، ہر روز اُن بیواؤں کو کھانا مہیا کیا جاتا تھا۔ اور اس کے علاوہ ہفتہ وار امداد بھی دی جاتی تھی جس میں کپڑے اور گوشت اور اشیائے خورد و نوش دی جاتی تھیں۔ اور ہفتہ وار امداد ہیکل میں جمع کر کے دی جاتی تھی۔

اب عبرانی مائل یہودی ہیکل میں کی جانے والی خدمات میں زیادہ محو تھے اور بالخصوص وہ ہیکل کے ذریعہ سے کی جانے والے امداد کے کام میں مصروف ہو رہے تھے۔ یوں مسیحیت میں داخل ہونے والے ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو خیال رکھا جاتا تھا۔

معاشرتی خدمت کے لئے لوگ اپنی زمینیں بیچ کر رسولوں کے قدموں میں لا کر رکھ دیتے تھے۔ اور کلیسیا میں بڑا چین تھا اور ہر ایک ضرورت پوری کی جاتی تھی۔ اسی میں بیواؤں کی خاص خدمت کی جاتی تھی۔ رسولوں اور خدمت گزاروں کی اکثریت انہی کاموں میں محو ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن بعض چند اشخاص نے اس

بات کی شکایت کی۔ ان کا موقف یہ تھا کہ اس اہم کام میں کمی نہ کی جائے جو ہمیں سونپا گیا اور جس کا تعلق پینتکست سے ہے۔ یعنی یہ کہ ہمارے کام میں توازن پایا جائے۔

یہاں زبان کے اعتبار سے تقسیم کئے گئے دو گروپوں میں ایک نے اس بات کی اہمیت پر اور زور دیا کہ انہیں گھر گھر جا کر اور ہیپکل میں اور دو نزدیک خوشخبری کے کام کو مسلسل جاری رکھنا چاہئے۔

اور اُن بارہ نے شاگردوں کی جماعت کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مناسب نہیں کہ ہم خدا کے کلام کو چھوڑ کر کھانے پینے کا انتظام کریں۔ (اعمال 2:6)

یہاں بارہ شاگردوں نے رسولوں کی جماعت کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ ہمارا اولین مقصد اور ہماری اولین ترجیح خدا کے کلام کی گواہی پیش کرنا ہے۔ کلیسیا میں کام کے اعتبار سے مختلف ذمہ داریاں ہو سکتی ہیں لیکن ہمیں اس اہم ذمہ داری پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے جس کے ہم بلائے گئے ہیں۔ کہ ہم خدا کے کلام کی خوشخبری سنانے سے باز نہ آئیں اور نہ ہی یہ کہ ہم بعض دوسری ذمہ داریوں میں زیادہ مصروف ہو جائیں کہ جس سے خدا کے کلام کی خوشخبری میں حرج آئے۔

پس اے بھائیو! اپنے میں سے سات نیک نام شخصوں کو چُن لو جو رُوح اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں کہ ہم اُن کو اس کام پر مقرر کریں۔ (اعمال 3:6)

یونانی ماٹل یہودی اور عبرانی اور ارامی بولنے والے مسیحی سب جمع ہوئے اور اُن کے درمیان یہ متفقہ فیصلہ ہوا کہ ہم اُن میں سے سات لوگوں کو سوشل کام کے لئے مقرر کریں۔ وہ رُوح اور دانائی سے معمور ہوں اور اُن کے اس کام کی ذمہ داری دی جائے۔

ان انتخاب کئے جانے والے لوگوں کے لئے لازمی شرط رُوح اور دانائی سے معمور ہونا ہے۔ دانائی ایک عملی نیکی ہے۔ کیونکہ نعمتوں کے ساتھ ساتھ خدا کے رُوح کام کو پورا کرنے کے لئے حکمت اور دانائی بھی عطا کرتا ہے۔ میں اپنی ذات کی حد تک بھی سمجھتا ہوں کہ ہم بہت دانا نہیں ہوں لیکن خدا نے جو کام میرے سپرد کیا ہے اُس کو کرنے کے لئے وہ مجھے حکمت عطا کرتا ہے۔

یہاں ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے شاگردوں نے بھی ایسے لوگوں کا انتخاب ضروری سمجھا جو پاک رُوح اور حکمت سے معمور ہوں۔ کیونکہ پاک رُوح سے معمور ہونے اُن کے اچھے کردار کے لئے بہت ضروری تھا۔ یہ یہودی مکمل طور پر ہیپکل کے اندر انجام دی جانے والے خدمات میں محور پتے تھے۔ اور ہیپکل کے دائرہ کار میں آنے والی خدمات انجام دیتے تھے۔

آپ کو یاد ہو گا کہ ایک دفعہ یسوع مسیح نے کاروباری لوگوں کو ہیپکل سے باہر نکال دیا تھا اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں اُلٹ دی تھی۔ کیونکہ جو کچھ ہو رہا تھا اُس کا مقصد محض مال و دولت تھا، کسی کی مدد کرنا نہ تھا۔

پس ایک اچھی اور مثبت مثال قائم کرنے کے لئے یسوع مسیح کے شاگردوں نے ہیپکل میں فلاحی کام کی اچھی بنیاد ڈالی۔

اب جب یونانی مائل یہودیوں نے اس بات پر غور کیا تو اس کے متعلق بات چیت کی کہ اکثریت اسی کام میں محو ہے۔ جب کہ ہمیں خداوند کے کلام کی خدمت کرنا جاری رکھنا چاہئے کیونکہ وہ اولین ذمہ داری ہے۔ یہاں کچھ درست نہیں ہو رہا تھا کیونکہ رسولوں کے کام میں توازن نہیں رہا تھا۔ اور کسی ایک کام پر زیادہ توجہ دی جا رہی تھی۔

لیکن ہم تو دُعا میں اور کلام کی خدمت میں مشغول رہیں گے۔ (اعمال 4:6)

یہاں وہ از سر نو یاد کرتے ہیں کہ ہماری خدمت اور بلاہٹ محض اسی کام تو نہیں بلکہ ہماری بلاہٹ تو خدا کے کلام کی گواہی پیش کرنا ہے۔

اب جتنے لوگ مسیحیت میں شامل تھے۔ خواہ وہ یونانی مائل یہودی تھے، یا عبرانی یہودی تھے یا غیر اقوام میں سے مسیحیت میں داخل ہونے والے ہر ایک کی یہی ذمہ داری تھی کہ وہ خدا کے کلام کے گواہی پیش کرے۔ اور خدا کی بادشاہی کے لئے کام کرے۔

پس اسی لئے یہ فیصلہ ہوا کہ اپنے میں سے سات نیک نام شخصوں کو چُن لو جو رُوح اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں کہ ہم اُن کو اس کام پر مقرر کریں۔

شاگردوں میں سے سات لوگوں کو انتخاب ہوا کہ وہ سوشل کام کریں۔ اور بیواؤں کی خبر گیری کریں۔ عقل مندی اور حکمت اور دانائی کا تعلق انسان کے عملی کردار سے ہوتا ہے جس میں اُس کی حکمت کی خوبی عیاں

ہو جاتی ہے اور کیونکہ وہ اُس حکمت اور دانائی کو اُس وقت بروئے کار لاتا ہے جب اُسے کوئی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔

حکمت انجیلی تعلیم کے مطابق خدا کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک ہے۔

حکمت کا حصول اور پاک رُوح کی نعمتوں کا حصول از بس ضروری ہے کیونکہ کوئی خادم خدا کی خدمت رُوح اور رُوحانی نعمتوں کے بغیر نہیں کر سکتا۔ پس اُسکا کام کرنے کے لئے دونوں باتیں لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ رُوح مددگار ہے جو سنبھالتا ہے اور نگہبانی کرتا ہے۔

حکمت اور دانائی کا تعلق انسانی اور رُوحانی ہر دو طرح کے کردار سے ہے۔ کیونکہ عملی کردار سے ہی شخصیت ہی پہچان ہوتی ہے اور درخت پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔

یہاں تک تو ہم عمومی بات کر رہے تھے لیکن یہاں مذکورہ آیت کے تعلق سے حکمت اور رُوح کی معموری کا تعلق اُس اہم کام سے ہے جو سات نیک نام شخصوں کو چُن کر اُن کے سپرد کیا جانا تھا۔

کیونکہ خنیاہ کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ وہ رُوح اور حکمت سے معمور نہ تھا، پس اُن نے اپنی سوجھ بوجھ سے اپنے لالچ کی بنا پر اپنے آپ کو نقصان پہنچایا۔ اور یہاں تو ایک اہم ذمہ داری سونپی جا رہی اسلئے حکمت اور رُوح کی معموری کا حصول بہت ضروری ہے۔

پاک رُوح کی معموری کا سب سے اہم طریقہ یہ ہے کہ باقاعدہ بائبل مقدس پڑھیں اور دُعا کریں تب آپ روز بروز ایمان میں مضبوط اور رُوح القدس سے معمور ہوتے جائیں گے۔ پس اس اہم خدمت کو انجام دینے کے لئے پاک رُوح کی معموری اور حکمت کے حصول کی توقع کی گئی۔

رسولوں کی طرف سے جن اشخاص کو چنا جانا تھا درحقیقت وہی خدا کا انتخاب ٹھہرا۔ کیونکہ رسولوں میں خدا کا رُوح کام کرتا تھا اور وہ جانتے تھے کیونکہ پاک رُوح اُن کی رہنمائی کر رہا تھا کہ کون خدا کی اس خدمت کا لائق ہیں۔

خدا علیمِ کُل ہے وہی نعمتیں اور برکتیں عطا کرتا ہے وہ بہتر جانتا ہے کہ کون کیا کر سکتا ہے؟ پس خدا ہی اس اہم کام کے لئے اُن لوگوں کا انتخاب رسولوں کو دینے والا تھا تاکہ خداوند خدا کی خدمت کریں۔ وہ جانتا ہے کہ کون کس خدمت کے لئے مناسب ہے؟ وہی خدا تمام انتظامات کو سنبھالتا ہے وہی دنیا کا نظام چلاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کیا بہتر ہے؟ وہ حاکمِ اعلیٰ ہے۔ وہی رُوحانی جنگ کے لئے قوت دیتا اور تیار کرتا ہے۔ اور پاک رُوح کے وسیلہ سے خدمت کے تقرری کی جگہ رہنمائی کرتا ہے۔

پس شاگردوں میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ ہم دُعا اور کلام کی خدمت کی اہم ذمہ داری کو نظر انداز نہ کریں۔ یسوع مسیح نے بھی اپنی خدمت میں دُعا کی لیکن یسوع مسیح کی دُعا کا مقصد ہر اہم کام کو کرن سے پہلے خدا کی مرضی جاننا ہوتا تھا پس وہ دُعا میں وقت گزارتا تھا۔

یہاں رسولوں کی دُعا کو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ، پہلی بات کہ وہ خدا کی مرضی جاننے اور خدا کی مرضی پوری کرنے کی دُعا کرتے ہوں گے۔ اور پھر ایک گروپ کی صورت میں اکٹھے ہو کر بھی دُعا کیا کرتے تھے اور تیسری بات کہ جیسا لکھا ہے کہ وہ گھروں میں روز بروز جاتے اور خوشی اور کرتے اور روٹی توڑتے اور سادہ دلی سے کھاتے تھے۔ یوں رسول خاندانی دُعا یہ زندگی بھی گزارتے تھے۔ اور دوسرے خاندانوں کے ساتھ مل کر بھی خدا کی شکر گزاری کی دُعا کیا کرتے تھے۔

یسوع مسیح نے یروشلیم کے لئے دُعا کی۔ اسی طرح رسول بھی تمام ایمانداروں ، کلیسیا اور ضرورت مندوں کے لئے دُعا کیا کرتے تھے۔

یہ بات سب کو پسند آئی پس انہوں نے ستفنس نام ایک شخص کو جو ایمان اور رُوح القدس سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ (اعمال 6:5)

ستفنس نوجوان شخص تھا ، ستفنس کا معنی تاج ہے ۔ پس ستفنس بھی کلیسیا میں شامل اور خدا کی خدمت کے لئے مقرر ہوا کہ وہ اپنی دوڑ دوڑے اور اُس جلالی تاج کو حاصل کرے جو خداوند نے اُس فتح مند لوگوں کے لئے تیار کیا ہے۔

ستفنس ایک ایسا شخص تھا جو رُوح القدس سے معمور تھا۔ اور وہ اپنے نام کی خوبی کی مانند خدا کے جلالی تاج کو حاصل کرنے کے لئے پُنا گیا۔ وہ خدا کی خدمت کی رویا رکھتا تھا اور اُس کے لئے بالکل مستعد جو اُسے سونپا گیا تھا۔

اور فلپس اور پُر خُرس اور نیکا نُور اور تیمون اور پرمناس اور نیکلاؤس کو جو نو مُرید یہودی انطاکی تھا چُن لیا۔
(اعمال 5:6)

ستفنس ابتدائی کلیسیا کے لئے ایک نمونہ بنا۔ اس کے بعد فلپس کا ذکر آتا ہے اُس کے چار بیٹیاں تھیں۔ اعمال کی کتاب میں اس کے متعلق کئی بار ذکر آیا ہے۔ اور خدا اس کو ایک اور خدمت کے لئے استعمال کر رہا تھا اور وہ یہ تھی کہ یہ انصاف پسند شخص تھا۔ اس کے علاوہ باقی لوگوں کی تاریخ اور حسب و نسب کے متعلق ہم نہیں جانتے۔ لیکن ان میں سے آخری شخص ایک یہودی انطاکی تھا وہ غیر قوم سے تھا۔ پہلے وہ یہودی ہوا پھر اُس نے یہودیت سے مسیحیت کو قبول کیا پس اسے یہودی مسیحی کہہ سکتے ہیں۔

یہ کوئی مسئلہ کی بات نہیں کیونکہ اس کتاب کا لکھاری لُوقا بھی غیر قوم شخص تھا۔

اب ان سات نیک نام شخصوں کو چُنا گیا اور انہیں وہ ذمہ داری سونپی گئی جس میں فلاحی خدمت کا حصہ شامل تھا۔ اور باقی رسولوں نے اس اہم کام کو جاری رکھا جو انہیں کلام کی منادی کرنے اور گواہی دینے کے لئے سونپی گئی تھی۔

خدا نے بھی رسولوں کے اس فیصلہ کی تائید کی کہ وہ فلاحی کام کے لئے اُن سات لوگوں کو انتخاب کر کے یہ کام اُن کے سپرد کریں اور خود خدا کے کلام کی خدمت کریں۔

ان رسولوں میں زبان کے اعتبار سے ملے جُلے لوگ تھے، اکثریت اُن لوگوں کی تھی جو عبرانی بولتے تھے اور بعض یونانی اور ارامی بولنے والے بھی تھے۔

یہ خدا کی قدرت کی بڑی خوبصورت گواہی ہے کہ وہ اپنے جلال کے لئے ایسی حکمت اور دانائی عطا کرتا ہے اور اپنے کام کو منظم طور پر کرنے کے لئے قوت دیتا ہے۔ یہاں خدا کی یہ مرضی ظاہر ہوتی ہے کہ خدا فلاحی خدمت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہتا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ ضرورت مندوں کی حاجتیں رفع کی جائیں۔

اور انہیں رسولوں کے آگے کھڑا کیا انہوں نے دُعا کر کے اُن پر ہاتھ رکھے۔ اور خدا کا کلام پھیلتا رہا اور یروشلیم میں شاگردوں کا شمار بہت ہی بڑھتا گیا اور کاہنوں کی بڑی گروہ اس دین کے تحت میں ہو گئی۔

(اعمال 6:7)

نئے عہد نامہ میں یہ پہلا موقع ہے جب کسی پر ہاتھ رکھے جا رہے ہیں اور ہاتھ رکھ کر دُعا کی جا رہی ہے۔

جب یسوع مسیح بچہ تھا اُسے ہیپکل میں لے جایا اور اُس کے حق میں خدا کے نام سے برکت کے الفاظ کہے گئے۔ اسی طرح یہاں ان سات لوگوں پر بھی ہاتھ رکھ کر دُعا کی جا رہی ہے جس سے مراد ان کی مخصوصیت ہے۔ دراصل یہ برکت اور مخصوصیت کی رفاقت اور میٹنگ ہے۔ جس میں چنے گئے اشخاص کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اُس ذمہ داری اور خدمت کو پورا کریں جس کے لئے اُنکا چناؤ ہوا ہے۔ اس کو ہم تقرری کہہ سکتے ہیں۔ ہم انہیں چرچ ڈیکن نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ ان کی ذمہ داریاں اس سے کچھ فرق ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کی یہ خدمت فلاحی خدمت ہے اور اس کو ہم ڈیکن کی خدمت شمار نہیں کر سکتے۔ بعض جگہوں پر یہ خدمت بھی ڈیکن کی خدمت معلوم ہوتا ہے لیکن جب غور کریں تو ڈیکن کی خدمت اس سے مختلف ہوتی ہے۔

پس ہم یہاں ان لوگوں کو خدا کے انتظام کے تابع دیکھتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے کام کے لئے بلایا ہے۔

یوں خدا کے کلام پھیلتا گیا۔ اور یروشلیم میں یہ عقیدہ پھیلتا ہے کہ یسوع مسیح مالک اور منجی ہے۔ اور خدا کا کلام جغرافیہ اعتبار سے تاریخی اعتبار سے پھیلنے لگا اور کلیسیا ترقی کرنے لگی۔

یہ کلیسیا کے لئے خدا کی برکت تھی کہ کلیسیا کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا اور لوگ روز بروز کلیسیا میں شامل ہونے لگے۔ اور نہ صرف عام لوگ بلکہ یہودی سردار کاہنوں کی ایک بڑی تعداد مسیحیت میں داخل ہو گئی۔ اور اس ایمان کے تابع ہو گئی۔ پس وہ سب کلیسیا کے معاون بن گئے اور یسوع مسیح کے جلال کے لئے اُس کے نام سے کلام اور کام کرنے لگے۔

اب کلیسیا میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگ شامل ہو گئے، کاہن، مردو خواتین، غیر اقوام کے لوگ، یونانی مائل یہودی، یہودی انطاکی اور گلیل کے مچھیرے جنہیں خدا نے آدم گیر بنا دیا۔

اور خدا کا کلام بحرِ اوقیانوس کے آس پاس کے سب علاقوں میں پھیلنے لگا۔ اور یہودیوں میں سے بھی لوگ یہودیت کو چھوڑ کر مسیح یسوع کے پاس آئے اور اُس پر ایمان لائے۔

بہت سے بیماروں کو بد رُوح گرفتہ لوگوں کو شفا بخشی گئی اور اس برکت کے وسیلہ سے بہتوں نے یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا۔ ہم بھی اپنے تمام معاملات کو خدا کے سپرد لاتے ہیں۔ اگر ہم خدا کے نام کے وسیلہ سے بڑھتے اور ترقی کرتے ہیں تو ہمیں کسی قسم کے مسئلہ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم یقیناً خدا کے نام میں ترقی کرتے اور بڑھتے جاتے ہیں۔

ہمیں خدا نے یسوع مسیح کی شبیہ کی مانند بنایا ہے۔ یہ بات ہم اس ایمان کے تحت کرتے ہیں جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیں عطا کیا گیا ہے۔

یہاں ہمارے لئے ستفنس کی ایک بہت خوبصورت مثال پیش کی گئی ہے۔ وہ ہمارے لئے خدمت گزاری کا ایک نمونہ ہے جو ساتوں اشخاص میں سے ایک تھا جنہیں خدا نے اپنی خدمت کے لئے بلایا۔

پورے یروشلیم میں رسول خدمت گزاری کا کام کر رہے تھے اور وہ یروشلیم کو خدا کے پاک کلام کے وسیلہ سے روحانی طور پر جیت رہے تھے۔ یہاں پاک رُوح کی آؤٹ ریچ کام کی بہترین مثال نظر آتی ہے۔ کیونکہ پاک رُوح رسولوں میں کام کر رہا تھا اور خدا کا کلام پھیل رہا تھا۔ یوں پاک رُوح کے وسیلہ سے خدا نے اپنے لئے نئی ہیکل تیار یعنی کلیسیا کیونکہ خدا پاک رُوح کی صورت میں اُن میں سکونت کرنے لگا۔

رسولوں کا کام صرف گواہی دینا تھا اور نتیجتاً خدا کا مقدس اور ہیکل خود بخود تعمیر ہو رہا تھا۔ یعنی کلیسیا بڑھ رہی تھی، روز بروز ایمان اور تعداد میں ترقی کر رہی تھی۔

یہ سب کچھ یسوع مسیح کے نام سے ہوا کیونکہ وہ بنیادی اور زندہ پتھر ہے۔ کیونکہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ اور یوں کلیسیا یسوع مسیح کے نام میں بڑھتی جاتی تھی۔ یہ ابتدائی کلیسیا کی ترقی کی کس قدر خوبصورت شروعات ہے۔

آئیں ہم دُعا کریں۔

خداوند ہم طرح کیسے شکریہ ادا کریں کیونکہ تُو نے ہمیں توبہ کا تحفہ عطا کیا ہے۔ اس سے ہمیں اپنی زندگی کا مقصد اور امید ملتی ہے۔ اس سے ہمیں آزادی ملی ہے جو تُو نے عطا کی ہے۔ ہم تجھے دیکھتے ، جانتے اور اپنے دلوں کو تیری طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ہم پاک رُوح کی نعمتوں کے لئے وسیلہ سے تیری خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تجھے ہر روز پکارتے ہیں کہ تُو شب و روز ہماری زندگی میں اپنا کام کرے۔ ہم توبہ کریں، تیرے ساتھ رفاقت رکھیں اور تیرے نام میں بڑھتے جائیں۔ اور تیرے نام کے سبب سے خوشی منائیں۔ ہم گناہوں سے معافی اور آزادی کے حصول کے لئے تیرا بے حد شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم تجھ سے منت کرتے ہیں کہ تُو ہماری زندگی کو پاک صاف کر دے۔ ہم تیرے زندہ کلام کے لئے تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم ابتدائی کلیسیا کے لئے تیرا شکریہ بجا لاتے ہیں اور اس کام کے لئے بھی جو تُو ہمارے لوگوں کے درمیان کر رہا ہے۔ ہم تمام دیکھی اور اندیکھی برکات کے لئے تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں، دُعا گو ہیں کہ ہماری زندگی میں تیری برکات کا نزول جاری رہے۔ ہم کلیسیا کے تعمیر کے لئے تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں جسے تُو نے اپنی دُسن کا رُتبہ عطا کیا ہے۔ ہم تیری محبت ، احساس اور شفقت کے لئے تیرے شکر گزار ہیں۔ ہم یسوع مسیح کے شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارا دُلہا ہے۔ اور ہم اُس کی دُسن ہیں۔ اے خداوند! ہم دُعا گو ہیں کہ ہم تیرے فضل میں ترقی کریں اور تیرے نام میں بڑھتے جائیں۔ کیونکہ تُو نے ہمیں اپنے جلال کے لئے خلق کیا ہے۔ ایک بار پھر تیرے کلام کے لئے اور ایک دوسرے کے باہمی رفاقت اور محبت کے لئے ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہم اُن سبھوں کے لئے دُعا گو ہیں جو اپنے گھروں میں ہیں، سفر میں ہیں ، خدمت میں ہیں یا جو کچھ بھی کر

رہے ہیں سب کی مدد اور حفاظت کر۔ ہم اُن کی زندگیوں کے لئے تیری محبت مانگ لیتے ہیں تیری محبت اُن کے دلوں میں سرایت کرے۔ ہمیں بحال کرنے کے لئے تو ہمیں چھو دے۔ تیری عطا کردہ آزادی اور شفا اور اس خدمت کے لئے شکر یہ ادا کرتے ہیں جو تو نے ہمارے سپرد کی ہے۔ جو تجھ سے دُور ہیں اُن پر رحم کر اپنے ساتھ چلنے کا فضل عطا کر۔ تاکہ باقاعدہ تیری رفاقت میں رہیں۔ اور ایمان میں ترقی کرتے جائیں۔
ہم تیرے بیٹے یسوع مسیح کے نام میں یہ دُعا مانگتے ہیں۔ آمین

اے خُداوند تُو بے حد رحیم خُدا ایں۔ اسی اپنے چنگے بھائی گلن دے لئی وی تیرا شکر ادا کردے آں۔ تے اوہناں ساریاں لوکاں دے لئی وی تیرے شکر گزار آں جیہڑے تیرے پاک کلام نوں سُنن نوں موجود نے۔ اسی تیرے توں ایہہ منت کردے آں پئی تُو اپنے حیران کر دیوں والے کلام دے نال ساڈیاں دلاں نوں بھر دے۔ رفاقت توں پہلاں ایس سوہنے ویلے دے لئی اسی تیرا شکر ادا کردے آں۔ اسی تیریاں ساریاں برکتان دے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ منت کردے آں پئی اُج دے سارے سبق دے وچ تُو ساڈے نال نال رہ تے سانوں سکھا پئی اسی تیرے نال دے جلال دے لئی چنگی طرح دے نال سُن تے سمجھ سکیئے۔ اسی ایہہ سارا کجھ تیرے سوہنے پتر ساڈے خُداوند یسوع مسیح دا نال لیندیاں ہوئیاں منگدے آں۔ آمین

بھائی گلن میں مشین دا بٹن دباؤن والا ای آں۔ تے ہُن تھادی واری اے پئی تسی خُدا دے جیوندے کلام نوں سُننا شروع کرو۔ میں ڈی وی ڈی دا کنٹرول سنبھالن والا آں۔

اسی اعمال دی کتاب دے ۵ ویں باب دے وچوں اپنے لئی سکھن والے آں۔ اسی اپنے پچھلے سبق نوں خنیاہ تے سفیرہ دی کہانی دے نال مکیا سی۔ پہلے باب دے وچ یہوداہ دی تھاں تے بارہویں حواری نوں چُنیا گیا سی۔ تے پہلاں توں اسی پاک روح دی معموری تے نزول تے نعمتاں دے حصول دا وعدہ وی ویکھدے آں۔ جمدی تکمیل سانوں دوجے باب دی پہلی توں ویکھن نوں مددی اے۔ دوجے باب دے وچ ابتدائی کلیسیا دا ساریاں

توں پہلا خُطبہ وی ویکھن نوں بلدا اے۔ جدا مقصد بنی اسرائیل نوں خُدا دیاں عطا کردہ نعمتاں نوں حاصل کرن دی دعوت دینا اے۔

پاک روح دے نازل ہون دے نال ای خُدا دی بادشاہت دے نویں دور دا آغاز ہندا اے۔ تے ایہدے نال ای سارے حواری پاک روح دے نال معمور ہندیاں ہوئیاں خُدا دے جلال تے ارشادِ اعظم نوں پورا کرن دے لئی کم شروع کر دیندے نے۔ خُدا اپنیاں لوکاں نوں پاک روح دی دلیری عطا کردیاں ہوئیاں اوہدی مرضی نوں پورا کرن دے وچ اوہناں دے حوصلے نوں وہداوندا اے۔ تے سانوں بہت ساریاں گلاں ویکھن نوں بلدیاں نے جنہاں دی رائیں خُدا اپنیاں رسولاں دی مدد تے حفاظت کردا اے۔ خُدا نے اپنیاں رسولاں دی مدد تے حفاظت دے لئی جیہڑے وعدے کیتے سن او اوہناں ساریاں نوں پورا کردا اے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی جدوں پہلے خُطبے نوں پیش کیتا گیا سی تے اوس ویلے اک حیران کر دیون والا واقع رونما ہندا اے۔ تے لوکاں دیاں جیتیاں دے وچ اک حیران کر دیون والے تبدیلی آندی اے، تے اوہناں نوں عجیب نشان دکھالی دتے سن۔

ایہہ کلیسیا دیاں لوکاں دے لئی بہت ای خوشی دا ویلا سی تے ایویں کلیسیا ہر روز وہدی تے ترقی کردی جاندی پئی سی۔ خُدا نے اپنے فضل دے نال ساریاں شیواں نوں نواں بنا دتا سی۔ کیوں جے مسیح جیہڑا مصلوب ہويا سی تے جدوں او جی اُٹھیا تے او کئی دناں تیکر اپنیاں حواریاں نوں نظر آوندا رہیا سی تے اوہناں دے نال خُدا

دی بادشاہی دیاں گلاں نوں بیان کردا رہیا سی۔ کیوں جے عیدِ پینتکوست دا تہوار عیدِ فصح دے ۵۰ ویں دن سی۔

ہُن عیدِ پینتکوست دے دن بنی اسرائیل دے لئی اک بے حد حیران کر دیون والی تبدیلی دا سما سی۔ ایہدے بعد رسولاں تے ابتدائی کلیسیا نوں بہت ساریاں مُشکلاں دا سامنا وی کرنا پیا سی۔ تے اتھے اسی ویکھدے آں پئی اک پیداؤنشی لنگڑے نوں شفا دیون دے بعد پطرس تے یوحنا نوں وی لوکاں دے ولوں بے حد مخالفت دا سامنا کرنا پیا سی۔

تے ۵ ویں باب نوں شروع کردیاں ای ایسی اک وہڈے مسئلے نوں ویکھدے آں جہدے وچ خنیاہ تے سفیرہ ہلاک ہو جاندے نے۔ اپنا سارا کجھ خُدا دے لئی دے دیون دی بُنیاد برنباس نے پائی سی کیوں جے ایویں کرن دے نال خُدا دا ایہہ منصوبہ سی پئی کلیسیا دے وچ شامل ہون والیاں بہت ساریاں ایمانداراں دی مدد کیتی جاوئے۔ تاں پئی کلیسیا ترقی کرے۔ پر باقی ساریاں نے خنیاہ تے سفیرہ دا حال ویکھیا سی تے اوہناں دے بارے حقیقت نوں جانیا سی۔ ایہدے بعد ساریاں ویکھن والیاں دے اُتے بڑا خوف چھا گیا سی۔ خُدا نے اوہناں دی جُزوی عدالت کیتی سی تے اوہناں نوں سزا دتی سی۔ ایس عدالت دے نشان دے بعث خُدا نے اوہناں نوں بہت ساریاں گلاں ابتدائی کلیسیا دے وچ سکھائیاں سن۔ ایہہ اصل دے وچ خُدا دے بے پناہ قُدرت دا اظہار سی۔

خنیہا تے سفیرہ دا واقعہ ابتدائی کلیسیا دے لئی بے حد ڈروانا سی۔ جدوں اسی پُرانے عہد نامے دے وچ
 ویکھدے آں تے سانوں بہت ساریاں ایویں دیاں گلاں ویکھن نوں بلدیاں نے پئی اسی اپنی ذات دے نال
 ساریاں شیواں نوں کنٹرول نہیں کرسکدے آں۔ کیوں جے اسی شاید ہر اک شے نوں اپنے ماتحت نیال
 کردے آں۔ پر یاد رکھن والی گل ایہہ ہے پئی خُدا دیاں مُعاملیاں دے وچ دخل اندازی کرنا انسان دے وس
 دی گل نہیں اے۔ تے نہ ایویں کرنا انسان دے لئی خُوشی دا باعث ہوسکدا اے۔ یاد رکھو پئی عدالت لفظ ای
 اجیہا اے جیہڑا سُنن والیاں دے اُتے بڑا اثر چھڈدا اے تے ایہہ پریشان کُن اے۔ کیوں جے عدالت دا تعلق
 سزا دے نال اے۔

اسی خنیہا تے سفیرہ دے واقعے نوں تقریباً مکا لیا سی۔ سارے لوکی اوس ویلے یروشلمیم دے وچ موجود سن تے
 اوہناں ساریاں سُنن والیاں دے اُتے بڑا خوف چھایا ہویا سی۔

رسولاں دی رائیں ہون والیاں معجزیاں دے باعث لوکی بہت حیران تے راضی سن۔ تے نویں نویں کم کلیسیا
 دے وچ ویکھن نوں بلدے پئے سن۔ رسولاں دے کردار دے باعث محبت، خُوشی تے اطمینان کلیسیا دے وچ
 قائم ہندا پیا سی۔ او سارے اکٹھے ہندے روٹی توڑدے تے سادہ دلی دے نال کھاوندے سن۔

خُدا نے نویں عہد نوں قائم کیتا سی تے ایس عہد دے وسیلے دے نال غیر قوماں دے وچوں بہت سارے لوکی
 کلیسیا دے وچ شامل ہو گئے سن۔ ایہہ نواں عہد لوکاں نوں توبہ دے لئی قائل کرنا تے اوہناں نوں خُدا دے

حضور واپس لیاون دا اہمہ سی۔ تاں پئی ہر قوم، ہر قبیلے دے وچوں لوکاں نوں خُدا دی اُمت دے وچ شامل کیتا جاوے۔ ایویں ایس نوی تحریک دے باعث نوی قوت دا اظہار بہت ای خوشنما سی۔

اسی ویکھدے پئے آں پئی یروشلیم دے وچ چنگیاں شیواں دا آغاز ہو چکیا اے۔ تے اہمہ دے نال نال حنناں تے سفیرہ دے باعث خُدا نے اوہناں نوں نصیحت وی کیتی اے۔ اعمال ۵ باب دی ۱۱ تے ۱۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے ساری کلیسیا تے اہمناں ساریاں گلاں دے سُنن والیاں دے اُتے بڑا خوف چھا گیا۔ تے رسولاں دے ہتھوں بہت سارے عجیب کم تے نشان لوکاں دے وچ ظاہر ہندے سن۔

ابتدائی کلیسیا دے وچوں لوکی و تھے موجود سن تے اوہناں دے لئی ایہہ گلاں بہت حیران کر دیوان والیاں سن۔ ساریاں لوکاں دے اُتے خُدا دا خوف طاری ہویا سی تے حیران کر دیون والی گل ایہہ ہے پئی رسولاں دے ہتھوں بہت سارے عجیب کم رونما ہندے پئے سن۔ اتھے نہ صرف پطرس تے یوحنا دے بارے ویکھن

نوں بلدا اے سگوں اسی ویکھدے آں پئی خُدا ساریاں رسولاں نوں اپنے خدمت دے لئی کثرت دے نال ورتدا پیا سی۔ خُدا اوہناں نوں اپنے نال دے جلال دے لئی ورتدا پیا سی جہدا ثبوت سانوں عبرانیوں دے نال لکھے گئے خط دے وچوں ویکھن نوں بلدا اے۔ تے اعمال ۵ باب دی ۱۲ تے ۱۳ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا

اے:

تے او سارے رل کے سُلیمان دے برآمدے دے وچ اکٹھے ہندے سن۔ پر ہوراں دے وچوں کسے نوں جرات نہ ہوئی پئی اوہناں دے وچ جِلے، پر لوکی اوہناں دی وڈیائی کردے سن۔

ایہہ سارے یہودی مسیحی سن جیہڑے سُلیمان دے برآمدے دے وچ اکٹھے ہندے سن۔ یسوع مسیح دے نال تے ایمان رکھن دے باعث رسول مسیحی اکھواندے سن۔ جدوں رسول اکٹھے ہندے سن تے اوہناں نوں نشان تے واقعات ہندے سن جیہڑے اوہناں ساریاں لوکاں دے روبرو ہندے سن۔ دوہے یہودی جیہڑے اوہناں دے نال اتفاق نہیں کردے سن اوہناں نوں جرات نہیں ہندی سی پئی او اوہناں دے نال جا ملن سگوں او اوہناں نوں تنگ کرن تے اذیت دیون دی کوشش دے وچ ہر ویلے لگے رہندے سن۔ تاں وہ بہت سارے یہودی سن جیہڑے ایہناں عجیب کماں دی وجہ توں اوہناں دی وڈیائی کردے سن۔

حنناہ تے سفیرہ دے واقعے دے بعد بہت سارے لوکی پریشان ہو گئے سن۔ تاں وی جیہڑے پاک روح دے اثر توں متاثر ہندیاں ہوئیاں اوہنوں قبول کردے سن او اوہناں کماں دے وچ شامل ہو جاندے سن۔ بھادیس جے رسول ایہناں کماں نوں ہیكل دے وچ جا کے نہیں کردے سن پر تاں وی او سُلیمان دے برآمدے دے وچ اکٹھے ہندے سن تے یروشلیم دے وچ جگہ بجگہ جا کے خُدا دے پاک کلام دی مُنادی کردے سن۔ تے اوہناں دیاں کماں تے گلاں دے باعث لوکی اوہناں دی بڑی قدر کردے سن۔ پر بہت سارے لوکی فوری طور تے اوہناں دے نال شامل ہو جاوون توں ڈردے سن کیوں جے اوہناں نوں یہودی سرداراں دا خوف ہندا سی۔

رسولاں دی سارے قوت خُداوند خُدا دے ولوں کنٹرول کیتی جاندی پئی سی۔ تے خُدا اوہناں نوں ایہناں
ساریاں کماں نوں کرن دے لئی قوت دیندا پیا سی۔ خنڈیاہ تے سفیرہ دی فوری عدالت دا واقع ایس ای دا نتیجہ
سی۔ تے اعمال ۵ باب دی ۱۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے ایہمان لیاون والے مرد تے عورتاں خُداوند دی کلیسیا دے وچ ہور وی کثرت دے نال آئے۔

ایتھے اسی ویکھدے آں پئی تعداد دا کوئی ذکر ویکھن نوں بلدا اے پر اسی ویکھدے آں پئی بہت سارے لوکی
کلیسیا دے وچ آ کے مل گئے سن۔ اوہناں نوں انجیل نوں پھیلاون دا کم دتا گیا سی تے ایتھے اسی ویکھدے آں
پئی او اپنے ایس کم دے وچ بہت کامیاب وکھالی دیندے نے۔ بہت ساریاں لوکاں نے خُداوند یسوع مسیح
نوں اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر لیا سی تے او رسالت دے وچ ایس کم دے وچ مصروف ہو گئے سن۔
ایویں ایہہ ایہمانداراں دا اکٹھ اے۔ یہودییاں تے غیر واماں دے وچوں لوکی کثرت دے نال اوہناں دے وچ
شامل ہندے پئے سن تے ایویں ایہمانداراں دی تعداد دے وچ واہدا ہندا پیا سی۔ ایہہ ظاہر کردا سی پئی خُدا
اپنیاں لوکاں نوں اپنے کول بلاوندیاں ہوئیاں اپنے عہد دے وچ شامل کردا پیا سی۔

ایہناں حواریاں دا مقصد خُدا باپ دے اوس مقصد نوں پورا کرنا سی جہدے لئی اوہناں نوں چنیا گیا سی۔ تے
جیہڑا وی حواریاں دی گل نوں سُندا سی او اصل دے وچ خُدا دیاں گلاں نوں سُندا سی۔ ایہہ سارا کجھ خُدا یسوع
مسیح دے جلالی ناں دی قُدرت دے وسیلے دے نال ہندا پیا سی۔ جیویں پئی پُرانے عہد نامے دے وچ ایہہ

پیشن گوئی کیتی گئی سی پئی ساڈے لئی اک لڑکا تولد ہویتا سانوں اک بیٹا بخشیا گیا ایویں خُداوند یسوع مسیح
خُدا دا بیٹا ایس دُنیا دے لئی دے دتا گیا سی۔

ہُن لوکی خُداوند یسوع مسیح دے اُتے ایمان لیاوندے پئے سن تے تے خُداوند یسوع مسیح اپنے وعدے دے
مطابق اپنیاں حواریاں دے نال سی۔ تے او خُداوند دے عرفان دے وچ ترقی کردے جاندے سن۔ تے
جیہڑے ایمان لیاوندے سن او اوہناں نوں خُدا رسولاں دے نال شامل کردا پیا سی۔

ایہہ پُرانے عہد نامے دی تکمیل ای سی تے خُداوند اوس عہد نوں اوہناں دے نال نویں طور تے بنھدا پیا سی او
دُنیا دیاں قوماں نوں ایہدے وچ شامل کردا پیا سی تاں پئی او وی ایس نجات نوں حاصل کرن۔ ایہہ ایس گل
دی نشاندہی سی پئی خُدا اپنیاں لوکاں نوں ایس عہد دے وچ شامل کردا پیا اے تاں پئی او اوہدے نال رفاقت
رکھن۔ کیوں جے خُدا بنی نوع انسان دے نال پیار کردا اے۔

تے جیویں پئی خُداوند یسوع مسیح نوں بنی نوع انسان نوں تحفے دے طور تے عطا کیتا گیا سی تے ایہہ خُدا دا
فضل سی پئی لوکی دلیری دے نال خُدا دے حضور دے وچ حاضر ہو سکدے سن۔ تے ایہہ سارا کجھ پُرانے عہد
نامے دیاں پیشن گوئیاں دے عین مطابق سی۔ ایہہ سارے لوکی پُرانے عہد نوں جاندے سن تے ہُن خُدا دے
نال نویں عہد دے وچ شریک ہندے پئے سن۔ تے ایس نویں عہد دے وچ اوہناں دی خُدا دے نال رفاقت
سجال ہندی پئی سی۔ ایویں ہُن سارے لوکی یسوع مسیح دے نال ناں دے نال کلیسیا دے وچ شامل ہندیاں

ہوئیاں مسیح دے بدن وچ شامل ہندے جاندے سن۔ اعمال دی کتاب دے ۵ باب دی ۱۵ آیت دے وچ

ایویں بیان کیتا گیا اے:

اہتھوں تیکر پئی لوکی بیماراں نوں لیا لیا کے منجیاں تے کھٹولیاں تے لٹا دیندے سن تاں پئی جدوں پطرس

آوئے تے اوہدا پرچھاواں ای اوہناں وچوں کسے اُتے پے جاوئے۔

ایہہ نویں عہد دی برکت سی یعنی شفا تے ہر طرح دی برکت نوں حاصل کرنا۔ تے لوکاں دے لئی ایہہ

حیران کر دیوں والے معجزے سن بیمار شفا پاوندے سن۔ لوکی اپنیاں تکلیفاں توں رہائی حاصل کردے سن تے

اوہناں دی شفا پاون دی توقع پوری ہندی سی۔ تے یسوع مسیح دیاں عطا کردہ برکتاں ہُن رسولاں دی رائیں

لوکاں نوں ملدیاں پئیاں سن۔ رسول ہُن خداوند یسوع مسیح دے قائم مقام دے طور تے خدمت دے ایس کم

نوں پورا کردے پئے سن۔ تے ایہدی بنیاد نوں اوہناں نے ایمان دے نال قائم کیتا سی۔ کیوں جے اوہناں

نووں خداوند یسوع مسیح دے اُتے کامل بھروسہ سی تے او اوہدے اُتے ایمان رکھدے سن۔ تے او انجیل دے

پیغام دے اُتے وی ایمان رکھدے سن تے اوہدی گواہی دیندے پئے سن۔ او اپنی جیاتی دیاں ساریاں لوڑاں

دے لئی خدا دے اُتے کامل بھروسہ رکھدے سن تے ایہدی ای گواہی دیندے پئے سن۔ کیوں جے رسولاں

دی رسالت تے معجزیاں دی رائیں خدا اپنیاں حیران کن کماں نوں لوکاں دے اُتے ظاہر کردا پیا سی تے ایویں

خداوند یسوع مسیح دا بدن ترقی کردا پیا سی۔

جیہڑے لوکی ایہناں گلاں دے اُتے ایمان رکھدے سن او اپنیاں بیماراں نوں لیاوندے سن تے او شفا پاوندے
سن۔ ایہہ خُدا دی نجات دا کم سی جمدے توں لوکی فائدے چُکدے پئے سن۔ جیہڑے ایمان لیاوندے سن او
نجات پاوندے پئے سن۔ جدوں پئی ایہدے اُلٹ اجھے لوکی وی سن جیہڑے خُداوند یسوع مسیح نوں رد کردے
سن تے اوہنوں قبول کرن نوں بالکل وی تیار نہیں سن۔ اتھے اسی ویکھدے آں پئی خُداوند یسوع مسیح اپنیاں
حواریاں دی رائیں حیران کُن طریقے دے نال کم کردا پیا اے۔ تاں پئی سارے لوکی نجات پاون تے خُداوند
دی پچھان تیکر پہنچن۔

یاد رکھو پئی خُدا ساڈیاں روئیاں دی بجائے ساڈے دل دیاں خیالاں نوں ترجیح دیندا اے جنناں دی رائیں اسی
پُورے دل دے نال خُدا دے ول نوں دھیان کردے آں۔ جیہڑے لوکی ایہہ ایمان رکھدے سن پئی پطرس
دے وچ خُدا دی قُدرت کم کردی پئی اے او اپنیاں بیماراں نوں اوہدے پرچھاویں بیٹھاں لٹا دیندے سن تاں
پئی اوہدا پرچھاواں ای پئے جاوئے تے او شفا یاب ہو جاون گے۔ ایہہ خُدا دی مافوق الفطرت قوت سی جمدی
رائیں خُدا اپنے جلال نوں ظاہر کردا پیا سی۔ ورنہ ایہہ کیویں ہو سکدا اے پئی کسے دے پرچھاویں دے نال ای
کوئی شفا پا جاوئے؟ ایہہ صرف خُداوند خُدا دا عطا کردا جلالی اختیار ای سی تے ایہہ او نعمت سی جیہڑی پاک
روح دی موجودگی دے وچ اوہناں دے اندر کم کردی پئی سی۔

یہودی ربیاں دے وچ ایہہ روایت پائی جاندی سی پئی جے کسے پاک بندے دے پرچھاویں نوں وی جھو لیا
جاوئے تے انسان پاک ہو جاندا اے۔ خُداوند یسوع مسیح دی زمینی خدمت دے وچ وی اسی ویکھدے آں
پئی اک عورت نے اوہدے چوغے نوں جھویا تے او شفا پا گئی سی۔ تے خُداوند یسوع مسیح نے ایہہ محسوس
کیتا سی پئی اوہدے وچوں کوئی قوت نکلی اے تے جدوں اوہنے اوس عورت اُتے دھیان کیتا تے اوہدے ایمان
دی تعریف کیتی سی۔ کیوں جے اوس عورت نے اپنے ایمان نال ای شفا پائی سی۔

پر کدی کدی ایویں وی ہندا اے پئی خُدا ساڈے جذبات، کردار تے ایمان دے اظہار دی توقع ساڈے توں
کر دا اے۔ او اک بچے دی طرح ساڈے توں دل دی پاکیزگی تے معصومیت چاہندا اے، او ساڈیاں دلاں نوں
ویکھدا اے۔ او سانوں برکت دیندیاں ہوئیاں اپنے ہاں توں ترک نہیں کرنا چاہندا اے۔ او سانوں پرکھدیاں
ہوئیاں ایہہ جاننا چاہندا اے پئی اسی کس قدر اوہدی پرستش تے ستائش دے لئی تیار آں یا ساڈیاں دلاں دے
وچ کتنا ایمان پایا جاندا اے۔

جتھوں تیکر پرچھاویں دے وچ قدرت دی موجودگی دی گل اے تے پاک کنواری مریم دے کول وی فرشتہ آیا
سی تے اوہنوں اگھیا سی پئی خُداوند تعالیٰ دی قدرت تیرے اُتے پرچھاواں کرے گی تے او پیدا ہون والا پاک
خُدا تعالیٰ دا پتر اکھوائے گا۔

پُرانے عہد نامے دے وچ پرچھاویں بیٹھاں رہن توں مُراد خُدا دیاں بازواں دے بیٹھاں پناہ لینا اے۔ ایہدے توں مُراد ویریاں توں حفاظت تے خُدا دی پناہ دے وچ رہنا اے۔ خُدا سانوں سنبھالدا اے تے زبور نویس نے کئی واری کئی تھواواں تے خُدا دی موجودگی تے پناہ دا اظہار کردا اے۔

اعمال دی کتاب دے وچ اسی ویکھدے آں پئی خُدا دے پرچھاویں دی قُدرت رسولاں دی رائیں کم کردی اے۔ خُداوند یسوع مسیح دی خدمت دے دوران اوہدے چوغے نوں ہتھ لگانا یا اعمال دی کتاب دے وچ پطرس دے پرچھاویں دے وچ بیماراں نوں لٹا دینا، ایہہ دراصل خُدا دی قُدرت دا اظہار اے جہدی رائیں معجزے تے عجیب کم وقوع پذیر ہندا سن۔

ہُن رسول بڑی قُدرت دے نال کم کردے پئے سن تے بیماراں نوں شفا ملن دے باعث خُداوند یسوع مسیح دی خدمت زور دے نال ہندی پئی سی تے اوہداناں جلال پاوندا پیا سی۔ تے ایویں سارے یروشلیم دے وچ لوکاں نوں ایہہ احساس سی پئی کجھ ہندا پیا اے۔ تے اعمال دی کتاب دے وچ ۵ باب دی ۱۶ آیت دے وچ ایویں ویکھن نوں بلدا اے:

تے یروشلیم دے چاروں پاسیاں دے شہراں توں وی لوکی بیماراں تے ناپاک روجاں توں ستائے ہوئیاں نوں لیا کے کثرت دے نال اکٹھے ہندے سن تے او سارے چنگے کر دتے جاندے سن۔

لوقا کیوں جے بُنیادی طور تے طیب سی ایس لئی او بیماریاں دے باعث دُکھ اُٹھاؤن تے ناپاک روحاں توں ستائے جاؤن دے وچکار فرق نوں بیان کردا اے۔ انجیلی بیان دے وچ کئی واری ایہنوں اکٹھیاں ای بیان کردتا گیا اے تے کئی واری ایہنے دے بارے بیان وکھرا وکھرا ویکھن نوں بلدا اے۔

ایتھے اعمال دی کتاب دے وچ کلیسیا دا آغاز ہندا پیا اے۔ ایتھے انجیلی بیان دی طرح بدروح گرفتہ لوکاں دی رہائی تے بیماراں دا ذکر بہتا ویکھن نوں بلدا اے۔ جدوں پئی خطاں دے وچ ایویں دیاں گلاں دا بیان ویکھن نوں نہیں بلدا اے۔ یروشلیم دے لوکی کیوں جے بُنیادی طور تے یہودی پس منظر دے نال تعلق رکھدے سن ایس لئی ایہہ گل اوہناں دے لئی بہت ای حیران کر دیون والی سی۔ تے ایس ای لئی بہت سارے لوکی خاص طور تے اعلیٰ احکام یا سردار کاہن تے ایہناں کماں دی وجہ دے نال اوہناں توں حسد کردے سن۔ پر ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی ایہناں معجزیاں دے مگر پاک روح دی خدمت کم کردی پئی سی۔ تے اسی پہلاں وی ایہہ گل کر چکے آں پئی رسولاں دے اعمال اصل دے وچ پاک روح دے اعمال نے۔ رسولاں نوں تے محض آلہ کار دے طور تے ورتیا جاندا پیا سی۔

خُدا دے پاک کلام دے وچ معجزیاں دا دور زیادہ تر تیناں ویلیاں دے وچ رہیا اے۔ سب توں پہلاں موسیٰ دے زمانے دے وچ جدوں بنی اسرائیل دا خروج ہویا سی۔ خُداوند لشکراں دا خُدا بڑی قُدرت دے نال بنی اسرائیل نوں رہائی دوا کے مصر وچوں کڈھ لیایا سی۔ فیر ایہدے بعد ایلیا تے نبیاں دے زمانے دے وچ

معجزے واقع ہوئے سن۔ تاں پئی اسرائیل دی شمالی سلطنت بُتاں نوں پوجن توں باز آئے تے خُدا دے ول
نوں دھیان کرے۔ اہمدے بعد دوجا دور خُداوند یسوع مسیح دا اے جدوں اپنی زمینی خدمت دے دوران
عجیب کماں تے معجزیاں نوں کیتا سی۔ تے نویں عہد نامے دے وچ تیجا دور رسولاں دا اے جدوں لوکی اپنیاں
بیماراں نوں رسولاں دے پرچھاویں بیٹھاں لٹا دیندے سن تے او شفا پا جاندے سن۔

یوحنا جیہڑا پُرانے عہد نامے دا اخیری بنی سی اوہدے بارے اسی ویکھدے آں پئی او خُداوند یسوع مسیح دا
پیشرو سی پر اوہدی زمینی خدمت دے دوران اوہنے کوئی وی اجیہا معجزہ نہیں وکھیا سی جہدے وچ کسے بدروح
گرفتہ یا کسے بیمار نوں شفا دینا شامل ہوئے۔ جدوں پئی خُداوند یسوع مسیح دی خدمت دے دوران اسی
ویکھدے آں پئی بدروح چیخاں مار دیاں ہوئیاں نس جان دیاں سن تے رسولاں دے سببوں وہڈے وہڈے کم تے
عجیب معجزے رونما ہندے سن۔ تے پاک کلام ایہہ بیان کردا اے پئی رسول زیادہ تر سُلیمان دے برآمدے
دے وچ اکٹھے ہندے سن۔ تے او خُداوند کلام دی مُنادی تے یسوع مسیح دی گواہی نوں پیش کردے سن۔
اعمال ۵ باب دی ۱۷ تے ۱۸ آیت دے وچ اسی ویکھدے آں پئی ایویں لکھیا ہويا اے:

فیر سردار کاہن تے اوہدے سارے ساتھی جیہڑے صدوقیاں دے فرقے توں سن حسد دے مارے اُٹھے تے
رسولاں نوں پھڑکے عام حوالات دے وچ رکھ دتا۔

سردار کاہن رسولان دے نال حسد رکھن لگ پئے سن کیوں جے او اپنی حاکمیت نوں قائم رکھنا چاہندے سن۔
تے ایس ای کوشش دے وچ سن پئی اوہناں دے علاوہ کسے ہور نوں شہرت حاصل نہ ہوئے۔ ایس لئی او
ایہناں حیران کن کماں دی مخالفت کردیاں ہوئیاں رسولان تے اوہناں دیاں کماں دے سخت خلاف سن۔ او
اوہناں دی شہرت توں حسد کردے سن پر اصل دے وچ اوہناں دا حسد رسولان دے خلاف نہیں سگوں خُدا
دے خلاف سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اوہناں نے ایہدا اظہار ایویں کیتا سی پئی اوہناں نے رسولان نوں
پھڑ کے قید دے وچ پادتا سی۔

ایتھے رسولان نوں جیل دے وچ پادتا گیا سی ایہدے توں مراد کوئی جسمانی سزا نہیں اے سگوں کسے جرم
دے سببوں صرف قید کرنا ای اے۔ مطلب ایہہ پئی اوہناں نوں کوئی جسمانی سزا نہیں دتی گئی سی سگوں
صرف قید کر دتا گیا سی۔ تے اوہناں نوں اسیر بنا دتا گیا سی تاں پئی اوہناں نوں مخالفت دا سامنا کرنا پوئے
تے اوہناں نوں ڈراوندیاں دھمکاوندیاں ہوئیاں اوہناں دے موقف توں ہٹا دتا جاوئے۔ تے ایویں او یسوع
مسیح دے نال توں معجزے کرن توں رُک جاوے۔

سردار کاہن نے رسولان دے خلاف کوئی سخت کاروائی نہیں کیتی سی سگوں صرف اوہناں نوں حوالات دے
وچ ڈک دتا سی۔ پر رسولان دا ایہہ ایمان سی پئی جہدے نال دی خاطر اوہناں نوں حوالات دے وچ پایا گیا
اے او اوہناں نوں ایس قید دے وچوں باہر کڈھن دی قدرت رکھدا اے۔

ایتھے اک گل ہو اے جمدے اُتے سانوں دھیان کرن دی لوڑ اے او ایہہ ہے پئی رسولاں نوں رومیاں دی
 رائیں قید نہیں کروایا گیا سی سگوں اوہناں نوں سردار کاہناں دی اپنی تیار کردہ جیل دے وچ پادتا گیا سی
 جنوں عام حوالات آگھیا جاندا سی۔ کیوں جے ایتھے اسی ویکھدے آں پئی مخالفت کرن والے صرف سردار کاہن
 نے تے اوہناں دی مخالفت حسد دی بناتے کیتی جاندا پئی سی۔ ایویں ایہہ قید سردار کاہناں دے ولوں تیار
 کردہ سی جمدے وچ اوہناں لوکاں نوں عارضی طور تے بند کیتا جاندا سی جنہاں نوں کسی مذہبی انتشار پھیلاون
 دی وجہ توں پھڑیا جاندا سی۔ ایویں او بندہ سردار کاہن دی قید دے وچ رہندا سی جنوں عام حوالات آگھیا جاندا
 اے۔ تے اوہناں نوں اسیر بنایا گیا سی تاں پئی اوہناں دی مخالفت کیتی جاوے تے اوہناں نوں ڈرایا دھمکایا
 جاوے تاں پئی او یسوع مسیح داناں لیندیاں ہوئیاں معجزے تے عجیب نشان دکھاون توں باز آجاون۔
 سردار کاہناں نے رسولاں دے خلاف کوئی سخت کاروائی نہیں کیتی سی سگوں اوہناں نے اوہناں نوں قید کر
 دتا سی۔ پر رسول ایس گل دے اُتے ایمان رکھدے سن پئی او جیہڑے ناں دی مُنادی کردے پئے سن تے
 جمدے ناں نوں جلال دیندے پئے نے او اوہناں نوں جیل توں وی رہائی دے سکدا اے۔

ایتھے اک گل دھیان کرن والی اے پئی ایتھے رومی سپاہیاں دی رائیں خُداوند یسوع مسیح نوں گرفتار نہیں
 کیتا گیا سی سگوں ایہہ سردار کاہناں دی اپنی جیل سی جنوں حوالات آگھیا جاندا سی۔ کیوں جے ایتھے مخالفت
 کرن والے صرف سردار کاہن سن۔ ایتھے رسولاں نوں رومیاں ولوں نہیں سگوں صرف سردار کاہناں دے

ولوں مخالفت دا سامنا سی۔ تے ایہہ مخالفت صرف حسد دی بنا تے کیتی جاندی پئی سی۔ ایویں ایہہ جیل
یہودی سردار کاہناں دے ولوں تیار کیتی گئی سی جنہوں مذہبی انتشار دی صورت دے وچ ورتیا جاندا سی۔
جنہوں مذہبی انتشار دی صورت دے وچ گرفتار کیتا جاندا سی اوہنوں ایس جیل دے وچ قید کر دتا جاندا سی۔
تے ایویں اوہندہ سردار کاہن دی حراست دے وچ رہندا سی۔ اعمال ۵ باب دی ۱۹ تے ۲۰ آیت دے وچ
لکھیا ہویا اے:

پر خُداوند دے اک فرشتے نے رات نوں قید خانے دے دروازے کھولے تے اوہناں نوں باہر لیا کے آگھیا پئی
جاؤ۔

استھے اک لفظ خُداوند دا فرشتہ لکھیا ہویا اے تے اعمال دی کتاب دے وچ اسی ایہہ فرشتے دا ذکر کئی ہور
تھاواں تے وی ویکھدے آں۔ ایس آیت دے وچ ایہہ بیان نہیں کیتا گیا اے پئی کنے رسول قید کیتے گئے
سن تے اوہناں دے ناں کیہ کیہ سن۔ صرف ایہہ بیان کیتا گیا اے پئی خُداوند دے فرشتے نے قید خانے دیاں
بُوہیاں نوں کھولیا تے اوہناں نوں باہر لیا کے آگھیا پئی جاؤ۔

ایویں خُداوند دا فرشتہ آیا تے اوہناں نوں آزاد کروا دتا سی۔ فرشتے نے حوالات دے بُوہے نوں کھولیا تے اوہناں
نوں آگھیا پئی جاؤ تسی آزاد او۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۵ باب دی ۲۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا
اے:

جاؤ ہیکل دے وچ کھڑے ہو کے ایس جیاتی دیاں ساریاں گلاں نوں لوکاں نوں سناؤ۔

ایویں فرشتے نے اوہناں نوں رہا کروایا تے اوہناں نوں باہر نکل جاوے نوں آکھیا سی۔ اتھتے حوالات دا پہرا دیوں والیاں دے بارے کجھ بیان نہیں کیتا گیا اے پئی اوہ اتھتے موجود ای نہیں سن یا فیر اوہتے ہوئے سن۔ پر ایہہ گل وضاحت دے نال بیان کیتی گئی اے پئی خداوند دے فرشتے نے اوہناں نوں حوالات توں باہر کڈھیا سی۔ ہمیشہ یاد رکھو پئی خدا اپنیاں لوکاں دے لئی جاگدا اے تے اوہناں دی حفاظت کردا اے تے اوہناں دیاں مُصیبتاں دے وچ اوہناں نوں کلیاں نہیں چھڈدا اے۔ ایویں جدوں فرشتہ آیا تے اوہنے اوہناں نوں باہر نکل جاوے دا آکھیا۔

خدا دی پاک ہیکل لوکاں دے اطمینان دی تھاں اے تے توریت خداوند دی شریعت دی کتاب اے۔ ہیکل او تھاں اے جیہڑی پُرانے عہد نامے دے وچ خدا دے نال رفاقت رکھن دی تھاں اے۔ تے جتھے خدا آپ اپنیاں لوکاں دے کول آوندا اے تے اوہناں دے نال عہد بندھا اے۔ پُرانے عہد نامے دے وچ جدوں اسی داؤد نبی دیاں زبوراں دے وچ ویکھدے آں تے زبوراں دے وچ خدا دی پاک ہیکل دی بہت تعریف بیان کیتی گئی اے۔ تے ہیکل دے وچ بنی اسرائیل اپنیاں قربانیاں نوں خدا دے حضور گزراندیاں ہوئیاں خدا دی تمجید کردے سن۔

ہیکل دیاں سردار کاہناں نے رسولان نوں قید کر دتا سی پر خُدا دے فرشتے نے اوہناں نوں نوئے عہد نامے دے وچ اک نوی خوشی دی خبر دتی تے اوہناں نوں سردار کاہناں دی قید دے وچوں باہر نکل جاون دا اگھیا سی۔ تے ایہہ وی اگھیا سی پئی دوجیاں نوں وی اسی خوشی دی خبر نوں سناؤ۔

یاد رکھو پئی نوی حیاتی دا تعلق ابدی حیاتی دے نال اے۔ تے ایہہ تعلق خُداوند یسوع مسیح دے مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن دے نال اے۔ خُداوند دے فرشتے نے اوہناں نوں ایہہ حکم دتا سی پئی خُدا دی ابدی نجات تے ایس وہڈے فضل دی خوشخبری نوں دوجیاں تیکر وی پہنچاون۔ تے اوہناں نوں ایہہ حکم دتا گیا سی پئی او نجات دی خوشخبری نوں پھیلانا جاری رکھن۔

تے اسی ویکھدے آں پئی رسولان نے ایس گل دی پیروی کیتی تے اوہ ایس کم نوں کرن ٹر پئے سن۔ ایویں رسولان نے خُدا دی ایس حیران کن نجات دا تجربہ کیتا سی پئی اوہناں نوں انجیل دی مُنادی دی وجہ توں قید دے وچ پایا سی تے خُدا نے اپنے فرشتے نوں بھیجیاں ہوئیاں اوہناں نوں آزاد کروایا سی۔ ایہہ معجزانہ

قُدرت دا اظہار رسولان دی حفاظت دے لئی کیتا گیا سی۔ اعمال ۵ باب دی ۲۱ آیت سے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

او ایہہ سُن کے صُبح ہُنڈیاں ای ہیٹکل دے وچ گئے تے تعلیم دیون لگے پر سردار کاہناں تے اوہناں دیاں
ساتھیاں نے آ کے صدرِ عدالت والیاں تے بنی اسرائیل دیاں ساریاں بزرگاں نوں اکٹھیاں کیتا تے قید خانے
دے وچ اکھوا بھینچیا پئی اوہناں نوں لیاون۔

اوس دور دے وچ سردار کاہناں دی اک جزوی عدالت ہُنڈی سی تے اوہناں دے مذہبی امور دے تعلق دے
نال مُعلطے صدرِ عدالت دے ماتحت ہُنڈے سن۔ تے بنی اسرائیل دے سارے لوکی جاندے سن پئی رسولاں
نوں قید کیتا گیا سی کیوں جے اگلی صُبح اوہناں نوں قید خانے توں سدن دے لئی سارے اکٹھے ہو گئے سن۔
سردار کاہن ہر طرح دے اختیار تے ہیٹکل دے امور دے لئی مالک سن۔ پر رسول جہناں نوں قید کیتا گیا سی
او ا بے تیکر سردار کاہناں دی نظر دے وچ قید ای سن۔ صدوقی جیہڑے قیامت تے فرشتیاں تے یقین ای
نہیں رکھدے سن اوہناں نوں ایہہ احساس ای نہیں سی پئی رسولاں دے مدد دے لئی خُدا دے فرشتے وی آ
سکدے نے۔ تے اعمال ۵ باب دی ۲۲ تے ۲۳ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

پر پیادیاں نے پہنچ کے اوہناں نوں قید خانے دے وچ نہ پایا تے واپس آ کے خبر دتی۔ پئی اسی قید خانے نوں
تے بڑی حفاظت دے نال بند کیتا ہویا سی تے پھرے والیاں نوں بُوہے تے کھلوتا پایا پر جدوں کھولیا تے اندر
کوئی وی نہیں سی۔

فرشتے دی رائیں معجزاں طور تے رسولاں نوں رہا کر دتا گیا سی۔ اگلی صُبح جدوں پیادیاں نوں بھیجیا گیا پئی اوہناں نوں لیوان تے او بہت حیران تے پریشان ہوئے تے واپس آ کے اوہناں نوں دسیا پئی قید خانہ خالی اے۔ ایس سارے مُعلے نوں گملی ایل تیکر پہنچایا گیا سی تے پولوس اوس ویلے بڑا بُہادر انسان سی جیہڑا مسیحیاں دا بہت مخالف سی۔ ایویں مسیحیاں تے رسولاں دی مخالفت دی بُنیاد پے گئی سی۔ پولوس ابے تیکر ساؤل سی تے او سردار کاہناں دے اکھن تے مسیحیاں دی مخالفت کرن تے اوہناں نوں مارن کُٹن دے لئی ہر ویلے تیار رہندا سی۔ پولوس رسول ایس کم نوں بڑے دھیان دے نال کردا سی بھاویں جے باہجوں جدوں اوہنے خُداوند نوں قبول کر لیا سی تے اوہنے اپنی ایس غلطی نوں منیا وی سی۔ اوہنوں خُدا نے اپنے ناں نوں غیر قوماں وچ پہنچاون دے لئی ورتیا سی۔

پیادیاں نے واپس آ کے دسیا پئی قید خانہ تے خالی اے۔ تے سارے سُنن والے وی ایہہ سُن کے حیران سن پئی ایہہ کیویں ممکن ہويا اے۔ کیوں جے کسے نوں وی ایس ماجرے دے بارے بیان نہیں کیتا گیا سی۔ خاص طور تے سردار کاہن ایس گل تے بڑے حیران سن پرتاں وی او اپنی مخالفت تے اڑے رہندے سن۔ اعمال ۵ باب دی ۲۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

جدوں ہیگل دیاں سردار کاہناں نے ایہناں گلاں نوں سُنیا تے اوہناں دے بارے حیران ہوئے پئی ایہدا کیہ انجام ہوئے گا؟

اوہناں نے جدوں ایہناں نوں سُنیا تے او بے حد حیران ہوئے تے ایہدے بعد سوچن لگے پئی ہُن اسی کیہ کرنا اے؟ او پریشان سن پئی جدوں سارے لوکی سٹے ہوئے سن تے فرشتے نے اوہناں نوں حوالات وچوں باہر کڈھ دتا سی۔ اسی ویکھدے آں پئی سردار کاہناں نے ایس گل دے وچ خُدا دی مرضی نوں جانن دی کوشش نہیں کیتی سی سگوں اوہناں نے ایہنوں رسولاں دے ولوں اک ہور بغاوت خیال کیتا سی۔ تے ایویں اوہناں دا روئیہ رسولاں دے خلاف ہور بہتا سخت ہو گیا سی۔

پر ایہدے توں پہلاں اسی ویکھدے آں پئی کجھ ہور سردار کاہناں نے بہت دھیان کیتا سی تے ایہناں گلاں نوں سمجھن دی کوشش کیتی سی۔ جیویں پئی اسی ویکھدے آں پئی نیکدیمس رات دے ویلے خُداوند یسوع مسیح دے کول آیا سی تے اوہنے خُداوند یسوع مسیح دے نال گل بات کیتی سی تاں پئی او سچائی نوں جان سکے۔ تے ارمتیاہ دا یوسف وی ہیگل دے وچ اہم کماں دے نال تعلق رکھدا سی او وی خُداوند یسوع مسیح دا پیروکار سی۔ اوہنے بڑی جرات کردیاں ہوئیاں یسوع مسیح دی لاش نوں منگیا سی تے اوہناں کفنایا تے دفنایا سی۔ پر رسولاں دی رہائی دی خبر سُندیاں ای سردار کاہن ایس گل توں بڑے پریشان ہو گئے سن۔

پر رسولاں نوں خُداوند اپنے ناں دے جلال دے لئی ورتدا پیا سی تے ایویں رسولاں دے وسیلے دے نال مسیحی تحریک شروع ہو گئی سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۵ باب دی ۲۵ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

اینے وچ کسے نے آکے اوہناں نوں خبر دتی پئی ویکھو او بندے جہناں نوں تہسی قید کیتا سی ہیگل دے وچ
کھلوتے لوکاں نوں تعلیم دیندے پئے نے۔

او لوکی جہناں نوں بڑی حفاظت دے نال قید کیتا گیا سی تے بوہیاں نوں سختی دے نال بند کیتا گیا سی۔ اوہناں
دے بارے ایہہ سنن نوں ملدا پیا سی پئی او ہیگل دے وچ لوکاں نوں تعلیم دیندے پئے نے۔ کیوں جے
رسولاں نوں قید کرن دا معاملہ ساریاں دے سامنے آگیا سی تے سارے ای ایہناں گلاں نوں سن کے بہت
حیران ہندے پئے سن۔ تے ایس آیت دے وچ اسی ویکھیا اے پئی او ایہہ سوچن لگ پئے سن پئی ہن کیہ
ہوئے گاتے ایہدا انجام کیہ ہوئے گا؟

ایہہ وی ہوسکدا اے پئی رسولاں دی ہیگل دے وچ مُنادی دی خبر اوہناں لوکاں نے ای دتی ہوئے جیہڑے
سردار کاہناں دے ہماستی ہون۔ کیوں جے اتھے سارے سردار کاہن اک جماعت دی شکل وچ موجود سن کیوں
جے او رسولاں نوں سد کے اوہناں نوں کجھ نصیحتاں کرنا چاہندے سن پر اتھے تے حالات ای فرق ہو گئے
سن۔ اعمال ۵ باب دی ۲۶ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

تے فیر سردات پیادیاں دے نال جا کے اوہناں نوں لے آیا پر زبردستی نہیں کیوں جے لوکاں توں ڈردے سن
پئی سانوں سنگسار نہ کرن۔

رسولائ دی خدمت دے حوالے دے نال لوکاں دا رویہ مُثبت سی پر سردار کیوں جے بنیادی طور تے ایس کم دے مُخالف سن ایس لئی او رسولائ نوں اوہناں دیاں کماں توں ڈکن دی ہر ممکن کوشش کردے پئے سن۔

اتھتھے سردار کاہن رسولائ دے خلاف ایس لئی ایہناں مظاہریاں نوں کردے پئے سن کیوں جے او ایہہ خیال کردے سن پئی رسولائ دیاں ایہناں کماں دے باعث ہیکل دا ماحول خراب ہندا پیا اے۔

پر اسی ویکھدے آں پئی رسولائ نے ایہدا کوئی اثر نہیں لیا سی تے نہ ای اوہ ایہناں گلاں توں خوفزدہ ہوئے سن سگوں اوہناں نے مُنادی سے ایس کم نوں جاری رکھیا سی۔ اعمال ۵ باب دی ۲۷ تے ۲۸ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

فیر اوہناں نوں لیا کے ہیکل دے وچ کھڑا کر دتاتے سردار کاہن نے اوہناں نوں ایہہ آکھیا پئی اسی تے تہانوں سختی دے نال ایہہ تاکید کیتی سی پئی ایہہ نال لے کے فیر تعلیم نہ دینا۔

ہُن عدالت دے وچ سردار کاہن اپنے پورے اختیار نوں ورتدا پیا اے تے رسولائ نوں عدالت دے وچ کھڑا کر کے اوہناں دے نال سخت لہجے دے وچ گل کردا پیا اے، سردار کاہن بڑے اختیار تے غصے دے نال رسولائ نوں ایہہ تاکید کردا اے پئی اسی تے تہانوں منع کیتا سی پئی دوبارہ ایہہ نال لے کے مُنادی نہیں کرنی اے۔

سردار کاہن ایس نال نوں چنگی طرح دے نال جاندا سی تے او خُداوند یسوع مسیح دے بارے سارا کجھ علم رکھدا سی۔ تے اصل دے وچ اوہدی مخالفت پطرس یا یوحنا دے نال نہیں سی سگوں او یسوع نال دے نال اوہدی مخالفت سی۔ کیوں جے اوہنوں ایہہ پتہ سی پئی یسوع مسیح دا کم ای رسولاں دے کم دی بُنیاد اے۔ تے اوہر ویلے اوہناں نوں ڈکن دی کوشش دے وچ لگے رہندے سن۔ کیوں جے ایس ای نقطہ نظر دے نال ای اوہناں نے یسوع مسیح نوں مصلوب وی کروایا سی۔ ایس ای لئی اوہناں نے رسولاں نوں سختی دے نال منع کیتا سی پئی ایہہ نال لے کے آئندہ مُنادی نہ کرنا۔ تے فیر او رسولاں نوں ایہہ آکھدے نے، او اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۵ باب دی ۲۸ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

پر ویکھو تسی تمام یروشلیم دے وچ اپنی تعلیم پھیلا دتی اے تے او بندے دا لہو ساڈی گردن تے رکھنا چاہند او۔ سردار کاہن دیاں ایہناں گلاں توں ایہہ ثابت ہندا اے پئی رسول اپنی خدمت دے کم سے کامیاب ہندے پئے سن۔ کیوں جے او اوس تعلیم نوں یروشلیم دے وچ پھیلاوندے پئے سن جہدا حکم اوہناں نوں خُداوند یسوع مسیح نے دتا سی۔ سردار کاہن نے ایہہ نہیں آکھیا سی پئی یسوع مسیح دی تعلیم سگوں ایہہ آکھیا پئی اپنی تعلیم۔ اصل دے وچ اوہدا مطلب ایہہ سی پئی تسی اپنے مالک اُستاد یسوع مسیح دی تعلیم نوں پھیلاوندے پئے او۔ کیوں جے او ایس گل نوں جاندے سن پئی او یسوع مسیح دی تعلیم دی مُنادی کردے پئے نے ایس لئی اوہناں نے اوہناں نوں اپنی تعلیم آکھدیاں ہوئیاں مخاطب کیتا سی۔ سردار کاہن سمیت ہیگل دے سارے سردار یسوع

مسیح تے اوہدی تعلیم دے خلاف سن۔ تے ایس آیت دے وچ ہور ایویں بیان کیتا گیا اے پئی اوہناں آکھیا پئی
تُسی اوہدا لہو ساڈی گردن اُتے رکھنا چاہندے او۔

تُسی جاندے او پئی جدوں پیلاطس خُداوند یسوع مسیح نوں آزاد کرنا چاہندا سی تے اوہنے اپنے ہتھ ساریاں دے
اگے دھو کے آکھیا پئی میں ایس بے گناہ دے لہو توں بری آں۔ کیوں جے او جاندا سی پئی جے اوہنے نبی نوں
بے جا سزا دتی تے او کسے اجھی سزا دے وچ پھس سکدا سی جمدے توں نکلنا اوکھا ہو جاندا۔ اوس ویلے او تھے
یسودہ سردار کاہن تے ہیگل دے سردار موجود سن جیہڑے اوہنوں مجبور کردے پئے سن پئی او یسوع نوں
مصلوب کرے۔ تے فیر سردار کاہناں نے اوہنوں آکھیا پئی ایہدا لہو ساڈے تے ساڈی اولاد دی گردن اُتے،
ایہنوں مصلوب کر، ایہنوں صلیب دے۔ ایویں سردار کاہن تے پہلاں ای اوہدے لہو نوں اپنیاں گردناں تے
لے چکے سن۔ تے ایویں کردیاں ہوئیاں اوہناں نے ذرا ایہہ پروا نہیں کیتی سی پئی کتے او غلط تے نہیں
کردے پئے نے۔

ایہدے توں مراد ایہہ نہیں اے پئی اوہناں نوں ایہہ پتہ نہیں سی پئی او کئی وہڈی ذمہ داری نوں اپنے اُتے
لیندے پئے نے۔ دراصل اوہناں دی کوشش سی پئی کسے وی طرح دے نال یسوع مسیح نوں صلیب دے دتا
جاوے۔ تے رسولاں دے زمانے دے وچ اوہناں دی ایس مخالفت دی وجہ ایہہ سی پئی رسول خُداوند یسوع
مسیح دی موت تے اوہدے جی اُٹھن دی مُنادی کردے پئے سن۔ خُداوند یسوع مسیح دی مصلوبیت رسولاں

دی مُنادی دا مرکز سی۔ تے ایس سارے واقعے دے وچ یہودی سرداراں دی سر توڑ کوشش شامل سی۔ ایس ای لئی سردار کاہان رسولاں دے خلاف انتہا پسند ہندے جان دے سن۔ پر رسولاں دے لئی ایس ذمہ داری نوں دل و جان دے نال پورا کرنا بے حد ضروری سی کیوں جے خُداوند یسوع مسیح اوہناں دا ایلی سی۔ تے رسول یسوع مسیح دی حُکم دے مطابق پاک روح دی مدد دے نال خُدا دے نال نوں جلال دیون دے لئی ایہناں عجیب کماں نوں لوکاں دے وچکار کردے پئے سن۔ ایہتھے وی او صلیب دے پیغام نوں لوکاں اگے پیش کردے پئے سن۔

نویں عہد نامے دے وچ یسوع مسیح دی صلیب دے پیغام نوں قبول کرنا پاک روح دیاں نعمتاں نوں حاصل کرن دا ذریعہ اے۔ اعمال ۵ باب دی ۲۹ تے ۳۰ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

پطرس تے رسولاں نے آکھیا پئی ساڈے لئی آدمیاں دی نسبت خُدا دا حُکم مننا زیادہ فرض اے۔

ایہتھے رسول خُدا دے حُکم نوں ترجیح دیندے نے پئی آدمیاں دی نسبت خُدا دے حُکم نوں مننا زیادہ ضروری اے۔ دراصل سردار کاہن خُدا دے ولوں نہیں سگوں اپنی ذاتی لڑائی لڑدے پئے سن۔ جدوں پئی رسول یسوع مسیح دی تحریک دا واضح طور تے بیان کردے پئے سن تے اوہدا ای پرچار کردے پئے سن۔ تے او پورے اختیار دے نال یسوع مسیح دیاں گلاں نوں لوکاں تیکر پہنچاوندے پئے سن۔ ایس ای لئی اوہناں نے بغیر کسے خوف دے ایہہ آکھ دتا سی پئی سانوں آدمیاں دی نسبت خُدا دے حُکم نوں مننا زیادہ ضروری اے۔

بنی اسرائیل دے وچ خُدا دی مرضی نوں پُورا کرن دی اک مثال اوہناں دایاں دی وی اے جہناں نوں فرعون دے ولوں ایہہ حُکم ملیا سی پئی بنی اسرائیل دیاں بچیاں نوں قتل کر دو۔ پر اوہناں نے خُدا دے خوف نوں منیا تے ایویں نہ کیتا سی۔ تے جدوں اسی اوس کہانی نوں پڑھدے آں تے اسی ویکھدے آں پئی اوہناں نے خُدا دی فرمانبرداری کیتی تے خُدا نے اوہناں نوں برکت دتی سی۔ تے اتھے رسولاں دے اعمال دے وچ ساریاں مخالفاں دے سامنے رسولاں نے خُدا دے حُکم دی تابعداری کیتی سی تے اوہدیاں حکماں نوں منیا سی۔ جو کجھ اوہناں نے بیان کیتا سی او خُدا دے ولوں بنی نوع انسان دی نجات دے لئی ضروری سی۔ تے اعمال ۵ باب دی ۳۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

ساڈے باپ دادا دے خُدا نے یسوع نوں جلایا جنوں تُسی صلیب اُتے لٹکا کے مار دتا سی۔

رسول براہ راست ایس گل نوں بیان کردے نے پئی یسوع مسیح نوں مصلوب کیتا گیا سی۔ تے اوہناں نے کدی وی صلیب دے پیغام نوں نظر انداز نہیں کیتا سی۔ پطرس اوہناں نوں واضح طور تے آکھدا اے پئی تُسی اوہنوں لکڑی اُتے لٹکا دتا سی۔ او بیان کردا اے پئی تُسی تے اپنے ولوں اوہناں اک لعنتی موت دتی سی۔ پطرس اتھے بڑی دلیری دے نال خُداوند یسوع مسیح دے نال کیتے گئے سردار کاہناں دے سلوک نوں بیان کردا اے۔ او بیان کردا اے پئی تُسی تے اوہنوں مار دینا چاہیا سی پئی خُدا نے اوہنوں مُردیاں دے وچوں جیوندہ کیتا اے۔ ایہہ بہت واضح تے سخت بیان اے جیہڑا پطرس اتھے بے خوف بیان کردا پیا اے۔ ایویں

ایتھے پطرس انساناں دی عدالت تے خُدا دے انصاف دے وچ فرق نوں بیان کردا اے۔ ایتھے پطرس خُداوند
یسوع مسیح دی بابرکت ہستی نوں بیان کردا اے پئی خُدا نے اوہنوں مُردیاں دے وچوں جیوندہ کیتا اے تے
ایویں خُدا دے نال نوں جلال ملیا اے تے خُدا نے اوہنوں اپنی قُدرت دے نال جیوندہ کیتا اے۔ تے اعمال
۵ باب دی ۳۱ آیت ایہہ بیان کردی اے:

اوہنوں ای خُدا نے مالک تے مُنجی ٹھہرا کے اپنے سچے ہتھ توں اُچا کیتا۔

ایویں پطرس ایس گل نوں یسوع مسیح دے بارے خُدا دی عدالت نہیں آکھدا اے سگوں ایہہ خُدا دے ولوں
انسان دے لئی نجات دا منصوبہ اے پئی اوہنوں سردار کاہناں دے ہتھوں مصلوب کروایا گیا۔ تے فیرا بیان
کر دیا اے پئی خُدا نے اوہنوں مُردیاں دے وچوں جیوندہ کردیاں ہوئیاں اپنے سچے ہتھ توں اُچا کیتا سی۔ ایہہ
دراصل خُداوند یسوع مسیح دی الہی حیثیت دی پچھان تے شناخت اے۔ تے ایہہ اوہدے الہی مرتبے دا بیان
اے۔ پُرانے عہد نامے دے وچ خُدا دے سچے ہتھ نوں خُدا دی قُدرت دے طور تے بیان کیتا گیا اے۔ خُداوند
یسوع مسیح نوں خُدا نے مُردیاں دے وچوں جیوندہ کیتا اے تے اوہنوں او الہی مُقام بخشیا اے جیہڑا بنائے عالم
توں پہلاں او رکھدا سی۔ ایہہ رُتبہ خُدا باپ دے نال یسوع مسیح دی رفاقت تے دُہنگے تعلق دا بیان اے۔

پر سردار کاہناں دی سمجھ خُداوند یسوع مسیح دے بارے دے وچ بالکل غلط سی۔ تے او پُرانے عہد نامے دیاں
ساریاں پیشین گوئیاں نوں رد کردیاں ہوئیاں یسوع مسیح دی بابت حقیقت نوں سمجھن توں قاصر سن۔ خُداوند

یسوع مسیح دے بارے اوہناں دے سارے تصورات بالکل غلط سن۔ تے اعمال ۵ باب دی ۳۱ آیت دے وچ

ایویں بیان اے:

تاں پئی اسرائیل نوں توبہ دی توفیق تے پاپاں دی مُعافی بخشے۔

ایس آیت دے وچ رسول اصل دے وچ یسوع مسیح دے مُردیاں دے وچوں جیوندہ کیتے جاون دے مقصد نوں بیان کردے پئے نے۔ اسرائیل نوں دو شیواں بخشیاں گئیاں سن اک توبہ دی توفیق تے دوجی پاپاں دی مُعافی۔ توبہ دی توفیق نوں پُرانے تے کجھ تھاواں تے نویں عہد نامے دے وچ خُدا دے ولوں تحفے دے طور تے بیان کیتا گیا اے۔ پُرانے عہد نامے دے وچ لوکی اپنیاں پاپاں دے کفارے تے مُعافی دے لئی قُربانیاں پیش کردیاں ہوئیاں خُدا دے حضور دے وچ حاضر ہندے سن۔

خاص طور تے جدوں بنی اسرائیل بُت پرستی دا شکار ہو گئے سن تے او خُدا توں دُور ہو گئے سن۔ خُدا نے اوہناں نوں اپنیاں نبیاں دی رائیں توبہ دے لئی قائل کیتا سی تے اوہناں نوں بحال کرن دا سارا انتظام کیتا سی۔ تاں پئی او ایویں کردیاں ہوئیاں جیوندے خُدا دے عبادت کرن۔ کیوں جے توبہ دی رائیں خُدا نے اوہناں دے لئی برکتاں دا بُوہا کھول دتا سی۔ ایہدے باعث ساڈی خُدا دی ساری ناراضگی ختم ہو جاندی اے تے او انسان دے اُتے رحم کردا اے۔ یاد رکھو پئی توبہ توں مُراد ایہہ ہے پئی اپنیاں پاپاں تے پشیمان ہونا تے خُدا توں بحالی تے رحم نوں طلب کرنا۔ توبہ دے عمل توں انسانی جیاتی دے وچ تبدیلی واقع ہندی اے۔

ایویں توبہ دے نتیجے دے وچ بے کوئی روح خُدا دی موجودگی نوں تسلیم کردی اے تے اوہنوں اپنا نجات
دہندہ قبول کردی اے تے او خُدا دے ولوں پاک روح دیاں نعمتاں دا تجربہ کردا اے۔ ایویں اوہدی حیاتی دے
وچ حیرت انگیز تبدیلی واقع ہندی اے۔ تے انسان خُدا دے نال رفاقت رکھدا اے تے ہر ویلے اوہدے نال
نوں جلال دیون دی کوشش دے وچ رہندا اے۔ خُدا دے خوف دے وچ حیاتی نوں گزارنا اصل دے وچ
گناہ توں آزادی اے۔ تے جدوں اسی آزاد ہو جاندا اے تے اسی خُدا دے حضور دے وچ دلیری دے نال
جاسکدے اے تے وضاحت دے نال ساریاں شیواں نوں ویکھ سکدے اے۔ ایویں اسی اپنی حیاتی دے وچ خُدا
دے مقصد نوں پہچان سکدے اے تے خُدا دی مرضی نوں پورا کر سکدے اے۔

ایہہ ساڈے اپنے اختیار دے وچ اے اسی خُدا نوں قبول کرئیے یا نہ کرئیے۔ کیہ اسی اوہنوں نظر انداز کردے
آں یا اسی اوہدے ول نوں رجوع لیواندے آں۔ ایویں اسی اپنیاں جیاتیاں دے وچ روحانی تے جسمانی برکتاں
نوں حاصل کردے آں۔ تے ساڈے کول انتخاب ہندا اے پئی اسی اپنے لئی چنگیاں یا پھڑیاں شیواں نوں چُن
سکدے آں پر ایہہ یاد رکھو پئی خُدا سانوں کدی وی بُریاں شیواں نہیں دیندا اے۔ ساڈا آسمانی باپ سانوں
ہمیشہ چنگیاں شیواں دیندا اے تے او سانوں اپنیاں برکتاں دے نال نوازدا اے۔ شرط ایہہ ہے پئی اسی اپنی
حیاتی دے وچ اوہدی مرضی نوں پورا کرئیے۔

ایویں سانوں توبہ دی توفیق نوں دو جیہاں ساریاں گلاں نوں زیادہ اہمیت دینی چاہیدی اے۔ تاں خُدا باپ دے نال ساڈا تعلق بحال رہوئے۔ تے ایویں اسی ہمیشہ اوہدی رفاقت دے وچ رُئیے تے اوہدے توں برکتاں نوں حاصل کریئے۔ ایویں توبہ دی توفیق اک مُفت تحفہ اے۔ خُدا باپ نے اپنے بیٹے نوں ایس ای لئی مُردیاں دے وچوں جیوندہ کیتا اے تاں پئی اوہنی اسرئیل نوں ایہہ تحفہ مُفت عطا کرے۔

توبہ توں مُراد اے پئی خُداوند یسوع مسیح دے بارے انسانی پُرانیاں خبیالاں دا بدل جانا اے۔ تے خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال خُدا باپ دے نال تعلق نوں بحال کرنا اے۔ ایس قسم دیاں برکتاں دا بیان پہلاں وی اعمال دی کتاب دے وچ کیتا جا چکیا اے جدوں اک لنگڑے نوں شفا دتی گئی سی۔ خُداوند یسوع مسیح دے نال توں اوہنے ایہہ شفا دی برکت پائی سی۔ ایویں خُدا نے ہر اک جسمانی تے روحانی کمزوری نوں انسان دی جیاتی توں دُور کرنا اے۔

اج وی ہر کوئی اپنیاں نظریاں نوں اپنی جیاتی نوں بدل سکدا اے تاں پئی او توبہ کرے تے اپنی جیاتی دے وچ یسوع مسیح نوں اول درجہ دیوئے۔ اوہدے وسیلے دے نال توبہ کرے تے خُدا دی نال اپنی حقیقی جیاتی نوں شروع کرے۔ خُدا باپ دے اُتے بھروسہ رکھے تے انجیل دی مُنادی کرے تے خُداوند خُدا دے اُتے بھروسہ رکھے۔

استھے پطرس ساریاں سُنن والیاں نوں وی دعوت دیندا پیا اے پئی اوہناں نوں اپنیاں خیالاں نوں بدلنا چاہیدا
اے۔ تے او سارے وی جیہڑے اپنیاں دلاں دے وچ یسوع مسیح دے بارے غلط خیال رکھدے نے اوہناں
نوں اپنیاں خیالاں نوں ٹھیک کرنا چاہیدا اے۔ تے اعمال ۵ باب دی ۳۵ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا
اے:

تے اسی ایہناں گلاں دے گواہ آں تے پاک روح وی جنوں خُدا نے اوہناں نوں بخشیا سی جیہڑے اوہدا حکم
مندے نے۔

پطرس تے دوجے رسول خُداوند یسوع مسیح دی مصلوبیت تے اوہدے مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن دے گواہ
سن۔ پہلے باب دے وچ بارہویں حواری نوں پُچھن توں پہلاں خُداوند یسوع مسیح آپ اپنیاں حواریاں دے اُتے
ظاہر ہویا سی تے اوہناں نوں خُدا دی بادشاہی دے بارے بیان کیتا سی۔ اوس ویلے وی یسوع مسیح نے ثبوتوں
دے نال اپنے آپ نوں اوہناں دے اُتے ظاہر کیتا سی۔ تے اوہناں نوں ایس گل دا حکم دتا سی پئی او یسوع
مسیح دے جی اُٹھن دے گواہ ٹھہرن۔

خُداوند یسوع مسیح دا مُردیاں دے وچوں جی اُٹھنا اوہناں دے ایمان دا حصہ سی۔ تے رسولاں دی مُنادی دا
مرکزی مضمون وی ایہہ سی۔ تے ایہہ ای گواہی دینا اوہناں دی ذمہ داری سی۔ ایویں اوہناں نے یسوع مسیح

دے بارے ایہناں سچائیاں دا بیان کیتا سی۔ تے رسولاں دے نال نال پاک روح وی سی جیہڑا اوہناں دے اندر کم کردا پیا سی تے اوہناں دی مدد کردا پیا سی تے او وی یسوع مسیح دی قیامت دا گواہ سی۔

خداوند یسوع مسیح دیاں معجزیاں تے خدمت دے وسیلے پہلاں ای رسولان دی حیاتی تے کردار دے وچ کافی تبدیلی آگئی سی۔ تے ہُن خدائے پاک روح وی اوہناں دی مدد کردا پیا سی۔ خداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال اوہناں دے وچ آپس دی محبت و ہمدی پئی سی تے ہر اک بندہ جیہڑا اوہدے اُتے ایمان لیاوندہ سی او ایس جماعت دا حصہ بن جاندا سی۔ تے ایویں او اوہدے اُتے ایمان لیاوندے ہوئیاں او اوہدیاں گواہاں دے وچ شامل ہندے جاندے سن۔

تے ایہہ پیغام یسوع مسیح دے مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن دی خُوشخبری دا بیان اے۔ تے ہر او بندہ جیہڑا یسوع مسیح دے اُتے ایمان رکھدا اے تے اوہدے مُردیاں دے وچوں جی اُٹھن دا اقرار کردا اے او پاک روح دیاں نعمتاں نوں حاصل کردا اے تے اوہدا گواہ ٹھہردا اے۔ ایویں ایہہ نویں حیاتی خُدا تیکر پہنچن دا وسیلہ بن جاندا اے تے خُدا توں برکتاں نوں وی حاصل کرن دا وسیلہ ہندی اے جمدے نال شفا، تبدیلی قوت تے حفاظت میسر آوندی اے۔ تے اعمال ۵ باب دی ۳۳ تے ۳۴ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

او ایہہ سُن کے سڑ گئے تے اوہناں نوں قتل کرنا چاہیا۔ پر گملی ایل نام اک فریسی نے جیہڑا شرع دا عالم سی تے ساریاں لوکاں دے وچ عزت دار سی تے عدالت دے وچ کھلو کے حکم دتا پئی ایہناں بندیاں نوں تھوڑی دیر دے لئی باہر کر دیو۔

رسولاں دی ایس خدمت دے وسیلے دے نال خُدا دا ناں عزت تے جلال پاوندا پیا سی کیوں جے او اپنی خدمت نوں پورا کردے پئے سن۔ بھائیں جے لوکاں دے نزدیک ایہہ نوی تعلیم سی تے نویاں عقیدیاں دا پرچار سی۔ پر اصل دے وچ ایہہ او کم سی جیہڑا خُداوند یسوع مسیح نے اپنیاں حواریاں دے سُپرد کیتا سی تے جیہڑا لوکاں دی نجات دے لئی ضروری سی۔

کیوں جے ایس نویں عہد دا مقصد توبہ دی توفیق تے پاپاں دی مُعافی سی۔ ایہہ بُنیادی طور تے یسوع مسیح دی بادشاہی دیاں برکتاں سن۔ تے ایہہ حقیقی خُوشی دا حصول سی جیہڑا یسوع مسیح دی گواہی دے باعث مُیسر سی۔

لوکی اوہناں توں ڈردے سن تے اوہناں نوں قتل کر دینا چاہندے سن۔ او شاید اوہناں نوں اک لمحہ وی برداشت کرنا نہیں چاہندے سن۔ پر اوہناں دے وچ اک فریسی تے شرع دا عالم سی جیہڑا ساریاں وچ عزت دار سی جہنے اوہناں نوں ایویں نہیں کرن دتا سی۔ اور بی سی تے شریعت دا اُستاد سی۔ یہودی تاریخ دے وچ اوہدا ناں بہت عزت دار اُستاداں دے وچ آندا سی۔

خداوند یسوع مسیح دے زمانے دے وچ دو مکتبہ فکر پائے جان دے سن اک نوں ہل تے دوجے نوں شیماع
آکھ دے سن۔ ہل دراصل گملی ایل دا پوتا سی تے ایس مکتبہ فکر دے نال تعلق رکھن والے لوکی انتہا پسند
نہیں سن۔ تے آگیا جاندا اے پئی گملی ایل بہت سنجیدہ تے سمجھدار شخصیت دا حامل سی۔ او بہت دھیمے لہجے
دے وچ بولدا سی تے فوراً آگ بگولا نہیں ہندا سی۔

گملی ایل دے بارے بیان کیتا جاندا اے پئی او اک خاص خدمت دا حامل سی۔ او اوہناں عورتاں دی طلاق نوں
روکن دی کوشش کردا سی جنہاں نوں طلاق ہون والی ہندی سی۔ تے او دونوں فریقاں دے وچکار صلح نوں قائم
کرن دی کوشش کردا سی۔ جدوں پئی شیماع دیاں لوکاں دے بارے ایہہ بیان اے پئی او بہت انتہا پسند
لوک سن۔ اوہناں دیاں روایاتاں بہت ای سخت سن تے اوہناں دیاں عقیدیاں دے وچ کسے قسم دی کوئی لچک
نہیں پائی جاندی سی۔

گملی ایل کلیسائی تاریخ دے وچ اہم کردار بیان کیتا گیا اے۔ تے سارے لوکی اوہنوں بڑی عزت دی نگاہ دے
نال دیکھدے سن۔ او یہودی تاریخ دے وچ اک سُنہرے باب دی حیثیت رکھدا سی۔ اوہنوں اچھائی دے اُستاد
دے طور تے جانیا جاندا سی۔ تے ایہہ ای گملی ایل پولوس رسول دا اُستاد وی سی۔ گملی ایل اپنی سخاوت تے
تعلیمی نقطہ نظر دے وچ وی بہت وڈی سوچ دا مالک سی۔

اوہنوں اوہدیاں و ہڈیاں تے چنگیاں خیالاں دے باعث بہت قدر دی نظر دے نال ویکھیا جاندا سی۔ کیوں جے او فوری طور تے انتشار نہیں پھیلن دیندا سی سگوں او حالات نوں اچھے طریقے دے نال قابو وچ رکھن دی کوشش وچ رہندا سی۔ بہت سارے فریسی ہیکل دیاں سرداراں دے وچ شامل سن۔ او ویکھدے آل پئی اعمال دی کتاب دے ۵ باب دی ۳۵ تے ۳۶ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

فیر اوہناں نوں آکھیا پئی اے اسرا ئیلیو! ایہناں بندیاں دے نال جو کجھ کرنا چاہندے او دھیان دے نال کرنا۔ کیوں جے ایہناں دناں توں پہلاں تھیوداس نے اٹھ کے دعویٰ کیتا سی پئی میں وی کجھ آل۔ تے قریباً چار سو بندے اوہدے نال رل گئے سن پر او ماریا گیا تے جنے اوہدے نال سن او سارے نس بھج گئے تے مٹ گئے۔ اتھے تھیوداس دے تاریخی واقعے دا حوالہ بیان کیتا جاندا پیا اے۔ ایس حوالے دے وچ ایس واقعے دی وجہ بیان نہیں کیتی گئی اے تے اوہدے بارے سانوں کوئی پتہ نہیں اے پئی اوہدا حسب نسب کیہ اے۔ جتھوں تیکر سانوں ایہدے بارے علم اے تے او اک باغی شخص سی تے اوہنے بغاوت دی اسی تحریک دے وچ اپنے نال چار سو بندیاں نوں ملا لیا سی۔ اوہناں دی بغاوت اصل دے وچ رومی حکومت دے خلاف سی پر تھیوداس تے اوہدے نال دے مارے گئے سن۔

گملی ایل ایس تحریک دے بارے وی کجھ ایویں دا ای خیال کردا اے جیویں پئی ایہہ وی اپنے آپ ای وجود دے وچ آئے ہون گے۔ پر رسولاں دی تحریک مسیحائی تحریک سی تے ایہدا تعلق یسوع مسیح دی تعلیم تے اوہدے

زمانے دے نال سی۔ تے گملی ایل اوس ویلے دی قابلِ عزت شخصیت سی تے اوہنوں تے اوہدیاں گلاں نوں
معتبر منیا جاندا سی۔

ایویں یہودی تاریخ دے وچ ہور وی ایویں دیاں لوکاں دے بارے بیان کیتا گیا ہونے گا جیویں پئی تھیوداس
دے بارے بیان اے۔ تے گملی ایل رسولاں دے کم نوں وی ایویں دی ای تحریک بیان کردا اے۔ او سمجھدا
سی پئی ایہہ مسیحی وی ایویں دی ای کوئی تحریک شروع کر بیٹھے نے جیہڑی آپ ای مک جاوے گی۔ تے اعمال
۵ باب دی ۷ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

ایہدے بعد یہوداہ گلیلی اسم نویسی دیاں دناں دے وچ اُٹھیا تے اوہنوں کجھ لوکاں نوں اپنے ول نوں کر لیا۔
یہوداہ گلیلی دا تعلق ۶ ق م دے نال اے جدوں اوہنے رومی حکومت دے خلاف بغاوت کیتی سی۔ او رومی
حکومت دی اسرائیل دے اُتے مداخلت نوں تے تسلط نوں تسلیم نہیں کردا سی۔ ایہہ بغاوت قیصر اوگستس
دے دور دے وچ وچ ہوئی سی جدوں اسم نویسی شروع ہوئی سی تے مریم تے یوسف اپنے آبائی خاندان دے
ولوں اپنے نام لکھواون گئے سن۔

گلیلی ایس قسم دیاں بغاوتاں دے حوالے دے نال ہمیشہ اگے رہیا اے۔ کیوں جے بہت ساریاں معاشرتی کماں
تے تحریکاں دا تعلق گلیلی دے نال ای رہیا اے۔ تے یروشلم وی یہودیاں دے لئی اسرائیلی سلطنت دے

حوالے دے نال مرکز دی حیثیت دے نال رہیا اے تے ایہہ اوہناں دے لئی بہت ای اہمیت دا حامل سی۔

تے اعمال ۵ باب دی ۳ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تے او وی ہلاک ہویتے چنے اوہدے منن والے سن او سارے نس بچ گئے۔

تھیوداس تے یہوداہ دونوں دے وچ اک گل مختلف سی۔ تھیوداس دی نسبت یہوداہ اک جوان تے گرم جوش

بندہ سی تے او رومی حکومت توں حسد کردا سی، ایہنوں یہوداہ زیلو تیس وی آکھیا جاندا سی۔ یسوع مسیح دیاں

حواریاں دے وچوں وی اک بندہ ایہہ نال رکھدا سی۔

اک ویلا آیا جدوں یہوداہ گلیلی اپنی طاقت نوں برقرار نہ رکھ سکیا سی تے اوہدے سارے ساتھی نس گئے۔ سردار

کاہناں دی نظر دے وچ زیلو تیس بڑے خونئی بندے ہندے سن تے ہُن رسولاں دے بارے وی اوہناں دا

ایہہ ای خیال سی۔ ایہہ یہوداہ دی جماعت اک سیاسی جماعت سی جہناں نے رومیوں دے خلاف بغاوت کیتی

سی پر اوگھٹ طاقت ہون دی وجہ توں رومیوں نوں ہرا نہ سکے سن۔ تے رسولاں دے بارے وی سردار کاہن

کجھ ایویں ای خیال کردے پئے سن۔ تے اعمال ۵ باب دی ۳۸ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

ایویں میں ہُن تُہانوں آکھدا آں پئی ایہناں بندیاں توں کنارہ کروتے ایہناں دے نال کجھ کم نہ رکھو۔

ایتھے بالواسطہ طور تے گملی ایل ایہہ خطاب کردا پیا اے پئی ماضی دے وچ جہناں لوکاں نے لیڈرشپ دا دعویٰ کیتا اے او سارے مر گئے نے۔ بھاریں جے یہودی رسولاں توں خوش نہیں سن پر تاں وی گملی ایل نے اوہناں نوں ایہہ نصیحت کیتی سی پئی اوہناں توں کنارہ کرو۔ کیوں جے او جاندے سن پئی ایس توں پہلاں وی دو ٹولے اُٹھے سن پر او اپنے آپ ای مک گئے سن۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۵ باب دی ۳۸ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

کیوں جے ایہہ تدبیر یا کم جے آدمیاں دے ولوں اے تے آپ ای برباد ہو جائے گا۔

یونانی متن دے وچ ایتھے شرطیہ اندازِ بیان ورتیا گیا اے یعنی اگر دالفظ ورتیا گیا اے۔ پئی جے ایہہ کم انسانی سوچ دی بُنیاد تے ہے تے ایہہ آپ ای مک جاوے گا۔ یونانی زبان دے وچ چار طرح دے نال شرطیہ فقرہ بولیا یا لکھیا جاندا اے تے ایتھے اوہناں چاراں دے وچوں اک انداز نوں بیان کیتا گیا اے۔ یعنی فقرے دے پہلے حصے دے وچ اگر تے دوجے دے وچ تو ورتیا گیا اے۔ ایس فقرے نوں بیان کرن دا انداز ایہہ ظاہر کردا اے پئی ہوسکدا اے پئی ایہہ کم خُدا دے ولوں ہوئے تے ایہہ وی ہوسکدا اے پئی ایہہ کم خُدا دے لوں نہ ہوئے۔ تے اعمال ۵ باب دی ۳۹ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

پر جے خُدا دے ولوں اے تے تسی ایہناں نوں لوکاں اُتے غالب نہیں آسکو گے۔

استھے شرطیہ اندازِ بیان دی اک ہور شکل نوں بیان کیتا گیا اے۔ یعنی استھے لفظ پر تے تے ورتے گئے نے۔
ایہدے توں مراد ایہہ ہے پئی بے ایہہ تحریک خُدا دے ولوں اے تے بے ایہہ سچی اے تے تھی ایہناں
بندیاں نوں ڈک نہیں سکو گے۔

استھے دھیان کرن والی گل ایہہ ہے پئی ایس معجزانہ کم دے وچ گملی ایل خُدا دی شمولیت نوں محسوس کردا پیا
اے۔ ایہناں ساریاں کماں دے وچ او خُدا دی مُداخلت نوں محسوس کردا پیا اے۔ کیوں بے ایس آیت دے
وچ او وضاحت دے نال ایہہ بیان کردا اے پئی بے ایہہ کم خُدا دے ولوں اے تے تھی کدی وی ایہناں نوں
روک نہیں سکو گے او۔

سرداراں تے کاہناں دی ایہہ جماعت اک بااثر جماعت سی تے سارے مذہبی تے سیاسی کم ایہناں دی ای
رائیں پورے ہندے سن۔ ایہہ وی ہوسکدا اے پئی گملی ایل نے ذاتی طور تے ایس تحریک دے وچ خُدا دی
مُداخلت نوں محسوس کیتا ہوئے گا۔ تے اوہنے ایہہ اظہار کیتا ہوئے گا پئی بے ایہہ کم خُدا دے ولوں اے تے
تھی کدی وی ایہناں دے اُتے غالب نہیں آسکو گے او۔ تے اعمال ۵ باب دی ۳۸ آیت دے ایس حصے دے
وچ بیان اے:

--- کتے ایویں نہ ہوئے پئی خُدا دے نال وی لڑن والے ٹھہرو۔

ایس آیت دے ایس حصے دے وچ ایہہ خدشہ بیان کیتا گیا اے پئی جے ایہہ خُدا دے ولوں اے تے ایہدی مخالفت کردیاں ہوئیاں تھی وی خُدا دے نال لڑن والے ٹھہرو گے۔ تے کیوں جے او وی خُدا دی قُدرت نوں جاندے سن تے ایہہ وی جاندے سن پئی اسی انسان دا مُقابلہ تے کرسکدے آں پر خُدا دا نہیں۔

گملی ایل نے اوہناں نوں اک ہور گل دسی سی پئی کوئی وی بندہ خُدا دے نال نہیں لڑسکدا اے۔ اعمال ۵ باب دی ۴۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

اوہناں نے اوہناں دی گل منی تے رسولاں نوں کول سد کے اوہناں نوں پٹوایا تے ایہہ حُکم دے کے چھڈ دتا پئی یسوع مسیح دا ناں لے کے گل نہ کرنا۔

جدوں یسوع مسیح مُنادی کردا سی تے معجزے کردا سی تے اوس ویلے وی یہودی سرداراں دی مخالفت دا سامنا اوہنوں سی۔ جدوں اوہنوں پھڑیا گیا سی تے اوہنوں کوڑے لگوا کے زخمی کر دتا گیا سی۔ یسوع مسیح نوں مارے گئے دو تہائی کوڑیاں دے وچوں دو تہائی اوہدی پٹھ تے مارے گئے سن۔

پُرانے عہد نامے دے وچ ایہہ تصور پایا جاندا سی پئی جہنوں سزا دتی جاندی سی اوہدے بارے لوکاں دے سامنے ایہہ ثابت کیتا جاندا سی پئی مُلزم نے یقینی طور تے خطا کیتی اے۔ اتھے وی رسولاں نوں لوکاں دی نظر دے وچ قصور وار ثابت کرن دے لئی اوہناں نوں ماریا گیا سی۔

اوس ویلے دے قانون دے مطابق چالی کوڑے کسے معاشرتی نافرمانی دے نتیجے دے وچ دتی جاوَن والی بالکل واجب سزا سمجھی جاندی سی۔ پولوس رسول دے تعلق دے نال وی کوڑیاں دی مار کھاون دا ذکر بلدا اے۔ پر ایہناں کوڑیاں دی مار کھاون دے باوجود اوہناں دی خوشی دے وچ کوئی کمی نہیں آئی سی۔ اعمال ۵ باب دی ۴۱ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے او عدالت وچوں ایس گل توں خوش ہو کے باہر چلے گئے پئی اسی اوس ناں دی خاطر بے عزت ہون دے لائق تے ٹھہرے۔

انسانی اخلاقیات دے وچ بے عزتی کوئی عام گل نہیں اے کوئی وی بندہ اپنی بے عزتی کروانا نہیں چاہندا اے۔ پر سزا دیون والے صاحب اختیار ہر طرح دے نال مضبوط تے قابلِ قدر سمجھے جاندے سن۔ تے اوہناں نے رسولاں نوں اپنے نقطہ نظر دے نال غلط پایا سی۔ تے اوہناں نے ایہدے توں زیادہ کجھ نہیں کیتا سی پئی اوہناں نوں اوہناں دے قانون دے مطابق سزا دتی۔

پر ایہہ لوکی بنیادی طور تے خداوند یسوع مسیح دے اُتے ایمان رکھدے سن تے اوہناں نے یسوع مسیح دی محبت دے وچ ایہناں دکھاں نوں برداشت کیتا سی۔ تے او خوش سن پئی او یسوع مسیح دے نال دی خاطر ایہناں دکھاں نوں برداشت کرن دے لائق ٹھہرے سن۔ رسولاں نے ایہنوں اپنے لئی فخر دا باعث سمجھیا سی۔ تے ایہہ گل یسوع مسیح دیاں پیمیشن گوئیاں دے مطابق سی۔ اپنے پہاڑی واعظ دے وچ خداوند یسوع مسیح

نے ایہہ فرمایا سی پئی لوکی تہانوں لعن طعن کرن گے تے ہر طرح دیاں پہہڑیاں گلاں تہاڈے بارے آکھن گے
پر تہسی مہبارک ہوؤ گے۔ کیوں جے اوہناں نبیاں نوں وی جیہڑے تہاڈے توں پہلاں سن ایویں ای ستایا گیا
سی۔

ایویں رسولاں نے ایہہ پکھانیا سی ایہہ او ای گل اے جیہڑی یسوع مسیح نے اوس ویلے دے بارے فرمائی
ہوئے گی۔ تے اوہناں نے اپنے حق دے وچ ایس گل نوں عزت افزائی سمجھیا پئی یسوع مسیح دے نال دی
خاطر بے عزت ہوئے۔ یسوع مسیح دے نال توں مُنادی کرنا تے اوہدی قیامت تے نجات دی گواہی دینا تے
رسولاں دی خدمت دا لازمی حصہ سی ایس لئی او ایہنوں کسے وی طرح دے نال نہیں چھڈ سکدے سن۔

او پاک روح دی مدد دے نال یسوع مسیح دیاں معجزیاں تے اوہدی قُدرت دے گواہ سن۔ تے ایہدے نال نال
یسوع مسیح دا ارشاد تے اوہدی تعلیم اوہناں دی خدمت دا مرکزی حصہ سی۔ رسول بھاویں جے یسوع مسیح
دے نال دی خاطر اک واری دکھاں نوں برداشت کر چکے سن تاں وی اوہناں دے کردار توں ایہہ ظاہر ہندا
اے پئی او اپنی خدمت گزاری دے کم تے اپنے موقف نوں پورا کرن گے۔ تے خُداوند یسوع مسیح دیاں
لفظاں توں وی ایہہ ای ظاہر ہندا اے پئی اوہناں نوں نبیاں دی طرح بار بار ایہناں کماں نوں کرنا ہوئے گا۔

تے رسول وی ہر ویلے ایس گل دے لئی تیار رہندے سن۔ عدالت دے ولوں جو کجھ وی اوہناں دے نال کیتا
گیا سی اوہناں نوں ایہدے توں کجھ فرق نہیں پیا سی تے نہ ای او ایہدے توں خوفزدہ ہوئے سن۔ او عدالت

دے صدر توں نہیں ڈرے سن تے او یسوع مسیح دے جلالی نام دی خاطر سب کجھ برداشت کرن نوں تیار
سن۔ تے خاص طور تے خدمت دے اوس حصے نوں اوہناں دے سپرد کیتا گیا سی جمدے لئی او بالکل تیار سن۔
کیوں جے خُداوند یسوع مسیح دے لئی اہمناں کماں نوں کرنا اوہناں دی زمینی خدمت دا حصہ سی۔ کیوں جے
اوہناں دے لئی آدمیاں دے حکم دی بجائے خُدا دے حکم نوں مننا زیادہ ضروری سی۔ تے اعمال ۵ باب دی
۴۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے او ہیکل دے وچ تے ہر روز گھراں دے وچ تعلیم دیوں تے ایس گل دی خوشخبری سُناون توں پئی یسوع
مسیح ای خُداوند اے باز نہ آئے۔

گرفنار ہون دے بعد وی اوہناں نے خُوشخبری سُنانا جاری رکھیا سی۔ کیوں جے جدوں او قید دے وچ سن تے
فرشتے نے اوہناں نوں آکھیا سی پئی جاؤ تے جیاتی بخش گلاں نوں لوکاں نوں سُناؤ۔ تے ایہدا نتیجہ ایہہ ہویا سی
پئی ہُن او نہ صرف ہیکل دے وچ سگوں لوکاں دیاں گھراں دے وچ جا کے وی خُدا دی خُوشخبری نوں سُناون
لگے سن۔ تے اوہناں نے خُوشخبری دے ایس کم نوں دُور و نزدیک دیاں علاقیاں دے وچ وی کرنا جاری رکھیا
سی۔ خُدا دے پتر یسوع مسیح نوں وی ایس ای کم دے لئی بھیجیا تے مسیح کیتا گیا سی پئی لوکاں نوں خُوشخبری
دیونے تے اوہناں دی نجات دے کم نوں پُورا کرے۔ ایویں ایہہ خُدا باپ دے ولوں عطا کیتی گئی اک ذمہ
داری سی جیہڑی یسوع مسیح نوں سوپنی گئی سی۔

ہُن رسول وی یسوع مسیح دے پیروکار ہون دے ناطے ایس کم دے لئی ذمہ دار سن پئی او خُو شخبری دے ایس کم نوں کرن۔ پطرس نے ایس خطبے دے وچ جیہڑا اوہنے سردار کاہناں دے سلمنے دتا سی ایہہ ای اقرار کیتا سی پئی یسوع مسیح مالک اے تے مُنجی اے۔ تے او ای جیاتی دا منبع اے جنہوں تسی قتل کر دتا سی۔ تے ایہہ او گل سی جہدے توں یہودی بہت ای غصے وچ آگئے سن پئی تسی اوہدے لہو نوں ساڈیاں گردناں تے رکھنا چاہندے او، جیہڑا پئی او پہلاں ای کر چُکے سن۔

ایویں رسول اوہدے بادشاہ، نجات دہندہ تے صاحبِ اختیار تے ایس کائنات دا خالق ہون دا اظہار کردے سن۔ تے اعمال دی کتاب دے وچ وی ہُن تیکر دو واری ایہہ اقرار کیتا گیا اے پئی خُداوند یسوع مسیح مالک تے مُنجی اے۔ تے یسعیاہ ۶۰ ویں باب توں وی ایس ای گل دا پتہ لگدا اے پئی یسوع مسیح خُداوند تے مالک اے۔ تے او پُرانے عہد نامے دیاں پیشن گوئیاں تے علمِ سابق دے عین مطابق اے تاں پئی او نجات دہندہ دے طور تے ایس جہان دے وچ کم کرے۔

ایہدے علاوہ یسعیاہ ۶۲ تے ۶۶ باب دے وچ ایس گل نوں بیان کیتا گیا اے پئی خُداوند دی نجات تہاڈے تیکر پہنچی اے۔ تے ایویں بنی اسرائیل تے ساریاں قوماں دی نجات دی راہ ہموار ہو گئی اے۔ یسعیاہ دے علاوہ ذکریاہ دی کتاب دے وچ وی ایہہ پیشن گوئی کیتی گئی اے پئی ویکھ تیرا بادشاہ آوندا اے تے بنی اسرائیل دی نجات آوندی اے۔ تے او کھوتے تے سوار اے سگول لاڈو دے بچے تے۔

ایویں پیشن گوئیاں توں وی ایہہ ثابت ہندا اے پئی اوبادشاہ، صاحب اختیار تے حاکم اعلیٰ اے۔ ایویں اسی
ایہناں ساریاں گلاں توں ایہہ ظاہر ہندا اے پئی کوئی اجھی ہستی ہے جیہڑی اوہناں نوں اوہناں دیاں پاپاں توں
نجات دے سکدی اے، اوہناں نوں بچا سکدی اے تے اوہناں نوں ابدی حیاتی عطا کر سکدی اے۔

تے اخیر اسی ویکھدے آں پئی او غیر قوماں دے لئی وی نجات ثابت ہويا سی۔ ایس لئی او یسوع مسیح دی
نجات دی خوشخبری نوں دیون توں باز نہیں آئے سن پئی یسوع مسیح ای خدا اے تے اوہناں نے دُور و نزدیک
دیاں ساریاں علاقیاں دے وچ ایس گل دی مُنادی کیتی سی۔ تے نہ صرف ہیکل سگول گھراں دے وچ وی
ایس گل دی خوشخبری دا پرچار کیتا۔

اعمال ۶ باب دی پہلی آیت دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

اوہناں دناں دے وچ جدوں حواری بہت ہندے جاندے سن تے یونانی مائل یہودی عبرانیاں دی شکایت کرن
لگے۔ کجھ اجھے یونانی مائل یہودی سن جنہاں دے وچوں کجھ کمانت دے عمدے تے وی فائز رہ چکے سن۔ جیویں
پئی زکریاہ جیہڑا یوحنا پتسمہ دیون والے دا باپ سی۔ تے زکریاہ خدا دے گھر دے وچ اپنی واری تے کمانت
دے کم نوں انجام دیندا سی۔ ایہدے علاوہ سردار کاہن وی ہندے سن جنہاں دا کم ہیکل دیاں وہڈیاں تے اہم
ذمہ داریاں نوں سنبھالنا ہندا سی۔ تے اہم تہواراں تے یہودیاں دی نگہبانی کرنا اوہناں دا کم ہندا سی۔

چھیویں باب دے وچ کلیسیا دے وچ اک ہور مسئلہ پیدا ہو یا سی جیہڑا پئی معاشرتی مسئلہ سی۔ کیوں جے کلیسیا دے وچ کلام دی مُنادی تے خدمت دے نال نال کجھ معاشرتی خدمتاں وی انجام دتیاں جان دیاں سن جہدے مطابق معاشرتی قدریں نوں مد نظر رکھ دیاں ہوئیاں ضرورت منداں دی داد رسی کیتی جاندی سی۔

اتھے یونانی مائل یہودیوں توں مُراد او لوکی سن جیہڑے اجھے یہودی سن جیہڑے پیدائشی طور تے یہودی سن پر او مسیحیت نوں قبول کر چکے سن تے یونانی بولدے سن تے عام روز مرہ دی زبان دے وچ وی یونانی نوں ای اہمیت دیندے سن۔ باہجوں جدوں پولس رسول نے وی مسیحیت اختیار کیتی تے اوہنے وی یونانی زبان ای ورتی سی تے یونانی دے وچ ای خطاں نوں لکھیا سی، او صاحب علم سی تے فریسیاں دا فریسی سی۔ تے اعمال ۶ باب دی پہلی آیت دے ایس حصے دے وچ ایویں بیان اے:

ایس لئی پئی روزانہ خبر گیری وچ اوہناں دی بیواواں دے بارے غفلت ہندی سی۔

اتھے سانوں دو ٹولیاں دا ذکر دیکھن نوں بلدا اے۔ اک او سن جیہڑے یونانی بولن والے مسیحی سن تے دوجے او سن جیہڑے عبرانی یا ارامی بولدے سن۔ تے ایس آیت دے وچ کلیسیا دے وچ پیدا ہون والے ایس مسئلے

دی شکایت یونانی مائل یہودیوں نے کیتی سی۔ او تعداد دے وچ گھٹ سن تے اوہناں نے کلیسیا نوں ایہہ

نصیحت کیتی سی پئی او سوشل سرگرمیاں دے وچ اُلھن دی بجائے عید پینتکست دے واقعے نوں یاد رکھن

تے اوس اہم کم نوں نہ بھلن جیہڑا اوہناں دے سُپرد کیتا گیا سی۔

ایہہ فلسطین دی سرزمین سی تے کلیسیا دے وچ روزانہ خوراک ونڈی جاندی سی۔ تے ایہہ او مدد سی جیہڑی خاص طور تے بیوہ عورتاں دی کیتی جاندی سی۔ ایس قسم دی امداد دو طرح دے نال کیتی جاندی سی۔ اک تے اوہناں نوں روزانہ کھانا دتا جاندا سی تے دوجا اوہناں دی ہفتہ وار مدد کیتی جاندی سی۔ جمدے وچ اوہناں نوں کپڑے، گوشت تے گھر وچ ورتن دیاں شینواں دتیاں جاندیاں سن۔ تے ہر ہفتے اوہناں نوں ہیکل دے وچ اکٹھیاں کر کے اوہناں نوں امداد دتی جاندی سی۔

ہُن عبرانی مائل یہودی ہیکل دے وچ کیتی جاوون والی امداد دے وچ زیادہ مصروف ہو گئے سن۔ تے ایویں مسیحیت دے وچ داخل ہون والیاں لوکاں دا خیال رکھیا جاندا سی۔ معاشرتی طور تے خدمت دے وچ وہد چڑھ کے حصے لیندیاں ہوئیاں لوکی اپنیاں زمیناں نوں وپچدیاں ہوئیاں قیمت نوں لیا لیا کے رسولاں دیاں قدماں دے وچ رکھدے پئے سن۔ ایویں کلیسیا دے وچ بڑا چین سی تے اوہناں دیاں ضرورتاں بہت ای چنگے طریقے دے نال پُوریاں ہندیاں پئیاں سن۔ ایہدے وچوں ای بیواواں دی خدمت کیتی جاندی سی۔ تے ایہدے وجہ توں رسولاں تے خادماں دی اکثریت ایہناں ای کماں دے وچ مصروف ہندی جاندی پئی سی۔ جمدی وجہ توں کجھ لوکاں نے ایہدی شکایت کیتی سی پئی اوہناں دا اگھنا ایہہ سی پئی اوس اہم کم دے وچ کمی نہیں ہونی چاہیدی اے جیہڑا اوہناں نوں پینکوست دے دیساڑے سوپیا گیا سی جمدہ تعلق پاک روح دے نزول تے

یسوع مسیح دے فرمان دی تابعداری دے نال اے۔ اوہناں دا مطلب ایہہ سی ساڈیاں کماں دے وچ توازن پایا جانا چاہیدا اے۔

چوں ایویں اتھھے زبان دے حوالے دے نال قائم دو ٹولیاں دے وو ٹولیاں نے ایس گل دی اہمیت نوں واضح کیتا سی پئی خدمت دے کم دے وچ توازن نوں قائم رکھن دی لوڑ اے۔ یعنی اوہناں نوں گھر گھر جا کے تے ہیکل دے وچ لوکاں نوں خوشخبری دے پیغام نوں سُناون اُتے زیادہ دھیان دینا چاہیدا اے۔ تے اعمال ۶ باب دی ۲ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تے اوہناں بارہ نے حواریاں دی جماعت نوں اپنے کول سد کے اوہناں نوں آگھیا پئی مناسب نہیں اے پئی اسی خُدا دے کلام نوں چھڈ کے کھاون پھون دا انتظام کریئے۔

اتھھے اسی ویکھدے آں پئی اوہناں بارہ حواریاں نے رسولاں دی جماعت نوں بُلا کے اوہناں دے نال ایہہ گل کیتی پئی ساڈی خدمت دا اولین مقصد خُدا دے کلام دی گواہی نوں پیش کرنا اے۔ کلیسیا دے وچ کماں دے حوالے دے نال مختلف ذمہ داریاں ہوسکدیاں نے پر سانوں اپنا دھیان خُداوند یسوع مسیح دے فرمان دے مطابق اپنی خدمت دے ول نوں لگاؤن دی ضرورت اے۔ مطلب ایہہ پئی صرف اوس کم نوں بہتا کرنا چاہیدا اے جہدے لئی اسی سدے گئے آں۔ سانوں خُدا دے پاک کلام نوں لوکاں نوں سُناون توں باز نہیں آنا اے تے سانوں دھیان رکھنا اے پئی اسی دوجیاں ذمہ داریاں دے وچ بہتے مصروف نہ ہو جائیے۔ تے ساڈیاں

دو جیاں ذمہ داریاں دی وجہ توں خُدا دے کم دے وچ کوئی حرج نہیں ہونا چاہیدا اے۔ تے اسی ویکھدے آں
پئی اعمال دی کتاب دے ۶ باب دی ۳ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

پس اے بھراؤ! اپنے وچوں ست نیک نام بندیاں نوں چُن لو جیہڑے روض تے دانائی دے نال بھرے ہون پئی
اسی اوہناں نوں ایس کم تے مُقرر کریے۔

ایتھے اسی ویکھدے آں پئی یونانی مائل یہودی تے عبرانی تے ارامی بولن والے سارے یہودی اکٹھے ہوئے تے
اوہناں دے درمیان ایہہ مُتفقہ فیصلہ ہویا سی پئی اوہناں دے وچوں ست نیک نام بندیاں نوں مُقرر کیتا
جاوئے تے اوہناں نوں ایہہ ذمہ داری سونپ دتی جائے پئی او لوکاں دیاں ضرورتاں نوں پورا کرن والی ایس
خدمت نوں سنبھالن۔ ایہناں بندیاں نوں چُنن دے لئی اک شرط رکھی گئی سی پئی اوہناں دا روح تے دانائی
دے نال معمور ہونا ضروری اے۔ تے ایویں اوہناں دے سُپرد ایس کم نوں لگا دتا جاوئے۔ ایتھے اسی ایہہ
ویکھدے آں پئی دانائی اک نیکی دا عمل اے کیوں جے نعمتاں دے نال نال خُدا دا روح کم نوں پورا کرن دے
لئی حکمت تے دانائی وی عطا کردا اے۔ میں اپنی ذات دی حد تیکر ایہہ سمجھدا آں پئی میں زیادہ دانا نہیں
آں پر خُدا بے جیہڑیاں کماں نوں میرے سُپرد کیتا اے او اوہناں نوں کماں پورا کرن دے لئی او مینوں حکمت
تے دانائی وی عطا کردا اے۔

ایتھے حواریاں نے ضرورت نوں مدِ نظر رکھدیاں ہوئیاں اجہیاں لوکاں نوں چُنیا سی جہناں دے بارے اوہناں نوں پتہ سی پئی ایہہ پاک روح دے نال معمور بندے نے۔ کیوں جے پاک روح دے نال معمور ہون دی وجہ توں اوہ چنگے کردار دے حامل ہون گے۔ ایویں ایہہ یہودی ہیپکل دے اندر ہون والی ساری خدمت نوں پوری ایمانداری دے نال پورا کردے سن تے ہیپکل دے وچ آون والی خدمت اوہناں دی ذمہ داری ہندی سی۔

تہانوں یاد ہوئے گا پئی اک واری یسوع مسیح نے کاروباری لوکاں نوں ہیپکل دے وچوں باہر کڈھ دتا سی تے اوہنے کبوتر فروشاں دیاں چوکیاں نوں اُلٹ دتا سی۔ کیوں جے اوہنے جو کجھ ہندا پیا سی اوہدا مقصد صرف مال و دولت اکٹھا کرنا سی تے ایہدا لوکاں دی خدمت دے نال کوئی تعلق نہیں رہیا سی۔

ایویں اک چنگی مثال نوں قائم کرن دے لئی خداوند یسوع مسیح دیاں حواریاں نے ہیپکل دے وچ لوکاں دی خدمت کرن دے اک چنگے کم دی بنیاد شروع کیتی سی۔ ایویں لگدا اے پئی ایتھے کجھ زیادہ چنگا نہیں ہندا پیا سی تے اوہناں دے کماں دے وچ توازن نہیں سی۔ سگوں ایویں لگدا اے پئی کسے اک کم دے اُتے بہتا دھیان دتا جاندا پیا اے۔ تے جدوں اوہناں نوں ایس گل دا احساس ہویا تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال دی کتاب دے ۶ باب دی ۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

پر اسی تے دُعا وچ تے کلام دی خدمت دے وچ مشغول رہواں گے۔

استھے او دوبارہ یاد کر دے نے پئی ساڈی خدمت تے ساڈا بلاواتے محض ایس ای کم دے لئی نہیں اے سگوں
ساڈی خدمت تے خُدا دے کلام دی گواہی دینا اے۔ ہُن جے لوکی مسیحیت دے وچ شامل سن بھاریں او یونانی
یا عبرانی یا ارامی سن یا او غیر قوماں دے وچوں مسیحیت دے وچ شامل ہندے پئے سن اوہناں دے وچوں ہر
اک دی ایہہ ای ذمہ داری سی پئی او خُدا دے پاک کلام دی گواہی نوں لوکاں دے سامنے پیش کرن تے ایویں
او خُدا دی بادشاہی دی مُنادی کرن۔

تے ایس ای لئی اوہناں نے ایہہ فیصلہ کیتا سی پئی اوہناں نے اپنے وچوں ست بندیاں نوں چن لیا سی جیہڑے
پاک روح دی برکت دے نال دانائی تے حکمت دے نال بھر پور ہون تاں پئی او ای ایہناں کماں نوں
سنبھالن۔ حواریاں دے وچوں ست بندیاں نوں چننا گیا سی پئی او ایہناں سوشل کماں نوں کرن تے بیواہ
عورتاں دی خبر گیری کرن۔ عقل، حکمت تے دانائی دا تعلق انسان دے کردار دے نال ہندا اے جہدے وچ
اودھی حکمت دیاں صفتاں ظاہر ہو جاندیاں نے کیوں جے جدوں اوہنوں کوئی ذمہ داری سوچنی جاندی اے تے او
اوس حکمت نوں کم وچ لیاوندا اے۔ انجیلی تعلیم دے وچ اسی ایہہ ویکھدے آں پئی حکمت خُدا دیاں عطا کردا
نعمتاں دے وچوں اک اے۔

ایویں حکمت تے پاک روح دیاں نعمتاں دا حصول بے حد ضروری اے کیوں جے کوئی وی بندہ خُدا دی خدمت
نوں ایہناں دے بغیر نہیں کر سکدا اے۔ ایویں عملی طور تے خُدا دی خدمت کرن دے لئی ایہناں دونوں

گلاں دا ہونا ساڈیاں جیتی دے وچ بے حد ضروری اے۔ کیوں جے خدائے پاک روح مددگار اے جیہڑا
سنبھالدا اے۔

حکمت دا تعلق انسانی تے روحانی کردار دے نال اے۔ کیوں جے عملی کردار دے نال ای شخصیت دی پہچان
ہندی اے تے درخت اپنیاں پھلاں توں ای پہچانیا جاندا اے۔

استھوں تیکر تے اسی عمومی گل بات کردے پئے سن پر ایس آیت دے نال اسی ویکھدے آں پئی حکمت تے
پاک روح دی معموری دا تعلق اوس اہم کم دے نال اے جیہڑا اوہناں ستاں بندیاں نوں سوچیا گیا سی۔ کیوں
جے خنیاہ دی مثال ساڈے سامنے ہے پئی اوہ پاک روح دی معموری تے حکمت توں خالی سی۔ ایس ای لئی
اوہنے اپنی سوجھ بوجھ توں کم لیندیاں ہوئیاں لالچ دی وجہ توں اپنی جان نوں نقصان پہنچایا سی۔ تے استھ تے
اک اہم ذمہ داری اوہناں نوں سوچی جاندی پئی سی ایس لئی اوہناں دا حکمت تے پاک روح دے نال معمور ہونا
بے حد ضروری سی۔

پاک روح دے نال معمور ہون دا بہترین طریقہ ایہہ ہے پئی ہر روز خدائے پاک کلام نوں دھیان دے نال
پڑھیا جاوئے تے دُعا کیتی جاوئے۔ ایویں اسی ہر روز ایمان دے وچ مضبوط ہندے جاواں گے تے پاک روح
دے نال معمور ہندے جاواں گے۔ ایویں ایس اہم خدمت نوں انجام دیون دے لئی پاک روح دی معموری تے
حکمت دے حصول دی توقع کیتی جاندی اے۔

رسولاں دے ولوں جہناں لوکاں نوں چُنیا جانا سی اصل دے وچ او ای خُدا دا انتخاب ٹھہریا سی۔ کیوں جے رسولاں دیاں جیتیاں دے وچ خُدا دا پاک روح کم کردا سی تے او ای اوہناں دی راہنمائی کردا پیا سی پئی او کون نے جیہڑے خُدا دی ایس خدمت دے لائق نے۔

یاد رکھو پئی خُدا علیم کُل ہے تے او ای ایہناں برکتاں نوں ساریاں انساناں نوں دیوین والا اے تے او ای بہتر جاندا اے پئی کون کیہ کر سکدا اے۔ تے اتھے وی خُدا دی آپ اوہناں دی راہنمائی کردا پیا اے پئی اوہناں لوکاں نوں چُنیا جاوے جیہڑے ایس خدمت نوں دل دے نال پورا کرن۔ کیوں جے خُدا ای بہتر جاندا اے پئی کون ایس قابل اے تے کون کیہڑی خدمت دے لئی مُناسب اے۔ او ای ساریاں انتظاماں نوں سنبھالنے والا اے تے او سارے انتظام کردا اے۔ اوہنوں بہتر پتہ اے پئی کیہ بہتر اے۔ او حاکمِ اعلیٰ اے تے او روحانی جنگ دے لئی قوت دیندا اے تے تیار کردا اے۔ تے او پاک روح دے وسیلے دے نال خدمت دے لئی سانوں چُندا اے تے مُقرر کردا اے۔

ایویں رسولاں دے وچ ایہہ فیصلہ ہويا پئی او دُعا تے کلام دی خدمت دی اہم ترین ذمہ داری نوں کسے طور تے نظر انداز نہ کرن۔ اسی ویکھدے آں پئی خُداوند یسوع مسیح دی زمینی جیتی دے وچ وی اسی اوہنوں دُعا کردیاں ہوئیاں ویکھدے آں تے یسوع مسیح دی دُعا کرن دا مقصد ہر کم توں پہلاں خُدا دی مرضی نوں جاننا ہندا سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی او بہت ویلا دُعا دے وچ گزاردا سی۔

ایتھے اسی رسولاں دی دُعا نون تِناں حصیاں دے وچ تقسیم کرسکدے آں،۔ پہلی گلی پئی او خُدا دی مرضی نون جاندے تے فیر اوہنوں پُورا کردے ہون گے۔ تے فیر او اک گروہ دہ شکل دے وچ وی اکٹھے ہندیاں ہوئیاں دُعا کردے ہون گے۔ تے تیجی گل جیویں پئی اسی پڑھدے وی آں پئی او ہر روز لوکاں دیاں گھراں دے وچ وی جاندے سن خُوشی کردے، روٹی توڑدے تے سادی دلی دے نال کھانا کھاندے سن۔ ایویں رسول خاندانی دُعا یہ جیاتی وی گزاردے سن۔ تے دوجیاں خانداناں دے نال مل کے وی خُدا دی شکرگزاری کردیاں ہوئیاں دُعا کردے سن۔

خُداوند یسوع مسیح نے یروشلیم دے لئی دُعا کیتی سی تے ایویں ای رسول وی ساریاں ایمانداراں، کلیسیا تے ضرورت منداں دے لئی دُعا کردے سن۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۶ باب دی ۵ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

ایہہ گل ساریاں نون پسند آئی تے اوہناں نے ستفنس نام اک بندے نون جیہڑا ایمان تے پاک روح دے نال معمور سی۔۔۔۔

ایتھے سانوں ستفنس دے بارے ویکھن نون ملدا اے جمدے نال دا مطب اے تاج۔ ایویں اوہنوں کلیسیائی طور تے خُدا دی خدمت کرن دے لئی چُنیا گیا سی تاں پئی او اپنی دوڑ دوڑے تے اوس جلالی تاج نون حاصل کرے جیہڑا خُدا نے اپنیاں فتحمند لوکاں دے لئی تیار کیتا ہویا اے۔ ایتھے اوہدے بارے بیان کیتا گیا اے پئی

او پاک روح دے نال معمور بندہ سی تے او اپنے نام دے مطابق خُدا توں اوں جلالی تاج نوں حاصل کرن دے لئی چُنیا گیا سی۔ او اپنی روح دے وچ خُدا دی خدمت کرن دی رویا رکھدا سی تے او اوس کم دے لئی بالکل مُستعد سی جمدے لئی اوہنوں چُنیا گیا سی۔ تے اعمال ۶ باب دی ۵ آیت دے ایس حصے دے وچ ایویں بیان کیتا گیا اے:

تے فلپس تے پُر خُرس تے نیکا نُور تے تیمون تے پرمناس تے نیکلاؤس نوں جیہڑا نو مُرید یہودی انطاکی سی چُن لیا۔

اسی ویکھدے آں پئی سٹفنس ابتدائی کلیسیا دے لئی اک نمونہ بنیا سی۔ تے ایہدے بعد فلپس دا ذکر آوندا اے جمدیاں چار دھیاں سن۔ اعمال دی کتاب دے وچ ایہدے بارے بہت واری ویکھن نوں ملدا اے۔ خُدا اوہنوں اک ہور خدمت دے لئی ورتدا پیا سی تے او انصاف پسند بندہ سی۔ ایہدے علاوہ باقی لوکاں دی تاریخ تے حسب نسب دے بارے اسی نہیں جاندے آں۔ پر ایہناں دے وچوں اخیریں اک یہودی انطاکی سی جیہڑا غیر قوم وچوں سی۔ او پہلاں یہودی ہويا سی تے فیر ایہدے بعد اوہنے یہودیت توں مسیحیت نوں قبول کر لیا سی ایس لئی ایہنوں اسی یہودی مسیحی آکھ سکدے آں۔ پر ایہہ کوئی وہڑا مسئلہ نہیں اے کیوں جے ایس کتاب نوں لکھن والا لوقا وی غیر قوم توں ای سی۔

ہُن ایہناں ست نیک نام لوکاں نوں چُنیا گیا سی تے اوہناں نوں اک اہم ذمہ داری نوں سونپیا گیا سی جہدے
 وچ لوکاں دی عملی طور تے خدمت کرن دا حصہ شامل سی۔ تے ایہدے باقی رسولاں نے اپنیاں اوہناں کماں
 نوں کامل طور تے کرنا شروع کر دتا سی جہدے لئی اوہناں نوں وکھرا کیتا گیا سی پئی او خُداوند یسوع مسیح دے
 فرمان دے مطابق پاک کلام دی مُنادی لوکاں دے وچ کرن، جہدے وچ اوہناں نوں پاک روح دی راہنمائی
 حاصل سی۔

ایویں ایہناں ست لوکاں نوں چُنن دے وچ خُدا نے پاک روح نے اوہناں دی مدد کیتی سی تاں پئی رسول
 ایہناں فکراں توں آزاد ہندیاں ہوئیاں آزادی دے نال خُدا دے کلام دی خدمت لوکاں دے وچ کر سکن۔
 ایہناں رسولاں دے وچ زبان دے اعتبار دے نال رلے لے لوکی پائے جان دے سن ایہناں وچوں بہت سارے او
 سن جیہڑے عبرانی زبان بولدے سن تے کجھ یونانی تے ارامی بولن والے وی موجود سن۔

ایہہ خُدا دی قُدرت دی بہت ای خُوبصورت گواہی اے پئی او اپنے نال دے جلال دی خاطر اپنیاں لوکاں نوں
 اجی حکمت تے دانائی عطا کردا اے تے اپنیاں کماں نوں بہترین طور تے پُورا کرن دے لئی اوہناں نوں قوت
 دیندا اے۔ ایہہ خُدا دی ایہہ مرضی ظاہر ہندی اے پئی او اپنیاں لوکاں دے وچ فلاحی خدمت نوں کدی وی
 نظر انداز نہیں کردا اے تے او ضرور تمنداں دیاں ضرورتاں نوں پُورا کرن دے لئی اوہناں دی مدد کردا اے۔
 تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۶ باب دی ۷ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے اوہناں نوں رسولاں دے اگے کھڑا کیتا تے اوہناں نے دُعا کر کے اوہناں دے اُتے ہتھ رکھے۔ تے خُدا دا کلام پھیلدا گیا تے یروشلیم دے وچ حواریاں دا شُمار وہدا ای رہیہا تے کاہناں دا اک وہڈا ٹولا ایس دین دے تحت ہو گیا۔

اسی ویکھدے آں پئی نویں عہد نامے دے وچ ایہہ پہلا موقع اے پئی کسے دے اُتے ہتھ رکھے جاندا پئے سن تے ہتھ رکھ کے اوہناں دے اُتے دُعا کیتی گئی سی۔ جدوں خُداوند یسوع مسیح ابے پجہ سی تے اوہنوں ہیگل دے وچ لے جایا گیا سی تے اوہدے حق دے وچ خُدا دے ولوں برکت دیاں لفظاں دا ذکر سانوں ویکھن نوں ملدا اے۔ تے ایہہ اسی ویکھدے آں پئی اوہناں دے اُتے ہتھ رکھ کے اوہناں دے لئی دُعا کیتی گئی اے، ایہدے توں مراد اوہناں دی مخصوصیت اے۔ دراصل ایہہ مخصوصیت، برکت تے رفاقت دا ویلا اے۔ تے ایہدے وچ چُنیاں گئے لوکاں نوں مسیح کیتا گیا اے پئی او اوس ذمہ داری نوں قبول کرن جہدے لئی اوہناں نوں مسیح کیتا گیا اے تے چُنیا گیا اے۔ ایہنوں اسی اوہناں دی ایس وہڈے کم دے لئی تقریر آھ سکدے آں۔ اسی ایہناں نوں چرچ ڈیکن نہیں آھ سکدے آں کیوں جے اوہناں دیاں ذمہ داریاں کجھ فرق ہندیانے۔ کیوں جے اوہناں دی ایہہ خدمت فلاحی خدمت اے تے ایہنوں اسی ڈیکن دی خدمت دی خدمت دے وچ شُمار نہیں کر سکدے آں۔ کجھ تھاواں تے اسی ایہہ ویکھدے آں پئی ایہہ خدمت ڈیکن دی ای لگدی اے پر اصل دے وچ ایہہ ایہدے توں کجھ فرق ہندی اے۔

ایویں اسی استھے لوکاں نوں خُدا دے انتظام دے تابع ویکھدے آں جہناں نوں خُدا نے اپنے کم دے لئی سدیا اے۔ تے ایویں خُدا دا پاک کلام پھیلدا گیا تے ترقی کردا گیا سی۔ تے یروشلم دیاں رہن والیاں دے وچ ایہہ عقیدہ پھیلدا گیا سی پئی خُداوند یسوع مسیح ای خُداوند تے مالک تے مُنّجی اے۔ تے ایویں خُدا دا جیوندہ تے پاک کلام جُغرافیائی تے تاریخی لحاظ دے نال پھیلدا گیا تے کلیسیا ترقی کردی گئی۔

ایہہ کلیسیا دے لئی وی خُدا دی برکت سی پئی کلیسیا دی تعداد وی وہدی گئی سی تے لوکی ہر روز کلیسیا دے وچ شامل ہندے جاندے پئے سن۔ تے خُدا دے پاک کلام دے وچوں اسی ایہہ پڑھدے آں پئی نہ صرف کلیسیا سگوں کاہناں دی اک وہڈی جماعت اوہناں دے وچ شامل ہو گئی سی تے ایس ایمان دے تابع ہو گئی سی۔ ایویں او سارے کلیسیا دے مُعاون بن گئے سن تے خُداوند یسوع مسیح دے جلال تے اوہدے کلام دے لئی خدمت کرن لگ پئے سن۔

ہُن کلیسیا دے وچ حیاتی دے مختلف شعبیاں توں تعلق رکھن والے لوکی شامل ہندے پئے سن جہناں دے وچ کاہن، مرد، عورتاں، غیر قوماں توں لوکی، یونانی ماٹل یہودی، یہودی انطاکی تے گلیل دے چھیرے شامل سن جہناں نوں خُدا نے آدم گیر بنا دتا سی۔

تے خُدا پاک کلامِ مَحْرِ اوقیانوس دے آسے پاسے دیاں ساریاں علاقیاں دے وچ پھیلن لگیا تے یہودیاں دے
وچوں وی لوکی یہودیت نوں چھڈیاں ہوئیاں مسیحیت دے وچ شامل ہون لگے تے خُداوند یسوع مسیح دے اُتے
ایمان لیائے سن۔

رسولاں دے وسیلے دے نال بہت ساریاں بدروح گرفتہ تے بیماراں نوں شفا دتی گئی سی۔ تے ایس برکت دے
وسیلے دے نال بہت ساریاں لوکاں نے خُداوند یسوع مسیح نوں اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا سی۔ اوہناں نے
اپنیاں ساریاں مُعاملیاں نوں خُدا دے سپرد کردیاں ہوئیاں اوہدے توں رہنمائی حاصل کرنا شروع کر دتی سی۔
یاد رکھو پئی جے اسی چیدا دے نال دے وسیلے دے نال وہدے تے ترقی کردے آں تے فیر سانوں کسے وی
قسم دے حالات توں ڈرن دی ضرورت نہیں اے۔ کیوں جے ایویں اسی یقینی طور تے خُدا دے وچ وہدے
تے ترقی کردے جاواں گے۔

سانوں خُدا نے خُداوند یسوع مسیح دی طرح اوس ای شبیہ تے خلق کیتا اے۔ تے ایس گل نوں اسی ایمان
دے وسیلے دے نال کردے آں جیہڑا سانوں خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال عطا کیتا گیا اے۔
ایتھے ساڈے لئی ستفنس دی اک نُجسورت مثال نوں پیش کیتا گیا اے جیہڑا ساڈے لئی خدمت گزاری دا اک
خوبصورت نمونہ اے۔ تے ایہہ اوہناں ستاں بندیاں دے وچوں اک سی جنہوں خُدا نے اپنی خدمت دے لئی
سدیا سی۔

پورے یروشلیم دے وچ رسول خدمت گزاری دے ایس کم نوں کردے پئے سن تے او یروشلیم نوں خُدا دے پاک کلام دے وسیلے دے نال روحانی طور تے جتدے پئے سن۔ ایتھے سانوں خُدا نے پاک روح دی آوٹ رپیج خدمت وضاحت دے نال ویکھن نوں بلدی اے۔ کیوں جے خُدا نے پاک روح رسولاں دی رانیں کم کردا پیا سی تے خُدا دا پاک کلام اوہناں دے وچ ترقی کردا پیا سی۔ ایویں خُدا نے پاک روح دے وسیلے دے نال خُدا نے اپنے لئی اک جیوندی ہیپکل تیار کیتی سی جنوں اسی کلیسیا دا نال دیندے آں۔ تے خُدا پاک روح دے وسیلے دے نال اوہناں دے وچ سکونت کرن لگیا سی۔

رسولاں دا کم صرف لوکاں دے سامنے ایس گواہی نوں پیش کرنا سی تے ایہدے نتیجے دے وچ خُدا دا مقدس تے ہیپکل اپنے آپ تعمیر ہندی پئی سی۔ یعنی کلیسیا وہدی پئی سی تے او ہر روز اپنے ایمان دے وچ وہدے تے ترقی کردے پئے سن۔

ایہہ سارا کجھ یسوع مسیح دے نال توں ہویا سی کیوں جے او بُنیادی تے جیوندہ پتھر اے۔ کیوں جے جیہڑے پتھر نوں معماراں نے رد کر دتا سی او ای کونے دے سرے دا پتھر ہو گیا اے۔ ایویں کلیسیا یسوع مسیح دے نال توں وہدی تے ترقی کردی گئی سی جیہڑی پئی بہت ای خوبصورت شروعات سی۔ ایہدے نال اسی اج دی ساری گل بات نوں مُکاندے آں تے خُدا دے حضور دے وچ حاضر ہندے آں، آو اسی دُعا کریئے:

خُداوند ہمارے خُدا اسی کیوں تیرا شکر ادا کرئیے کیوں جے تُو سانوں توبہ دا تحفہ عطا کیتا اے۔ ایہدے توں
 سانوں اپنی جیاتی مقصد تے اُمید ویکھن نوں بلدی اے۔ ایہدے توں سانوں ایہہ آزادی ملی اے جیہڑی اے
 خُدا تُو سانوں عطا کیتی اے۔ اسی تینوں ویکھدے، جاندے تے اپنیاں دلاں نوں تیرے ول نوں لگاوندے
 آں۔ خُداوند اسی خُدا ئے پاک روح دے وسیلے دے نال پورے دل دے نال تیری خدمت کرنا چاہندے آں۔
 اسی تینوں پُکار دے آں تے تیرے توں ایہہ منت کردے آں پئی تُو ساڈیاں جیتیاں دے وچ اپنے کم نوں پورا
 کرتے ساڈیاں جیتیاں بہترین طور تے تیرے نال نوں جلال دیون دا وسیلہ بن سکے۔ اسی توبہ کرئیے، تیرے
 نال رفاقت رکھئیے تے تیرے نال وہدے جائیے تے اسی تیرے پاک نال دے وسیلے دنال خوشیاں منائیے۔ اسی
 اپنیاں پاپاں توں مُعافی دے لئی تے ایس آزادی دے لئی تہہ دل توں تیرا شکر ادا کردے آں۔ اسی ایس
 ابتدائی کلیسیا دے لئی تیرا شکر ادا کردے آں۔ تے تیرے ایس کم دے لئی وی جیہڑا تُوں ساڈیاں دلاں دے
 وچ کیتا اے۔ اسی ایہناں ساریاں ویکھیاں تے اندیکھیاں برکتاں دے لئی تیرا شکر ادا کردے آں۔ تے اسی
 تیرے توں ایہہ دُعا کردے آں پئی ساڈیاں جیتیاں دے وچ تیریاں ایہہ برکتاں جاری رہن۔ اسی کلیسیا دی
 ایس تعمیر دے لئی تیرا شکر ادا کردے آں جنہوں تُو اپنی وہٹی دا درجہ عطا کیتا اے۔ اسی تیری وہٹی محبت
 احساس تے شفقت دے لئی تیرا بڑا شکر ادا کردے آں۔ اسی خُداوند یسوع مسیح دے لئی تیرا شکر ادا کردے
 آں جیہڑا پئی ساڈا لاڑا اے تے اسی اوہدی وہٹی آں۔ اے خُداوند! اسی تیرے توں ایہہ دُعا کردے آں۔ پئی

اسی تیرے فضل دے وچ ترقی کریے تے اسی تیرے پاک نام دے وچ وهددے جائیے کیوں جے تُو ساڈے نال
 پیار کردیاں ہوئیاں سانوں اپنے جلال دے لئی خلق کیتا اے اک واری فیر اسی تیرے حضور تیرے پاک کلام
 دے لئی تے ایس چنگی رفاقت دے لئی تیرا شکر ادا کردے آں جہنوں اسی تیرے وچ رہندیاں ہوئیاں اک
 خاندان دی صورت دے وچ رکھدے آں۔ اسی تیری ایس وہڈی رفاقت دے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔
 اسی اوہناں ساریاں لوکاں دے لئی دُعا کردے آں جیہڑے ایس ویلے سفر دے وچ نے یا مختلف تھاواں تے
 تیری خدمت کردے پئے نے اسی تیرے توں منت کردے آں تُو اوہناں ساریاں دی مدد کرتے حفاظت کر۔
 اسی اوہناں دیاں جیتیاں دے لئی تیری محبت تے تیرا رحم منگ لیندے آں۔ اسی منت کردے آں پئی تُو
 سانوں چھو تے سانوں بحال کر۔ اسی تیری ایس عطا کردہ شفا آزادی تے ایس وہڈی خدمت دے لئی تیرا شکر
 ادا کردے آں۔ جیہڑے تیرے توں دُور نے اوہناں تے رحم کرتے اوہناں اپنے نال نال چلن دا فضل عطا کر
 تاں پئی اسی باقاعدہ طور تے تیری رفاقت دے وچ رہیے تے ایمان دے وچ وهددے تے ترقی کردے جائیے۔
 آون والیاں ساریاں سبقاں دے لئی اسی ہُن توں ای تیری مدد تے رہنمائی منگ لیندے آں۔ اسی ایہہ سارا کجھ
 تیرے سوہنے پتر ساڈے خُداوند یسوع مسیح دا نال لیندیاں ہوئیاں منگدے آں۔ آمین